بے نقاب

مصنفہ

عروبہ عامر

پتہ

Instagram: @aroobaamirbookstore

Whatsapp: 0322.6301406

Gmail: aroobaamirsidiqui@gmail.com

پیش لفظ:

میرے آن لائن ریڈرز کے نام!

الحمدللہ! یہ میری پانچویں کتاب ہے اور پہلی تحریر ہے جو آن لائن قسط وار شائع ہونے جا رہی ہے، آج سے پہلے میں نے جو چاروں کتابیں لکھیں وہ صرف کتابی شکل میں دستیاب ہیں۔ میرے نزدیک رائٹر کی اصل کامیابی یہ ہے کہ اس کی تحریر خوبصورت نرم ملائم صفحات پر چھپ کر لکھاری کے ہاتھ میں پہنچے اور وہ اسکرین سے ہٹ کر کچھ وقت ان کتابوں کے ساتھ گزار سکے، تلاش سے لے کر جال تک میری یہی حکمت عملی رہی، بہترین پیپر اور کم قیمت، اللہ کے کرم سے میری ہر کتاب کے تین سے چار ایڈیشنز چھپ چکے ہیں اور اس وقت انڈیا اور پاکستان میں ہمارے دس ہزار سے زائد کتابی ریڈرز موجود ہیں۔

انٹرنیٹ کے اس دور میں یہ ایک بڑی کامیابی ہے کہ آپ کتاب کے ذریعے ریڈر سے رشتہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں، بے نقاب جب قسط وار آن لائن اناؤنس ہوئی تو میرے ریڈرز نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کیوں اسے پی ڈی ایف میں دے کر اپنی پالیسی کے خلاف جا رہی ہیں؟

تو آج میں اس سوال کا جواب پیش لفظ میں دینا چاہتی ہوں، بے نقاب اس قدر سنگین اور اہم موضوع پر لکھی جانے والی کتاب ہے کہ اس کا پڑھنا ایک بہت بڑی تعداد کے لئے ضروری تھا ، یہ کتاب ایک ''سوچ'' اور ایک ''نظریہ'' دینا چاہتی ہے۔ یہ کتاب اس وقت پوری دنیا میں چلنے والے حالات کا وہ رخ دکھائے گی جو چھپا ہوا ہے، جو بآسانی دکھائی نہیں دیتا جب تک کہ آپ کے پاس وہ ''کھلی آنکھ'' نہ ہو، قتل کبھی بھی وہاں سے شروع نہیں ہوتا جہاں سے وکٹم کی ڈیتھ باڈی ملتی ہے، اصل کہانی یہ ہے کہ بات قتل تک پہنچی کیسے؟ اسی طرح آج مسلمانوں پر جو جنگیں مسلط ہو رہی ہیں ان کے پیچھے اصل وجوہات کیا ہیں؟

میری چوتھی کتاب جال بھی اسی سے منسلک ایک کڑی تھی لیکن وہ چہرے کا ایک رخ تھا، یہ اس چہرے کا دوسرا بھیانک رخ ہے، جال اگر شعور کی آنکھ کھولنے کا پہلا اسٹیپ تھا تو بے نقاب دوسرا اسٹیپ ہے۔ یہ دو بالکل مختلف کہانیاں لیکن اس دور کی تلخ حقیقتیں ہیں۔

یہ کتاب دو پہلوؤں کو بے نقاب کرے گی، ایک اس دنیا کی تباہی کے پیچھے موجود وہ لوگ جنہوں نے خود کو دیوتا سمجھ لیا ہے اور ایک ان دیوتاؤں کو یہاں تک پہنچانے والی عوام!

یہ کہانی صرف مزے یا وقت گزاری کے لئے نہیں ہے، کیونکہ جو مجھے پڑھ چکے ہیں وہ یہ بات جانتے ہیں کہ عروبہ عامر کوئی رومانوی داستانیں نہیں لکھتیں، یہ کہانی ان لوگوں کے لئے ہے جو اس سراب کی دنیا میں اصل سچ کو ڈھونڈنا چاہ رہے ہیں، جو ان حالات کے پیچھے چھپی وجوہات کو جاننا چاہ رہے ہیں، جو امت سے مخلص ہیں اور حقیقت سے منہ نہیں پھیرنا چاہتے ، اسے فکشن کی صورت میں لکھنے کا مقصد ایک سمجھدار کے لئے اشارہ ہے لیکن اس میں موجود کردار بھی انسان ہیں اور انسان ''جذبات اور احساسات'' کا پیکر ہے۔ اس کہانی میں بھی ان کرداروں کی ذاتی زندگی، ان کے خواب، ان کی کمزوریاں، ان کی طاقت اور بحیثیت انسان ان کی کوشش دکھائی گئی ہے، اس

میں کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہے، کوئی بھی اپنے آپ میں مکمل نہیں ہے، ہماری دنیا جس دور میں داخل ہو چکی ہے یہ اسی دور کے انسانوں کی کہانی ہے اسی لئے مجھے امید ہے کہ آپ ہر کردار سے ریلیٹ کریں گے۔

آخر میں، میں کہنا چاہوں گی کہ یہ موضوع بالکل بھی آسان نہیں تھا، کئی ماہ کی انتھک محنت اور کئی لوگوں کے تعاون کے بعد یہ موضوع کتابی شکل اختیار کر پایا ہے، میں چاہتی تو اسے نان فکشن میں زیادہ واضح طور پر کھول کر بیان کر دیتی لیکن شاید پھر اسے سمجھنا مشکل ہو جاتا، اسے فکشن کی صورت میں لکھ کے تجسس کا عنصر ڈالنا اور ان کرداروں کے عمل سے اس چیز کو دکھانا جو میں آپ سب کو سمجھانا چاہتی ہوں، ایک انتہائی مشکل ٹاسک تھا۔ امید ہے کہ آپ سب میری اس کوشش کو سراہیں گے اور اس کہانی کو لکھنے کے پیچھے میرا جو مقصد ہے اسے سمجھیں گے، بحیثیت مسلمان ہم ہر چیز سے غافل اپنی زندگی میں مست ہیں اور اسی چیز کا فائدہ اٹھا کر دشمن ہمیں اپنے اشاروں پر نچا رہے ہیں۔

یاد رکھیئے! آج غزہ پر یلغار ہے اور کل ہماری باری ہے، خدارا! اس خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور حقیقت سے لڑنے کے لئے تیاری کریں تا کہ ہم وہ طاقت ور قوم بن کر ابھریں جسے کوئی شکست نہ دے سکے، بصورتِ دیگر ''ہماری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں''۔

ایک چھوٹی سی کاوش مسلمان امت کے نام!

پہلی قسط:

ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا، جس جگہ وہ اس وقت موجود تھا وہ کسی جنگل یا کھلے میدان کی طرح معلوم ہو رہی تھی لیکن اندھیرے کے باعث وہ صحیح اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا، اسے شدید خوف محسوس ہو رہا تھا اور اس کا پورا جسم پسینے میں نہایا ہوا تھا۔ آستین کی پشت سے چہرے کو بار بار پونچھتے ہوئے اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری، اسے یاد آ رہا تھا کہ یہ دسمبر کا مہینہ ہے اور اس وقت شہر میں شدید ٹھنڈ ہے لیکن اسے اپنے اطراف جون کے مہینے سے بھی زیادہ شدید حدت محسوس ہو رہی تھی، جیسے کہیں آگ جل رہی ہو!

یک دم عجیب سی چیخیں فضا میں بلند ہوئیں اور گہری خاموشی کو چیرتے ہوئے ہر طرف گونجنے لگیں، یہ چیخیں اس قدر خوفناک تھیں کہ اس کا مضبوط دل بھی دہل گیا، اس نے گھبراہٹ کے عالم میں گردن کو چاروں اور گھما کر دیکھا لیکن دور دور تک اسے کچھ بھی دکھائی نہ دیا، غور کرنے پر اسے احساس ہوا کہ یہ چیخیں اس کی پشت کی جانب سے آ رہی ہیں۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے پیچھے کی طرف دیکھا لیکن وہاں ہنوز اندھیرا تھا۔ وہ ابھی اسی کشمکش میں تھا کہ اسے اپنے دائیں جانب سے عجیب سی روشنی اٹھتی محسوس ہوئی، وہ تیزی سے گھوما اور یہ سوچتے ہوئے اس روشنی کی طرف بھاگنے لگا کہ شاید وہاں کوئی راستہ دکھائی دے جائے!

وہ اب ننگے پیر اندھا دھند بھاگ رہا تھا، زمین کچی تھی اور جگہ جگہ کنکر بکھرے ہوئے تھے جو اس کے پاؤں زخمی کر رہے تھے لیکن اس وقت وہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں تھا، بس بھاگے جا رہا تھا، عجیب بات یہ تھی کہ وہ جتنا اس روشنی کے قریب جا رہا تھا، چیخیں اتنی ہی بلند ہو رہی تھیں۔

روشنی اب آہستہ آہستہ قریب آنے لگی اور وہ مزید تیزی سے بھاگنے لگا، اچانک اس کا پاؤں کسی پتھر سے ٹکرایا اور وہ اوندھے منہ زمین پر جا گرا۔

چند لمحے یوں ہی زمین پر پڑے رہنے کے بعد اس نے بالآخر ہمت کر کے سر اٹھایا تو وہ روشنی اب اس کے عین موجود تھی مگر اس کے چہرے پر اب پہلے سے بھی زیادہ خوف پھیل چکا تھا کیونکہ یہ کوئی روشنی نہیں بلکہ آگ تھی، بھڑکتی آگ! جس کی حدت اسے دور سے محسوس ہو رہی تھی۔

وہ آگ ایک گہری کھائی کے اندر سے نکل رہی تھی اور اس کے شعلے آسمان کو چھو رہے تھے، یک دم اسے چیخوں کی آوازیں دوبارہ سنائی دیں، اب کی بار یہ

پہلے سے زیادہ ہولناک اور بلند تھیں، ایک بار پھر اس کے کان کھڑے ہو گئے، غور کرنے پر اسے محسوس ہوا کہ یہ چیخیں اس کھائی میں سے آ رہی ہیں۔

اس کا جسم خوف سے جامد ہو چکا تھا جس کے باعث اس میں دوبارہ اٹھ کر بھاگنے کی سکت نہیں تھی، وہ یوں ہی زمین پر پڑا رہا۔ یک دم اسے کوئی شناسا چہرہ دکھائی دیا جس نے آگ کے شعلوں سے اپنا منہ باہر نکالا، اب وہ چہرہ مدد کے لئے پکار رہا تھا۔

مدد کرو، ہمیں یہاں سے باہر نکالو!''

اسی دوران اسے کئی اور شناسا چہرے دکھائی دیے جو اس آگ میں جل رہے تھے، اس نے خوف سے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے۔

وہ چیخنا چاہ رہا تھا لیکن آواز جیسے اس کے گلے میں پھنس چکی تھی۔

چند لمحوں بعد آگ کے شعلے کھائی سے باہر نکل کر اس کی طرف بڑھنے لگے، وہ خوف کے باعث آہستہ آہستہ خود کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے پیچھے کو ہونے لگا لیکن آگ تیزی سے اس کی طرف لپک رہی تھی۔

جبریل!'' یک دم وہ ایک زوردار چیخ کے ساتھ بیدار ہوا، اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگا ہوا تھا اور سانسیں بے ترتیب تھیں، اس نے ہونقوں کی طرح اپنے اطراف میں گردن گھما کر دیکھا، آگ اور کھائی اب کہیں بھی موجود نہیں تھی اور وہ

اس وقت اپنے نرم گرم بستر میں لیٹا ہوا تھا، اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھی گھڑی میں وقت دیکھا، رات کے تین بج رہے تھے۔

اپنے چہرے کو آستین سے رگڑتے ہوئے اس نے کمبل کو ایک طرف پھینکا اور پاؤں بستر سے باہر نکالے، ٹمپریچر اس وقت آٹھ ڈگری تھا لیکن اسے شدید گرمی لگ رہی تھی، ہاتھ بڑھا کر اس نے سوئچ بورڈ ڈھونڈا اور واش روم کی بتی روشن کر دی۔

واش بیسن سے منسلک شیشے میں اس نے ایک نظر اپنے اوپر ڈالی، بکھرے بال جو ماتھے پر چپکے ہوئے تھے، پسینے میں شرابور جسم، خشک ہونٹ اور رنگ اڑتا چہرہ!

اس ایک ماہ میں چوتھی بار اسے یہ خواب آیا تھا، ہر بار یہ خواب پہلے سے بھی زیادہ بھیانک اور طویل ہوتا تھا اور اب اسے ان خوابوں سے شدید خوف محسوس ہونے لگا۔

پانی کا نلکا کھولتے ہوئے وہ بیسن پر جھک گیا، چہرے پر چند چھینٹے مارنے کے بعد اب وہ وضو کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ واش روم سے باہر نکلا اور دیوار پر موجود ہک میں لٹکے ٹاول سے منہ پونچھنے لگا۔

گھڑی اب رات کے سوا تین بجا رہی تھی اور فجر میں ابھی کافی وقت باقی تھا،

وہ سائیڈ ٹیبل پر جھکا جو بیڈ کے سرہانے رکھی تھی اور دراز سے جائے نماز نکالی، بیڈ اور الماری کے درمیان کچھ خالی جگہ موجود تھی، وہ یہیں نماز پڑھا کرتا تھا، اس نے مصلیٰ زمین پر بچھایا اور نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

یہ دو منزلہ گھر لاہور کی ماڈل کالونی میں قائم تھا، اس کمرے میں رکھے فرنیچر کا رنگ نیوی بلیو اور سفید مبینیشن کا تھا۔ ایک سنگل بیڈ درمیان میں رکھا ہوا تھا جس پر سفید رنگ کی نرم ملائم سی رضائی بچھی ہوئی تھی، ساتھ ہی ایک کمبل بے ترتیب پڑا تھا، بیڈ کے برابر میں سائیڈ ٹیبل پر نیلے رنگ کا ایک لیمپ رکھا ہوا تھا اور ساتھ ہی ایک بند کتاب پڑی تھی:

"Lost Islamic History"

وہ سونے سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔

بیڈ کے سامنے چھوٹی سی الماری تھی جس میں اس کے کپڑے تہہ کئے ہوئے رکھے تھے، نیچے ہی جوتے رکھنے کے لئے دراز بنے ہوئے تھے، اس کے ساتھ ہی ایک ڈریسنگ ٹیبل رکھی تھی جس کا شیشہ دیوار میں نصب تھا۔

کمرے کے دوسرے سرے پر اسٹڈی ٹیبل اور شیلف رکھا ہوا تھا، درمیان میں جگہ خالی تھی جہاں اب وہ نماز پڑھ رہا تھا۔

شیلف میں کتابیں قرینے سے سجی ہوئی تھیں، زیرِ مطالعہ کتابیں اسٹڈی ٹیبل پر رکھے بک ہولڈر میں لگی تھیں۔ بک ہولڈر کے ساتھ ہی پین ہولڈر تھا، سب سے نمایاں چیز اس ٹیبل پر رکھا فریم تھا جس پر لکھی آیت اندھیرے میں بھی چمک رہی تھی:

ضعف الطالب و المطلوب

کتنا کمزور ہے چاہنے والا اور وہ جسے چاہا جائے (سورۃ الحج: ۷۳)۔

یہ آیت روحان کی سب سے پسندیدہ آیت تھی۔

سلام پھیرنے کے بعد وہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام تھا، اس کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں اور لہجے میں کپکپاہٹ تھی!

یا اللہ! تو نے مجھے چوتھی بار یہ خواب دکھایا ہے، مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ اس کے پیچھے تیرا کیا مقصد ہے؟ پلیز! مجھ پر اس کا مقصد واضح فرما دے، مجھے اس خواب سے بہت زیادہ خوف آنے لگا ہے کیونکہ دادا جان کہتے تھے کہ آگ شر کی علامت ہوتی ہے۔''

ساڑھے تین بج چکے تھے لیکن اسے وقت گزرنے کی کوئی پرواہ نہیں تھی، وہ بس اللہ سے باتیں کرنا چاہتا تھا، اپنی بے سکونی کی وجہ ڈھونڈنا چاہتا تھا۔

دو سال پہلے مجھے سچے خواب آنا شروع ہوئے ہیں لیکن کوئی بھی خواب اس قدر الجھا ہوا نہیں تھا جتنا یہ ہے، کیا آپ مجھے کچھ سمجھانا چاہ رہے ہیں؟ کسی چیز کی طرف اشارہ دینا چاہ رہے ہیں؟

پلیز! مجھ پر اس بھیانک خواب کے پیچھے موجود راز کو کھول دیجئے!''

اسی کے ساتھ اس نے آمین کہا اور جائے نماز سمیٹ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ شیلف کی طرف آیا اور سب سے اوپری خانے میں رکھا سنہری جلد والا قرآن مجید اٹھا لیا، شیلف کے دوسرے خانے میں معروف مفسرین کی کتابیں رکھی ہوئی تھیں اور تیسرے خانے میں تاریخ پر مبنی کتابوں کی بہترین کلیکشن موجود تھی، ان کتابوں کو دیکھتے ہوئے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ لٹریچر اور تاریخ کا اسٹوڈنٹ تھا۔

قرآن مجید لئے وہ اسٹڈی ٹیبل کی طرف آیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ ڈیسک پر رکھے لیمپ کو روشن کرنے کے بعد وہ تلاوت کرنے لگا، اسے اس وت سکون چاہئے تھا اور قرآن ہی ایک ایسی کتاب تھی جو اس کے دل کو سکون پہنچا سکتی تھی

چند لمحوں بعد اس کی خوبصورت آواز پورے کمرے میں گونجنے لگی، اس کے آس پاس ایک نور کا سا سماں بکھر گیا اور خوف اس کے دل سے جاتا رہا، اس کی حالت پہلے سے بہتر ہونے لگی اور اسے اپنے دل میں موجود اللہ کی محبت کا احساس ہونے لگا، اسے احساس ہونے لگا کہ وہ اس سے ناراض نہیں ہے بلکہ اس خواب کے پیچھے کوئی اور مقصد ہے۔ اس وقت اس کے لئے جو سب سے مشکل آزمائش تھی وہ خود کو برے ماحول میں رہ کر برائیوں سے دور رکھنا اور اپنے ایمان پر جمے رہنا تھا۔

تلاوت کے دوران بار بار اس کا ذہن منتشر ہو رہا تھا، وہ جبریل کی باتیں جھٹک کر دوبارہ تلاوت کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش کرتا مگر آج اس کی یکسوئی ویسی نہیں تھی جیسے عموماً ہوا کرتی تھی۔

جبریل کا ایک اور جملہ اس پر پوری قوت سے حملہ آور ہوا!

''دیکھو روحان! اگر تم یہ نہیں کرو گے تو کول کیسے لگو گے؟ انسان کو کول لگنے کے لئے تھوڑی محنت تو کرنی پڑتی ہے نا!''

''مگر جبریل یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے، یہ تو بنیادی اخلاق سے ہی ماورا ہے۔''

''اوہ کم آن! تم پھر اپنی تبلیغی جماعت لے کر نہ بیٹھ جانا۔'' اس نے چڑتے ہوئے یہ بات کہی تھی جس کا روحان کو بے حد دکھ بھی ہوا تھا۔

اس بار وہ جبریل کو لے کر حد سے زیادہ پریشان تھا۔ اسے صرف جبریل کی فکر نہیں تھی

بلکہ اب اسے مہرو کی بھی فکر ستانے لگی تھی جو جبریل کی حرکتوں سے ناواقف ایک معصوم لڑکی تھی، وہ جبریل کی کزن تھی جس کے ساتھ اس کا رشتہ کئی سالوں سے طے تھا اور یہ رشتہ جبریل کی اپنی خواہش پر ہوا تھا، پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ان دونوں کی شادی تھی۔ جبریل کے والدین اس کی نیچر سے بخوبی واقف تھے پھر بھی مہرو جیسی دھیمے مزاج اور دین سے رغبت رکھنے والی لڑکی کو اس کے ساتھ جوڑ دیا تھا، دوسرے ماں باپ کی طرح ان کا بھی یہی ماننا تھا کہ وہ شادی کے بعد ٹھیک ہوجائے گا لیکن اسے یہ سب کچھ بالکل مناسب نہیں لگ رہا تھا۔ وہ جبریل کے بارے میں ہر وہ بات جانتا تھا جو کسی کو بھی معلوم نہیں تھی۔ ایسے میں مہرو کے ساتھ یہ سب سے بڑی زیادتی تھی جو اس کے گھر والے کرنے جارہے تھے۔ اس کا شدت سے دل کرتا تھا کہ وہ خود اس سے ملاقات کرکے اسے جبریل کے کارناموں کی فہرست دکھادے۔

ایک لڑکی ہی کیوں ہر بار یہ عذاب برداشت کرے کہ اسے کسی کے ساتھ بھی محض اس لئے باندھ دیا جائے کہ وہ اسے راہ راست پر لے آئی گی؟ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جو شخص خود تبدیل نہیں ہونا چاہتا اسے ایک کمزور ذات کیسے تبدیل کرسکتی ہے؟ یا تو اسے ساری زندگی کمپرومائز کرنا پڑے گا یا پھر اسی کے رنگ میں رنگنا پڑے گا، جس چیز کا چانس سو میں سے پانچ فیصد ہو اس چیز کے پیچھے کسی کی زندگی کیوں داؤ پر لگائی جائے؟

یہ سوال اسے اب پہلے سے بھی زیادہ پریشان کرنے لگا تھا، بالآخر اس نے فیصلہ کیا کہ آج وہ جبریل سے دوٹوک بات کرے گا!

☆☆☆☆☆

”پچھلے چودہ سو برسوں میں جنوبی فرانس سے ایشیا تک پھیلی ہوئی مسلم ریاستوں کا ایک

سلسلہ موجود رہا، ان ادوار میں علم اور نت نئی دریافتیں اپنے عروج پر تھیں، مسلمان وہ واحد قوم تھی جو تہذیب، علم، اخلاق، فلسفہ اور سائنس میں سب سے آگے تھے، پھر بھی مسلمانوں کے حکمران تو ایک طرف! مفکر اور سائنس دانوں تک کا ذکر ہمیں کسی جگہ نظر نہیں آتا۔ اس قدر بڑی تاریخ کے یوں منظر عام سے بالکل غائب ہو جانے کے پیچھے کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

ایک مفکر کا قول ہے:

''ہر قوم کی ایک تہذیب ہوتی ہے اور اگر وہ قوم اپنی تہذیب، اپنی روایات سے ہٹ جائے اور دوسروں کی اندھا دھند نقل میں پڑ جائے تو اس کی اپنی کوئی پہچان نہیں رہتی''۔

بس یہی مسلم تاریخ کے ساتھ ہوا، جب تک وہ اپنے بلبوتے پر سب کچھ کرتے رہے تو کامیاب رہے، جب انہیں روم اور فرانس کے باشندوں کی طرح عیش و آرام، زر و جواہر کی لت لگ گئی تو تاریخ، فلسفہ، روایات سب مٹی میں مل گئیں اور آج بھی ہم مغرب سے اتنے ہی متاثر ہیں جتنے کئی سو سال پہلے تھے۔

روحان اپنے دوستوں میں واحد شخص تھا جسے فلسفہ، تاریخ اور لٹریچر جیسے موضوع میں دلچسپی تھی اور اس ریسرچ میں وہ بہترین تھا، لیکن ایسے لوگوں کو حرف عام میں ''بورنگ'' کا نام دیا جاتا تھا، یہی نام اس کا بھی تھا۔

آج بھی سر یحییٰ انہیں ''گمشدہ اسلامی تاریخ'' کے بارے میں پڑھا رہے تھے جو واقعی گم ہو چکی تھی! سر یحییٰ کی کلاس اس کی سب سے زیادہ پسندیدہ تھی، اس کی ایک بڑی وجہ ان کی آواز، ان کے پڑھانے کا انداز اور کچھ اس کا اس موضوع سے لگاؤ بھی تھا۔ بلاشبہ وہ تاریخ کے بہترین استاد تھے جنہوں نے ایسے بورنگ سبجیکٹ کو انتہائی دلچسپ بنا دیا تھا۔ جبریل اس بات پر اس کا بے حد مذاق اڑایا کرتا تھا، حتیٰ کہ اس نے روحان کا نام ''شیکسپیئر دی

گریٹ‘‘ رکھ دیا تھا۔

ہمیشہ کی طرح کلاس ختم ہونے کے بعد وہ باہر نکلا اور جبریل کو اپنا منتظر پایا، وہ اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے اپنا رات کو کیا جانے والا فیصلہ یاد آ گیا، یک دم وہ پلٹا اور جبریل کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا قریب چلا آیا۔

جی شیکسپیئر صاحب؟ لے لی کلاس آپ نے؟‘‘ اس نے ہمیشہ کی طرح مذاق اڑاتے ہوئے وہی فقرہ دہرایا:

آج کیا پڑھایا تمہارے چہیتے ارسطو، اوہ! آئی مین سر یحییٰ نے؟‘‘ ساتھ ہی وہ ہنس پڑا لیکن اس کے برعکس روحان سنجیدہ رہا۔

پھر بتا رہے ہوں گے کہ ’’مسلمانوں کی تاریخ ایک گمشدہ تاریخ بن چکی ہے اور اس سب کے ذمہ دار آپ جیسے طلبہ ہیں جو مغرب سے بڑے انسپائر رہتے ہیں‘‘۔ وہ ان کی انتہائی بھونڈی نقل اتارتے ہوئے بول رہا تھا اور خود ہی قہقہہ بھی لگا رہا تھا، بالآخر اسے روحان کی سنجیدگی محسوس ہوگئی۔

کیا ہوا ہے، آج تم کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ نہیں ہو؟، لگتا ہے آج کوئی اور نیا الزام لگا ہے ہماری تاریخ پر اسی لئے تم صدمے میں پہنچ چکے ہو ہے نا؟‘‘ وہ چٹکی بجاتے ہوئے استہزائیہ انداز میں بولا۔

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے، کینٹین چلو!‘‘ جواباً روحان نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما اور اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے کینٹین کی طرف لے جانے لگا۔

اوکے اوکے! میں بھاگ نہیں رہا مگر ہاتھ تو چھوڑو‘‘۔ وہ بمشکل اس کی رفتار کا مقابلہ کرتے ہوئے بول رہا تھا مگر روحان نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا، وہ جانتا تھا کہ جبریل جیسا

جن ایک لمحے میں غائب ہوسکتا ہے۔

کچھ دیر بعد ہی وہ دونوں کینٹین میں موجود تھے، روحان نے ایک کونے میں رکھی ٹیبل کا انتخاب کیا تاکہ سکون سے بات کر سکے۔ جبریل کو لئے وہ اسی طرف چلا آیا۔

اجازت ہوتو بیٹھ جاؤں؟'' اس نے تنک کر کہا:

بیٹھو!'' وہ کرسی گھسیٹے ہوئے ہنوز سنجیدگی سے بولا:

تمہیں کیا کوئی دورہ پڑا ہے سنجیدگی کا؟ یا پھر کوئی مقابلہ اناؤنس ہوا ہے جس کی تم ابھی سے پریکٹس کر رہے ہو؟ تمہاری دماغی حالت کچھ خراب محسوس ہوتی ہے، رکو!''

یہ کہہ کر اس نے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پین جیسی لمبی سی شیشی باہر نکال کر اس کی طرف بڑھائی۔

یہ کیا ہے؟'' روحان نے ابرو اٹھا کر پوچھا:

یہ!'' وہ یک دم ایکسائٹڈ ہو گیا!

یار یہ مارکیٹ میں لیٹسٹ آیا ہے، اسے کہتے ہیں Vape'' وہ اب اسے پین نما شکل کی ویپ دکھانے لگا، اگلے ہی لمحے اس نے ویپ منہ کو لگائی اور چند سیکنڈ بعد دھواں منہ سے باہر نکال کر اس کے چہرے کے اوپر چھوڑ دیا۔

اس کے اوسان خطا ہو چکے تھے، وہ ہکا بکا جبریل کی ایک اور واہیات شے کو دیکھ رہا تھا۔

یار سگریٹ کی بدبو سے میں اکثر پکڑا جاتا ہے لیکن یہ چیز تو کمال کی ہے اور پتہ ہے اس میں کئی فلیورز بھی آتے ہیں۔'' وہ اسے تفصیل سے بتانے لگا جیسے روحان کو اسے خریدنے میں کوئی دلچسپی ہو۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟ میں اتنے عرصے سے تمہاری سگریٹ چھڑوانا چاہ رہا تھا اور تم یہ نیا فساد خرید لائے ہو!'' وہ ممکن حد تک اپنا غصہ دباتے ہوئے سخت لہجے میں بولا:

اوہ ریلیکس جانی! تمہاری کوشش کامیاب ہوئی، میں خود بھی کافی عرصے سے سگریٹ چھوڑنا چاہ رہا تھا اور گڈ نیوز یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔

وہ ڈرامائی انداز میں آگے کو جھکا!

تمہارے بھائی کو سگریٹ کا ایک بہترین نعم البدل مل گیا ہے۔''

جبریل کی بات پر اسے اپنا سر دیوار میں دے مارنے کو جی چاہا۔

خیر تمہیں کیا بات کرنی تھی جس کے لئے اتنی پرائیوسی چاہیئے؟'' وہ آنکھ مارتے ہوئے بولا:

یک دم اس کے ذہن میں رات والا خواب ایک بار پھر ابھرا اور اس کے کانوں میں وہ ہولناک چیخیں سنائی دینے لگیں جن میں سے ایک چیخ جبریل کی بھی تھی، کاش کہ وہ اسے یہ خواب سنا سکتا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اس بات پر صرف اس کا مذاق ہی اڑائے گا۔ اپنے اس خیال کو جھٹکتے ہوئے اس نے کہا:

جبریل۔۔۔۔۔! کچھ تو اپنے نام کا لحاظ کرو، چھوڑ دو یہ سب کچھ اور بعض آجاؤ، ماہی کی خاطر ہی صحیح!''

کیوں ماہی کو کیا ہوا ہے؟'' وہ چونکا!

ابھی کچھ نہیں ہوا لیکن اگر تمہاری یہی حرکتیں رہیں تو جلد ہو جائے گا،، تم ذرا سوچو! وہ پانچ وقت کی نمازی، دین دار اور شریف لڑکی ہے اور تم اپنا موازنہ کرو تو تم اس کے بالکل الٹ، یا تو اس سے شادی کر کے اس کی زندگی برباد مت کرو یا پھر اس کی خاطر ہی بعض

آ جاؤ!''

وہ دوٹوک انداز میں بولا:

دیکھو! یونیورسٹی ختم ہونے میں آخری سیمسٹر باقی ہے، اگر میں یہ چند ماہ انجوائے کرلوں گا تو کسی کا کیا جاتا ہے؟ آج تک ماہی کو کچھ پتا چلا؟ نہیں نا؟ مام کہتی ہیں شادی کے بعد سب سنجیدہ ہوجاتے ہیں سوڈونٹ ور۔۔۔۔اوہ ششش!'' یک دم اس نے روحان کے منہ پر انگلی رکھی اور جیب سے فون نکال کر کان سے لگایا۔

السلام علیکم'' اگلے ہی پل وہ شیطان سے جبریل بن چکا تھا، انتہائی سلجھے ہوئے انداز میں اس نے فون پر کسی کو سلام کیا، وہ اس انداز سے اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ دوسری طرف کون ہے؟

کیسی ہو؟'' وہ آواز دھیمی کئے ایسے بول رہا تھا جیسے اس سے زیادہ شریف انسان کوئی اور ہے ہی نہیں!

ہاں میں نے آپ کو کال کی تھی، دراصل آپ کی طبیعت پوچھنی تھی، امی نے بتایا کہ آپ کو دودن سے کافی تیز بخار ہے؟'' وہ لہجے میں زمانے بھر کی فکر سموئے پوچھ رہا تھا، روحان کو اس کی ایکٹنگ سے ہول اٹھ رہے تھے۔

دوسری طرف سے شاید بیماری کی تفصیل بتائی جارہی تھی، اسی دوران اس نے روحان کو چڑانے کے لئے ویپ نکالی اور منہ سے لگا کر دھواں چھوڑنے لگا، وہ اس کی اس حرکت پر اندر تک سلگ کر رہ گیا۔ابھی اگر ماہی کو بتادیا ناتو وہ اسے دھواں بنا کر ہوا میں اڑادے گی۔

کہیں مصروف ہو کیا جو فون رکھ رہی ہو؟'' کچھ دیر بعد اس نے پوچھا:

اوہ ہاں! نماز کا وقت تو ہو چکا ہے، میں بھی بس مسجد کی طرف ہی جارہا تھا، دراصل لیکچر

ابھی ابھی ہی ختم ہوا ہے۔'' اس کی بات پر روحان کا دل چاہا کہ گلاس اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔

ہاں آپ بے فکر رہیں محترمہ! مجھے نمازوں کے اوقات کا بھرپور خیال ہوتا ہے۔''

استغفر اللہ!'' وہ زیر لب بڑبڑایا اور دونوں ہاتھ کانوں کو لگائے، جواباً جبریل نے اسے گھورا۔

ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا، میں اب چلتا ہوں ورنہ جماعت نکل جائے گی'' یہ کہہ کر اس نے جان چھڑائی اور جلدی سے فون رکھ دیا۔

کچھ شرم و حیا ہوتی ہے انسان میں، تمہارے اندر تو ذرا سی بھی نہیں ہے، یقین کرو شیطان بھی پناہ مانگ رہا ہوگا تیرے جھوٹوں سے!'' وہ اسے بے عزت کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا مگر آگے بھی جبریل تھا، ڈھیٹ ترین!

یار اب کیا کریں؟ کرنا پڑتا ہے، اس نے اتنی امیدیں مجھ سے باندھ لی ہیں، اس کا دل تو نہیں توڑ سکتا نا! اب تم جو اتنے دین دار بنے پھرتے ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں دل توڑنے کا کوئی کفارہ نہیں ہوتا؟''

جبریل!'' اس کی بات پر وہ بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا:

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ اٹھو چلو ورنہ تمہاری وہ ''حکیم الامت عرف اقبال'' کی کلاس مس ہو جائے گی'' وہ اس کے لٹریچر کے پروفیسر کا یوں ہی مذاق اڑایا کرتا تھا کیونکہ انہیں علامہ اقبال کی شاعری سے بے انتہا لگاؤ تھا۔

روحان ٹھنڈی آہیں بھر کر رہ گیا، وہ جان گیا تھا کہ جبریل کو سمجھانا ناممکن ہے، شاید یہ وہ ایک شخص ہے جس کے اوپر اس کے تمام الفاظ اپنا اثر کھو بیٹھتے ہیں، سوائے دعاؤں کے اس

کے پاس کوئی اور راستہ باقی نہیں بچا تھا۔

☆☆☆☆

سہ پہر کا وقت تھا، موسمِ سرما کے باعث ہوا میں خنکی محسوس کی جا سکتی تھی اور رات تک اس ٹھنڈ میں مزید اضافہ ہونے والا تھا، جیسے جیسے دسمبر اپنے اختتام کو پہنچ رہا تھا اور جنوری کا آغاز ہونے لگا تھا ویسے ویسے سردی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا، پیشن گوئی کے مطابق اس بار بھی جنوری سال کا سب سے سرد ترین مہینہ ہونے والا تھا۔

روحان آج کی آخری کلاس لے کر آڈیٹوریم سے ابھی باہر ہی نکلا تھا کہ بائیں ہاتھ پر بنے کیفے ٹیریا سے اسے شور اٹھتا سنائی دیا، اس کی یونی ورسٹی کا کیفے ٹیریا بہت بڑا تھا اور ہر وقت طلبہ سے بھرا رہتا تھا، زیادہ تر وہاں ان طلبہ کے گروپس جمع ہوتے تھے جن کا مقصد پڑھائی کے نام پر محض سیر و تفریح تھا، افسوس کی بات یہ تھی کہ ان لوگوں میں اس کے دوست بھی شامل تھے۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا کیفے ٹیریا میں داخل ہوگیا، شاید وہ اس شور کی وجہ جانتا تھا اسی لئے اس کے چہرے پر کوئی تاثر موجود نہیں تھا، یک دم اس کی نگاہ ایک لڑکی پر پڑی جس کا لباس کافی نازیبا تھا، اس نے فوراً ہی اپنی نگاہ جھکا لی، وہ لڑکی ہجوم کے درمیان کھڑی لوگوں کے ساتھ سیلفیاں بنوا رہی تھی۔ نہ جانے کیا ماجرا تھا؟ وہ قریب گیا تو اس کے کلاس فیلو احمد سے معلوم ہوا کہ یہ ایک ٹک ٹاکر ہے جس کی ایک ٹک ٹاک وائرل ہوگئی ہے اور یہ اس ہفتے کی THE MOST POPULAR AND CHARMING قرار پائی ہے۔" بڑے فخریہ انداز میں بولتے ہوئے وہ دوبارہ اس لڑکی کی طرف متوجہ ہوگیا، روحان نے ایک افسوس بھری نگاہ ان سب پر ڈالی اور ہجوم سے باہر نکل آیا۔

یہ ہر ہفتے کا معمول تھا، کبھی کوئی تو کبھی کوئی اپنی بے ڈھنگی ویڈیوز ڈال کر مشہور ہو جاتا اور پھر پوری یونی ورسٹی اس کے آگے پیچھے دکھائی دیتی، کوئی اس کے ساتھ سیلفیاں بناتا تو کوئی ویڈیوز اور اسے ہر جگہ اپلوڈ کرتا، پھر اگلے ہفتے کوئی اور شکل منظر عام پر چھا جاتی اور لوگ پچھلی شکل کو بھول جاتے۔ مشہوری کے لئے کوئی لڑکا یا لڑکی کسی بھی حد تک گر جاتے اور پھر ان کے سکینڈلز بنتے لیکن پرواہ کسے تھی؟ ان نوجوانوں کے نزدیک یہ "عیاشیاں" تعلیم کا ایک حصہ تھیں۔ جب سے یہ ٹک ٹاک پاکستان میں لانچ ہوئی تھی تب سے رہی سہی کسر بھی پوری ہوگئی تھی۔ جو لوگ پہلے سے ہی گمراہ تھے ان کے ہاتھ ایک اور گمراہ کن ہتھیار لگ گیا تھا" پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ کلاس روم کی طرف بڑھتے ہوئے افسردگی سے سوچ رہا تھا۔

☆☆☆☆

مین شاہراہ سے ہٹ کر ایک سنسان سڑک تھی، سڑک کے دونوں اطراف تنگ گلیاں گزرتی تھیں، ان گلیوں میں کچی آبادی تھی جہاں بے شمار گھر آباد تھے، آدھی رات ہو چکی تھی اور اس وقت یہ گلیاں مکمل اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھیں، اسٹریٹ لائٹ خراب ہونے کے باعث راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا، سڑک بھی جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی اور ڈھلوان کی صورت میں بنی ہوئی تھی ایسے کہ ایک ٹھوکر لگنے سے انسان نیچے کو جا گرتا۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ٹارچ لائٹ کی مدد سے اپنے مطلوبہ مقام پر پہنچا، سردیوں کی لمبی راتیں ہونے کے باعث سب اپنے اپنے لحاف اور کمبل میں دبکے ہوئے تھے، اس وقت اس سڑک پر کوئی بھی موجود نہیں تھا، اگلے ہی لمحے وہ بائیں ہاتھ والی تنگ گلی میں مڑا اور کچی آبادی کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، اسے دور دور تک کوئی ذی روح دکھائی نہ

دی۔

اپنے اطراف پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر اس نے آہستگی سے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کوئی شے باہر نکالی، یہ ایک بیٹری نما چیز تھی، اگلے ہی لمحے اس نے اپنے دائیں ہاتھ پر موجود چند گھروں کی طرف اس بیٹری کو اچھال دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس جگہ سے آگے گزر گیا۔

پچاس سیکنڈ کے بعد ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اطراف میں موجود کئی گھروں کو ڈھیر کر گیا۔

☆☆☆☆☆

''آپ کو ایک ضروری خبر سے مطلع کریں گے کہ لاہور کے مین بازار کے قریب واقع کچی بستی میں کل رات کسی نے بم پھینک کر کئی گھروں کو آگ لگا دی، بیس سے زائد افراد جاں بحق اور پچاس سے زائد افراد زخمی ہیں، جن میں سے کچھ اس وقت ہسپتال میں داخل ہیں، اس حادثے نے کئی ہنستے بستے گھر اجاڑ دئے، جاں بحق ہونے والوں کی حتمی رپورٹ شام کو پیش کی جائے گی۔ اسی طرح کی دہشت گردی کی کئی وارداتیں پچھلے ہفتے میں رپورٹ کی گئیں، معصوم شہری اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، بعض زندگی بھر کیلئے معذور ہو گئے اور اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے لیکن ان سب پر حکومت کی جانب سے سوائے زبانی جمع خرچ کے کوئی عملی اقدام نظر نہیں آیا۔ گلی کے کونے سے ایک بیٹری دریافت کی گئی ہے لیکن پولیس اب تک تحقیق کرنے میں ناکام رہی ہے کہ اس واردات کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے اور لوگوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے پیچھے کیا مقصد ہو سکتا ہے؟''

روحان جو چائے پینے کی غرض سے نیچے آیا تھا، اس خبر کو سنتے ہی ٹی وی کے سامنے کھڑا

ہو گیا۔اس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبا لیا ہو، ابھی وہ پچھلا حادثہ نہیں بھولا تھا جس میں بھرے بازار میں بم پھٹنے کے باعث کئی معصوم لوگوں کی جانیں ضائع ہو چکی تھیں اور اب ایک اور...... آخر اس کے پیچھے کون لوگ تھے اور کیوں وہ پکڑ میں نہیں آرہے تھے؟ اسے اپنے ملک میں موجود بڑے بڑے انٹیلی جنس اداروں پر شدید غصہ آیا جو ایک حادثے کی صحیح تحقیق بھی نہیں کر سکتے؟ اسے حکومت کی بے حسی پر بھی بے حد افسوس ہو رہا تھا جو ووٹ لیتے ہوئے تو ہزاروں وعدے کرتی ہے اور الیکشن جیتنے کے بعد اپنا اصل رنگ دکھاتی ہے۔

وہ ملک جہاں کے لوگوں کی جانیں ہی محفوظ نہ ہوں اس سے کسی اور چیز کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے؟

صبح ہی صبح اس کا دل خراب ہو چکا تھا، اب یونی ورسٹی جانے کو اس کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا لیکن بمشکل ہمت کر کے اس نے خود کو گھسیٹا، بیگ اٹھاتے ہوئے وہ باہر نکلا، روزینہ بیگم مالی سے پودوں کی کانٹ چھانٹ کروا رہی تھیں، اسے یونیورسٹی جاتا دیکھ کر دل ہی دل میں حفاظتی دعائیں پڑھنے لگیں، اب تو انہیں بھی روحان کے یوں اکیلے آنے جانے سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

آج وہ یونی ورسٹی میں داخل ہوا تو معمول سے زیادہ بھیڑ تھی، سامنے نوٹس بورڈ لگا تھا اور بے شمار طلبہ اس کے گرد جمع تھے، کچھ ہنس رہے تھے اور کچھ ایکسائیٹڈ نظر آرہے تھے، وہ بھی وجہ جاننے کے لئے نوٹس بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔

بمشکل راستہ بناتے ہوئے وہ قریب پہنچا، نوٹس بورڈ پر نگاہ پڑھتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

کل ان کی یونی میں کسی مشہور سنگر کا کانسرٹ تھا اور اسی کی اطلاع پا کر طلبہ اس قدر

پر جوش تھے، وہ سرخ چہرے کے ساتھ رش کو چیرتے ہوئے باہر کی طرف نکلا۔اس کا ایسے تعلیمی اداروں پر لعنت بھیجنے کو جی چاہا جہاں فحاشی اور عریانی کے اڈے کھلے ہوئے ہیں اور وہ معصوم جانیں جو پچھلے ایک ہفتے میں ضائع ہوئیں ان کے بارے میں کوئی بات ہی نہیں کی جارہی ہے، کوئی سوگ نہیں منایا جارہا ہے، الٹا کانسرٹس کا اعلان ہورہا ہے، پروفیسر یحییٰ صحیح کہتے ہیں، ہماری تاریخ گمشدہ انہی حرکتوں کی وجہ سے ہوئی ہے کہ ہم نے اپنے طور طریقے چھوڑ کر اس قوم کے طور طریقے اپنانا شروع کر دیئے ہیں جو خود تہذیب کے میدان میں ہار چکی ہے۔

اوہو! لوگو دیکھو تو کون کھڑا ہے یہاں؟ مولوی روحان صاحب !اور ذرا ان کے حسین چہرے کی طرف تو دیکھیں، کس قدر بلش کر رہا ہے؟'' جبریل نہ جانے کہاں سے اس کی خوشبو پا کر نازل ہو چکا تھا اور اب چیخ چیخ کر اعلان کر رہا تھا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ تو بھی کل کے دن کو رنگین بنانے کے لئے اس کانسرٹ میں شامل ہونے کا سوچ رہا ہے؟'' اس نے کہنی مارتے ہوئے ایک آنکھ دبا کر کہا:

دیکھ یار! اگر ایسا ہے نا تو تیرا بھائی تجھے مشورہ دے گا کہ ایک آدھ لڑکی تو بھی۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ!'' وہ زور سے چیخا

شٹ اپ جسٹ اسٹاپ اٹ!'' اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا، وہ جبریل کی بکواس مزید نہیں سن سکتا تھا۔

میں تمہاری طرح نہیں ہوں جبریل! جو وعدے کسی اور سے کرے اور دعوے کسی اور کے سامنے، میں ایسا منافق نہیں ہوں جو وہاں انسانیت کو مرتے دیکھ کر یہاں ناچتا گاتا

پھروں، جو فحاشی اور لبرل ازم کے درمیان فرق نہ کرسکوں، میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں جنہیں زندگی ایک ہی بار ملتی ہے اور اسے ہر طرح کی عیاشی کی نذر کر دینا چاہتے ہیں، محض تفریح کے نام پر!''

روحان کی بلند آواز پر کئی طلبہ ان کے گرد اکھٹے ہو گئے تھے، فائقہ اور آریان کو بھی کسی نے اطلاع دے دی تھی، وہ بھی سامنے سے آتے دکھائی دے رہے تھے۔

جبریل حیرت کا بت بنا اسے دیکھ رہا تھا جس نے آج تک کبھی تیز آواز میں بات نہیں کی تھی، اس کے تمام قہقہے اب گہری سنجیدگی میں بدل چکے تھے۔

فرینڈز کیا ہو گیا ہے، کیوں لڑ پڑے ہو آپس میں؟ کم آن! تم دونوں بچپن سے ایک ساتھ ہو'' آریان نے قریب آتے ہوئے کہا:

اس کے جواب میں وہ دونوں ہی خاموش رہے۔

یک دم فائقہ کی چیخ بلند ہوئی، وہ تینوں ایک ساتھ اس کی طرف مڑے۔

گائیز!'' وہ چلائی

کیا ہوا کیوں چڑیلوں کی طرح چیخیں مار رہی ہو؟'' آریان نے اسے گھورتے ہوئے کہا:

اوہ مائی گاڈ! میری کل والی ٹک ٹاک وائرل ہو گئی ہے، پورے بیس ہزار ویوز ہو چکے ہیں اب تک، تم لوگ لڑنا چھوڑو، لیٹس سیلیبریٹ اٹ یار!'' وہ خوشی سے جھومتے ہوئے بولی :

روحان نے اسے بے یقینی سے دیکھا اور سر جھٹک کر ان کے درمیان سے نکل گیا، اس کے لئے یہی بہتر تھا کہ وہ اس وقت کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں یہ سب موجود نہ ہوں، چنانچہ

اس نے لائبریری کا رخ کرلیا، اسے معلوم تھا کہ ان میں سے کوئی غلطی سے بھی لائبریری میں قدم نہیں رکھے گا۔

☆☆☆☆☆

یونی ورسٹی سے آنے کے بعد وہ بہت اداس تھا، صبح اس واقعے کی وجہ سے اور اب کانسرٹ کی خبر سن کر وہ مزید بدظن ہو چکا تھا، پچھلے چند ماہ سے اچانک ہی ان کی یونی ورسٹی میں کانسرٹس اور فضول ایکٹیویٹیز کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا، سننے میں آ رہا تھا کہ ''امریکہ کی ایک مشہور یونی ورسٹی'' نے ان کی یونی ورسٹی کے ساتھ کولیبوریشن کی ہے جس کے باعث ذہین طلبہ کو وہاں جانے کا موقع ملے گا، وہ لوگ ان کی یونیورسٹی پر پیسہ بھی لگا رہے تھے اور تعلیمی سرگرمیوں کو بڑھانے کے لئے فنڈنگز بھی کر رہے تھے، تعلیم میں تو اسے کوئی تبدیلی دکھائی نہ دی البتہ ویسٹرن کلچر تیزی سے ان کی یونی ورسٹی میں داخل ہونے لگا تھا۔

سہ پہر کا وقت تھا، عصر کی اذانیں ہو رہی تھیں، اس نے وضو کیا اور مسجد جانے کی غرض سے گھر سے باہر نکل آیا جو ان کے گھر سے کچھ ہی فاصلے پر تھی، پچھلے دنوں ان کی مسجد میں ایک نئے مولوی صاحب آئے تھے جن کے بارے میں اس نے سن رکھا تھا کہ وہ اللہ کے بہت قریب ہیں، لوگ ان سے کافی متاثر تھے اور اپنے مسئلے ان کے سامنے ذکر کرنے لگے تھے۔ظہر کے بعد وہ محلے کے بچوں کو قرآن پاک پڑھاتے تھے اور ان کی دینی تربیت بھی کر رہے تھے، ہر جمعہ عشاء کے بعد ان کا درس بھی ہوتا تھا جو اس نے سب رکھا تھا اور وہ اس بات کا قائل بھی تھا کہ ان کی باتوں میں واقعی تاثیر ہے۔اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ اپنا خواب ان کو سنائے اور اس کی تعبیر پوچھے، اسی غرض سے وہ جماعت سے پہلے ہی مسجد پہنچ چکا تھا۔

مسجد کے احاطے میں ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں وہ مقیم تھے، اپنی جوتیاں باہر اتار کر اس نے ہچکچاتے ہوئے بند دروازے پر دستک دی، تیسری دستک پر دروازہ کھل گیا اور ایک نورانی شخصیت کے بزرگ باہر نکلے، ان کے چہرے پر سفید داڑھی تھی جو سینے تک آ رہی تھی، رنگت صاف تھی اور چہرے پر عجیب سی کشش تھی، جسم دبلا پتلا لیکن مضبوط معلوم ہوتا تھا اور قد ساڑھے پانچ فٹ کے لگ بھگ تھا، ان کے ہاتھ میں قرآن مجید تھا غالباً وہ تلاوت کر رہے تھے، روحان نے پہلی بار انہیں بغور دیکھا تھا۔

سلام دعا کے بعد اس نے اپنا نام بتایا:

میرا نام روحان بن حیدر ہے اور میں اسی محلے میں رہتا ہوں، دراصل میں ایک ایک ماہ سے کسی کشمکش کا شکار ہوں اور آپ سے اپنی پریشانی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔'' تمہید باندھتے ہوئے اس نے ادب سے کہا:

کیوں نہیں بیٹا! اندر آ جاؤ'' انہوں نے ایک طرف ہو کر اسے راستہ دیا۔

وہ کچھ جھجکا، پھر اندر چلا گیا۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے ایک طرف چارپائی رکھی تھی، چارپائی پر گدہ بچھا ہوا تھا، ساتھ ہی ایک کمبل تہہ کیا رکھا ہوا تھا، دوسری طرف کتابوں کا ایک شیلف تھا جس میں دینی کتابوں کا ایک ذخیرہ موجود تھا، برابر میں کرسی رکھی تھی اور اسی سے منسلک دیوار پر ایک روشن دان بنا ہوا تھا، روشن دان سے روشنی چھن کر اندر آ رہی تھی۔

میں فجر سے لے کر عشاء تک اسی مسجد میں ہوتا ہوں اسی لئے آرام کی غرض سے مجھے ایک کمرہ دیا گیا ہے، میرا گھر برابر والی سوسائٹی میں ہے۔''

اس کی کھوجتی نگاہوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ خود ہی بتانے لگے، روحان ان کی بات

پر کچھ شرمندہ ہوا اور اپنی نگاہیں جھکا لیں۔

آیئے بیٹھیے!'' چیئر اس کے قریب بڑھاتے ہوئے انہوں نے اپنی نرم اور شفیق آواز میں کہا:

اس نے آگے بڑھ کر چیئر ان کے ہاتھ سے لی اور چار پائی کے سامنے بیٹھ گیا، وہ بھی چار پائی پر بیٹھ چکے تھے۔

تو روحان بیٹا! پہلے تو یہ بتایئے کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ پڑھ رہے ہیں؟'' انہوں نے دلچسپی سے پوچھا:

ان کے سوال پر روحان نے اپنے متعلق چند باتیں انہیں بتائیں:

تو آپ تاریخ اور لٹریچر کے طالبِ علم ہیں، یہ ایسے موضوع ہیں جنہیں پڑھ کر انسان کے سوچنے کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے، سینہ کھلتا ہے اور وہ دوسری قوموں کے واقعات، رہن سہن اور کلچر سے بہترین اسباق حاصل کرتا ہے۔''

وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے، اسے ان کا انداز بہت پسند آیا۔

جی! مجھے لوگوں اور ان کے کلچر کو جاننے کا بہت شوق ہے کیونکہ انسان چلتی پھرتی کہانیاں ہوتے ہیں اور ان کے تجربات سے ہم بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔'' وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا:

پھر تو آپ کا مطالعہ بڑا وسیع ہوگا، تاریخ تو سونے سے بھی زیادہ قیمتی شے ہے، جو قوم اسے بھول بیٹھتی ہے وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔'' جواب میں اس نے سر ہلایا۔

ان کی اس بات سے اس نے سو فیصد اتفاق کیا تھا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ روحان بن حیدر کا تاریخ اور لٹریچر پڑھنے کے پیچھے کیا مقصد

ہے؟'' انہوں نے مزید دلچسپی لیتے ہوئے کہا: اس سوال پر وہ اپنے ذہین دماغ کو دوڑاتے ہوئے بولا:

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کئی صدیوں تک مسلمانوں کا عروج کیسے قائم رہا اور ان کے زوال کے پیچھے اصل وجوہات کیا تھیں؟ اس کے بعد میں ایک کتاب لکھنا چاہتا ہوں جس میں بتایا جائے کہ مسلمان دوبارہ وہی عروج کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟''

اس کے جواب پر وہ کافی متاثر دکھائی دیے۔

تو آپ کو کیا چیز پریشان کر رہی ہے؟'' بالآخر انہوں نے اس کے اصل مسئلے کو کھوجنا چاہا، انہیں یہ لڑکا دوسروں سے کافی مختلف نظر آ رہا تھا۔

اس سوال پر روحان کے چہرے کی الجھن دوبارہ نمودار ہوگئی اور اس نے اپنے اس عجیب وغریب خواب کے بارے میں انہیں بتانا شروع کیا:

پچھلے ایک ماہ سے میں نے یہ خواب چار مرتبہ دیکھا ہے، پہلی بار صرف اندھیرا اور میدان تھا، دوسری بار چیخیں سنائی دیں، بھیانک اور دل دہلا دینے والی چیخیں، تیسری بار ایک روشنی بھی دکھائی دی، اور پرسوں۔۔۔۔۔''

وہ ایک لمحے کے لئے رکا، پھر دوبارہ بولنا شروع کیا:

پرسوں میں نے اس روشنی کا پیچھا کیا اور میں اس کھائی تک پہنچ گیا جہاں سے یہ روشنی آ رہی تھی، وہ آگ سے بھری ہوئی کھائی تھی اور آگ اس قدر شدید تھی کہ اس کے شعلے فضا میں بہت اوپر تک بلند ہو رہے تھے، سب سے خوفناک منظر جو میں نے دیکھا وہ یہ تھا کہ میرے دوست اس آگ میں جل رہے تھے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ میرے دوستوں کی چیخیں بھی شامل تھیں، وہ بہت تکلیف میں تھے''۔

آخری جملہ انتہائی کرب سے کہتے ہوئے وہ خاموش ہو گیا۔

اس دوران مولوی صاحب اسے بغور سن رہے تھے، جب وہ خاموش ہوا تو انہوں نے پوچھا:

کیا اپنے دوستوں کا تعارف کرواؤ گے؟''

اس نے سر ہلایا اور کہنا شروع کیا:

میرا سب سے گہرا دوست جبریل ہے، ہم بچپن سے ساتھ ہیں، وہ میرے گھر سے چند بلاکس چھوڑ کر رہتا ہے، ہم نے اسکول بھی ساتھ پڑھا، کالج میں بھی ہم ساتھ رہے اور اب یونی ورسٹی میں بھی ہم ساتھ ہیں، میں ہمیشہ سے خاموش طبیعت کا مالک تھا اور جبریل اتنا ہی شوخ! شاید ہماری دوستی اسی وجہ سے مزید گہری ہوتی گئی، اس کے پاس ہمیشہ سے مجھے سنانے کے لئے مزے دار قصے ہوتے تھے کیونکہ اس کے دوست بہت زیادہ تھے اور میرا دوست صرف وہی تھا۔''

وہ آہستہ آہستہ اپنے ماضی میں کھو چکا تھا!

ہم جھیل کنارے بیٹھ کر گھنٹوں باتیں کیا کرتے تھے، میں بچپن سے ڈھیروں کتابیں پڑھتا تھا اور ہر کتاب مکمل ہونے کے بعد اس کا خلاصہ جبریل کے ساتھ شیئر کرتا۔ کالج کے زمانے تک سب کچھ بالکل صحیح رہا، پھر ہم یونی ورسٹی آ گئے، آہستہ آہستہ جبریل کے رویے میں تبدیلی آنا شروع ہوئی اور وہ وہاں کے ماحول میں رنگتا چلا گیا، اس کے دوستوں میں اب لڑکیاں بھی شامل ہو چکی تھیں، اسی کے ذریعے میں فائقہ اور آریان سے ملا، یہ دونوں اس کے بہترین دوست ہیں لیکن ان کی دوستی جبریل کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔''

وہ خاموش ہو گیا۔

کیسے نہیں ٹھیک؟'' انہوں نے پوچھا:

فائقہ ٹک ٹاکر ہے اور مشہوری کے لئے ہر طرح کی ویڈیوز بناتی رہتی ہے، آریان کو جوے کی لت لگ چکی ہے اور اس کے دوست بہت خراب ماحول میں بیٹھتے ہیں، میں جب بھی جبریل کے توسط سے ملا تو میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ سب اب مجھے پینڈو، مولوی، دقیانوسی، شیکسپیئر اور اس قسم کے مزید ناموں سے پکارتے ہیں۔'' آخری جملہ اس نے نگاہیں چراتے ہوئے ادا کیا۔

اس ساری گفتگو میں وہ پہلی بار ہنسے۔

یہ نام تو کافی اچھے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان لوگوں سے مختلف ہو اور روحان بیٹا! جو شخص زمانے سے ہٹ کر چلتا ہے اور عام لوگوں سے مختلف سوچ اور ذہن رکھتا ہے اسے سوسائٹی کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ دراصل ہم لوگوں نے کسی بھی انسان کو پرکھنے کے چند اصول فکس کئے ہوئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ سب ہماری مرضی سے چلیں، بس جو ان اصولوں سے ہٹ کر اپنے شعور کو جگانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ دقیانوس، مولوی اور اسی قسم کے القابات سے نوازا جاتا ہے۔''

ان کی بات روحان کے دل کو لگی، اس نے اقرار میں سر ہلایا۔

رہی بات آپ کے خواب کی تو یہ ایک اشارہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے دوستوں کی آخرت خطرے میں ہے، آگ شیطان کی طرف اشارہ ہے اور ان کا آگ میں جلنا شیطان کے ان پر حاوی ہوجانے کی طرف اشارہ ہے، ان کی چیخیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ وہ غلط راستے پر ہیں اور آپ کا وہاں موجود ہونا اور روشنی دیکھ کر اس کی طرف بھاگنا یہ بتا رہا ہے کہ آپ کو ان کی فکر ہے، آپ انہیں بچانا چاہتے ہیں۔''

اس بات پر اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھا!

بالکل! آپ کی بات درست ہے لیکن اگر میرے دوست اتنے بڑے خطرے میں ہیں تو میں کیا کروں؟ انہیں کیسے باہر نکالوں؟''

اس کے چہرے پر شدید فکر تھی!

تمہیں انہیں آہستہ آہستہ سمجھانا ہوگا اور ان کے لئے مانگی جانے والی دعاؤں میں شدت پیدا کرنی ہوگی، جس قدر تمہاری دعائیں شدید ہوں گی اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی کے دروازے اتنی ہی تیزی سے کھولے گا۔''

جماعت کا وقت ہو چکا تھا اور اس کا دل بھی اب کافی ہلکا ہو چکا تھا، نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت اس کے ذہن میں مولوی صاحب کی باتیں گھوم رہی تھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو آنکھیں لاشعوری طور پر بھیگ گئیں۔

☆☆☆☆☆

یہ مڈل ایسٹ کی ایک مشہور آئل کمپنی تھی، بلند و بالا عمارت پر مشتمل پر آسائش بلڈنگ جو دنیا کے بہترین آرکٹیکٹ نے ڈیزائن کی تھی، ہر منزل پر کئی آفسز بنے ہوئے تھے، انڈر گراؤنڈ ایک الگ دنیا آباد تھی، چند سال پہلے امریکہ کے ساتھ ہونے والے "TOT"(Transfer Of Technology) کے معاہدے کے بعد یہاں امریکہ کی بنائی گئی جدید ترین ٹیکنالوجی، انجینئرز، مین پاور اور آرٹیفشل انٹیلی جنس کو شفٹ کر دیا گیا تھا جس کے ذریعے یہاں چوبیس گھنٹے تیل کی پیداوار جاری تھی، ان سب کو آپریٹ کرنے کے لئے جو کمپیوٹرز استعمال ہو رہے تھے وہ بھی امریکہ کی خاص ٹیکنالوجی میں شامل تھے، یہ بیک وقت کئی ہزار کام کر رہے تھے، پوری دنیا کے بڑے بڑے سرمایہ داروں نے اپنا پیسہ

اس کمپنی میں انویسٹ کیا ہوا تھا، اس کے شیئرز کی ویلیو تقریباً پچاس بلین ڈالرز تھی، یہ کمپنی یورپ اور امریکہ سمیت کئی ترقی یافتہ ممالک کو کثیر تعداد میں آئل سپلائی کر رہی تھی۔

وہ اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے تیز تیز قدم اٹھاتا اسٹاف ممبرز کے درمیان چل رہا تھا، ہر طرف افراتفری کا ماحول تھا، کوئی خاص شخصیت اس وقت ان کے آفس کے میٹنگ روم میں موجود تھی، مینیجرز مستقل فون پر لگے بریفنگ دے رہے تھے، انہیں ہر چیز اس وقت پرفیکٹ چاہئے تھی، یہ اس بلڈنگ کا تھرڈ اور مین فلور تھا، ہر کسی کے چہرے پر اس وقت تناؤ کی سی کیفیت دکھائی دے رہی تھی، آفس کی بلڈنگ کے باہر میڈیا ٹیم کھڑی کسی خبر کی منتظر تھی، اس وقت ہر طرف سے شدید پریشر تھا۔

وہ مطلوبہ کمرے تک پہنچ چکے تھے، گارڈ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا، وہ تمام افراد کمرے میں داخل ہوئے اور اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان ہو گئے،، سامنے امریکہ کی اسٹیٹ ہیوسٹن کی ایک مشہور کمپنی کے سی ای او براجمان تھے، چند فارمل جملوں کے تبادلوں کے بعد براہ راست میٹنگ کا آغاز ہوا۔ کانٹریکٹ پیش کیا گیا اور اس میں لکھی آئل کی ڈیمانڈ اور ڈالرز کا فگر دیکھ کر ان کی آنکھیں باہر کو آ گئیں۔ یہ آئل امریکہ کو کسی ''برے وقت'' کے لئے درکار تھا، مزید تاخیر کئے بغیر ہی محمد بن سعید نے کانٹریکٹ پر اپنے دستخط کر دیئے تھے، ایک فاتحانہ مسکراہٹ سامنے بیٹھے امریکی چیئر مین نیکولس براؤن کے چہرے پر پھیل گئی۔ اس دستخط سے ہی وہ ایک جنگ جیت چکا تھا۔

کچھ دیر بعد میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی، وہ آفس کی عمارت سے باہر نکلے تو میڈیا ٹیم کو منتظر پایا، کیمرے تیزی سے ان کی طرف ہوئے، کئی مائیک ان کے آگے پیش کئے گئے اور صحافیوں کی جانب سے سوالات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔

''سر جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہیوسٹین کی ایکWeapon Company کے سی ای او آج آپ سے ملاقات کے لئے آئے تھے،اس کمپنی کے بنائے گئے ہتھیار پوری دنیا میں تباہی لارہے ہیں اور کئی معصوم لوگوں کی جانیں اس سے ضائع ہورہی ہیں،کیا ہم Human Rights اور گلوبل پولوشن کے خلاف جانے والی اس کمپنی کا بائیکاٹ کررہے ہیں؟''

''سر کیا آپ نے ان سے اپنے تمام آئل کانٹریکٹس منسوخ کردیئے ہیں؟ عوام اس رد عمل کے منتظر ہیں۔''

''سر آپ جانتے ہیں کہ امریکہ مڈل ایسٹ کے تیل سے سب سے زیادہ منافع کمارہا ہے اور اسے ہمارے ہی لوگوں کے خلاف استعمال کررہا ہے،آخر کب ہم ان کے معاہدوں سے آزاد ہونے جارہے ہیں؟''

وہ گلے کو ہلکا سا کھنکھارتے ہوئے مکمل اعتماد سے بولا:''جی بالکل! ہم نے آج انہیں کلیئر وارننگ دے دی ہے اور ہتھیاروں کو لے کر اپنی پالیسیوں کو تبدیل کرنے پر زور دیا ہے، اگر وہ بعض نہ آئے تو ہم ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرلیں گے، ہماری تمام تر ہمدردیاں مسلم امت کے ساتھ ہیں۔''

یہ کہہ کر وہ گاڑی میں بیٹھے اور گاڑی کشادہ سڑکوں پر رواں دواں ہوگئی!

لیکن کوئی تھا جس کی گہری نگاہیں دور تک اس کی گاڑی کا تعاقب کرتی رہیں۔

☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا، وہ تیزی سے اندر داخل ہوئی، سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی گلاس اپنی مخروطی انگلیوں سے اٹھاتے ہوئے اس نے بستر پر اوندھے منہ لیٹے جیف کے

اوپر پھینک دیا جو اس وقت خوابِ خرگوش کے مزے لے رہا تھا، یک دم ہی وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا، کچھ دیر تو اسے سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ وہ کدھر ہے؟ لیب میں، گھر میں یا پھر قبر میں!

کون سا نشہ کر کے سوتے ہو تم کہ بم بلاسٹ بھی ہو جائے تو تمہاری نیند میں خلل تک پیدا نہیں ہوتا'' وہ اس کے سر پر کھڑی انگریزی میں چلا رہی تھی۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔وہ۔۔۔۔۔کہاں سے'' ہڑ بڑاہٹ میں اس کے منہ سے پورے الفاظ بھی ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔

ہکلا کیوں رہے ہو؟ لگتا ہے ابھی بھی تمہاری نیند مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی ہے، ایک اور گلاس پانی کا ڈالوں؟'' وہ اس وقت شدید خفا دکھائی دے رہی تھی اور جیف کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ آخر ہے کہاں؟

میں کہاں ہوں؟'' کچھ دیر بعد وہ خمار آلود آواز میں بولا جسے سن کر گریس کو مزید غصہ چڑھ گیا۔

قبر میں! اور میں موت کا فرشتہ ہوں جو تم سے سوالات کر رہا ہے۔''

اب کی بار اس نے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے اطراف میں دیکھا، وہ اس وقت اپنے بیڈ روم میں، اپنے نرم گرم بستر میں موجود تھا، بیڈ کے کونے پر اس کا لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا جس پر غالباً وہ رات چار بجے تک کام کرتا رہا تھا، رضائی گیلی ہو چکی تھی کیونکہ گریس نے پورا گلاس ہی اس پر الٹا دیا تھا، صد شکر کے اس کا آدھا چہرہ ہی رضائی سے باہر نکلا ہوا تھا ورنہ وہ بری طرح بھیگ چکا ہوتا۔

آئی ایم سوری گریس! تم جانتی تو ہو کہ پچھلے دو دن سے میں بالکل نہیں سویا تھا'' اس نے معصومانہ انداز میں کہا لیکن سامنے بھی گریس تھی۔

تو کیا میں روزانہ بارہ گھنٹے سوتی ہوں؟ تمہارے ساتھ ہی جاگ کر کام کر رہی تھی نا؟ لیکن تمہاری طرح دنیا سے بے خبر ہو کر نہیں سوتی!'' اس کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، اگلے ہی پل وہ کسی اسپائیڈر مین کی طرح بستر سے اچھلا اور وارڈ روب کی طرف آیا، گریس کے غصے سے بچنے کے لئے وہ جلدی سے کپڑے لے کر واش روم میں گھس جانا چاہتا تھا۔

تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کتنی کالز کیں؟'' وہ ہنوز اس کے سر پر کھڑی تھی

نہیں! میں تو سو رہا تھا، مجھے کیسے معلوم ہوگا؟ اس کے جواب پر وہ اندر تک سلگ گئی۔

پچاس۔۔۔۔۔پوری پچاس کالز کی ہیں تمہیں واشنگٹن سے یہاں آتے ہوئے، تم جانتے ہو تمہاری کس قدر ضرورت تھی وہاں؟ وہ سسٹم جو پچھلے ہفتے ہم نے Develop کر کے دیا تھا وہ اب کام نہیں کر رہا ہے، مسلسل ہمیں وارننگز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، پہلے ہی دوسرے کاموں کی ڈیڈ لائن ہمارے سر پر کھڑی ہے، یہ نیندیں تم چھٹیوں میں بھی پوری کر سکتے ہو جیف!''

چھٹیاں!'' وہ منہ کھولے اس کی طرف گھوما۔

تمہیں معلوم نہیں کہ ہمیں چھٹیاں کب ملتی ہیں؟ اوہ کم آن! پچھلے چھ ماہ سے تو یہ لوگ ہمیں گدھا سمجھ کر کام کروا رہے ہیں، سردیوں کی چھٹیاں پہلے ہی منسوخ کر دی گئی ہیں، کہیں تم چھ ماہ بعد آنے والی گرمیوں کی چھٹیوں کی بات تو نہیں کر رہیں؟'' وہ طنز کرتے ہوئے بولا:

گریس نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

جواباً وہ خاموش رہی، اس کی بات سے وہ بھی سو فیصد متفق تھی، وہ کئی مہینوں سے مسلسل انتھک محنت کر رہے تھے، نیندیں تو نہ جانے کب کی قربان ہو چکی تھیں، اب تو انہیں محض

ضرورت کی نیند لینے کا بھی موقع نہیں ملتا تھا، نہ جانے یہ پروجیکٹ مزید کتنا لمبا چلنا تھا؟

میں تو سوچ رہا ہوں ہم دونوں کئی بھاگ جاتے ہیں گریس!'' اس نے رازدارانہ انداز میں مشورہ دیا جس پر گریس نے اسے گھور کر کہا:

جلدی کرلو، اس سے پہلے کہ ہمیں واقعی جان بچا کر بھاگنا پڑے، جو بم انہوں نے دشمنوں کے لئے تیار کئے ہیں وہ تم پر ہی بلاسٹ کردیں گے''

اس کی بات سن کر جیف کے اندر تک زہر گھل گیا اور وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ہوا باتھ روم میں گھس گیا۔

''نہ جانے صبح صبح کون سی آفت آ کر سر پر کھڑی ہو گئی ہے؟''

سب سن لیا ہے'' وہ پیچھے سے بڑبڑا رہی تھی۔

اس نے زوردار آواز سے باتھ روم کا دروازہ بند کیا، گریس کے غصے کے سامنے وہ خود کو تسلی دینے کے لئے بس اتنا ہی کر سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆

آج ویک اینڈ تھا، وہ امی کے ساتھ سپر مارکیٹ آیا ہوا تھا، اس دن کے بعد سے اب تک اس کے اور جبریل کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی، ایسا زندگی میں پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اس سے سخت ناراض تھا ورنہ ہمیشہ وہ چند گھنٹوں میں ہی نارمل ہو جایا کرتے تھے، دو دن یونی ورسٹی سے بھی آف تھا، اس دوران اسے ایک بہت اہم اسائنمنٹ بنانا تھا جس کی ریسرچ میں وہ پوری طرح مصروف ہو گیا تھا۔

وہ ٹرالی کو گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوا، یہ شہر کی سب سے مشہور سپر مارکیٹ تھی، وہ لوگ سالوں سے اپنا سودہ سلف یہیں سے لے رہے تھے کیونکہ یہ لوکل دکانوں سے بہتر تھی، جہاں

ہر طرف بے ایمانی اور ناپ تول میں کمی کی جا رہی تھی وہیں یہاں کے سی سی ٹی وی سسٹم اور سیکیوریٹی نے لوگوں کو کافی حد تک مطمئن رکھا ہوا تھا، لوکل شاپس پر ایک تو معیار گرتا جا رہا تھا اوپر سے ایمان بھی تقریباً ختم ہو چکا تھا۔

شاپنگ کے دوران وہ دیکھ سکتا تھا کہ ہر چیز کا ریٹ پچھلے ماہ سے زیادہ بڑھ چکا ہے، اوپر سے پندرہ فیصد ٹیکس بھی لگ گیا تھا اور وہ ٹیکس کہاں جا رہا ہے اس کا بھی کوئی اتا پتا نہیں تھا، کھانے پینے سے لے کر ضرورت کی تمام اشیاء اب ایک عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہوتی جا رہی تھیں، دالیں جو ایک سستی ترین شے تھی وہ بھی آج اس قدر مہنگی ہو گئی ہیں کہ نہ جانے اب غریب لوگ کیا کھا کر گزارا کریں گے؟

وہ افسوس سے تمام اشیاء کو دیکھتے ہوئے ٹرالی کو آگے کی طرف گھسیٹ رہا تھا، اس کے والد ایک گورنمنٹ افسر تھے، ان کے پاس ایک اچھے علاقے میں مناسب سرکاری گھر موجود تھا، اس ملک میں فی الحال تین قسم کے لوگ سروائیو کر رہے تھے، سول و فوجی افسران اور پراپرٹی ڈیلرز، دکھ کی بات یہ تھی کہ ان تینوں شعبوں میں کہیں بھی ایمانداری کا عنصر دکھائی نہیں دے رہا تھا، شاید یہی وہ ٹاپ کے لوگ تھے جو اس وقت بہت اچھے سے پورے ملک کو ''چلا رہے'' تھے، اور باقی عوام ان کے نیچے بری طرح دبی ہوئی تھی۔

سر جھٹک کر وہ آگے بڑھا اور مصالوں کے ڈبے اٹھا کر ٹرالی میں رکھنے لگا، امی جان فروزن آئٹم لینے گئی ہوئی تھیں۔

یک دم اسے کاؤنٹر کی طرف سے شور سنائی دیا، وہ تیزی سے ٹرالی کو ایک سائیڈ پر لگاتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھا، آوازیں کافی اونچی تھیں، اکثر لوگ اپنا سامان چھوڑ کر اسی طرف بڑھ رہے تھے، شاید کسی کی لڑائی ہو گئی تھی، وہ کاؤنٹر کے قریب پہنچا تو رش بے تحاشہ

بڑھ چکا تھا، اسی رش میں اسے ایک آدمی گھبرا ہوا دکھائی آیا جو بلند آواز میں چیخ رہا تھا، وہ بھی رش کو چیرتے ہوئے قریب پہنچا۔

وہ آدمی اب سیلز مین کا گریبان پکڑے ہوئے بول رہا تھا، حیرت کی بات یہ تھی کہ لوگ اسے پیچھے ہٹانے کے بجائے الٹا سیلز مین پر چڑھائی کر رہے تھے، اس نے ساتھ کھڑے ایک شخص سے ماجرا پوچھا:

اس آدمی کے ساتھ دھوکا ہوا ہے، اسے سامان وزن سے کم دیا گیا ہے۔

ایسا کیسے ممکن ہے؟ یہاں تو کیمرے لگے ہوئے ہیں!'' اس نے حیرت سے پوچھا:

بھائی کیمرے کس کے ہیں؟ جس کا سسٹم ہے اسی کے کیمرے ہیں نا!'' اس کی بات پر وہ اپنی جگہ ہلکا بکا کھڑا رہ گیا۔

اس آدمی نے سیلز مین کو مستقل گریبان سے پکڑا ہوا تھا، سیلز مین کافی بوکھلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ دوسرے شخص کے ہاتھ میں کچھ سامان تھا اور وہ اب چیخ چیخ کے سب کو بتا رہا تھا۔

''میں نے یہاں سے دس کلو گوشت لیا اور انہوں نے مجھے آٹھ کلو گوشت دیا، آپ لوگ ان کے ترازو چیک کریں، انہوں نے ہر چیز میں دونمبریاں کر رکھی ہیں، آٹے میں بھوسی زیادہ ڈال کر، دالوں میں کنکر ملا کر، گلے سڑے پھل اچھے پھلوں کے درمیان شامل کر کے، آپ لوگ ابھی ان کی ویٹ مشینیں چیک کریں، انہوں نے پورا سسٹم بنایا ہوا ہے اور انتہائی چالاکی سے دھوکہ دے رہے ہیں۔''

وہ ایک کے بعد ایک سامان وہاں کھول کر ڈھیر کرنے لگا، روحان یہ سب کچھ دم سادھے سن رہا تھا، اس کے لئے یہ یقین کرنا مشکل تھا کہ ایسا نامور اسٹور بھی اس قسم کی بے

ایمانیاں کر سکتا ہے؟

آپ لوگ ہی بتائیں، پہلے ہی مہنگائی مہنگائی کے شور سے فائدہ اٹھا کر ان کمپنیوں نے آپس میں اتحاد کر کے قیمتیں بڑھا دی ہیں، پھر یہ اسٹور والے ناپ تول میں کمی اور ملاوٹ کر کے ہمارا آدھا سامان کھا جاتے ہیں، ہم جائیں تو کہاں جائیں؟''

اس آدمی سمیت دیگر لوگ بھی شدید غصے میں دکھائی دے رہے تھے، وہ ان سب کا دکھ محسوس کر سکتا تھا۔

مینجر کو بلاؤ، مینجر کہاں ہے؟'' لوگ بلند آواز میں مینجر کا مطالبہ کر رہے تھے اور وہ کہیں کونے کدھرے میں چھپا بیٹھا تھا۔

اپنے مینجر کو بلاؤ ورنہ آج ہم اس اسٹور کو آگ لگا دیں گے۔'' معاملہ اب کافی حد تک بڑھ چکا تھا، لوگ اب سامان اٹھا اٹھا کر نیچے پھینک رہے تھے، ہر طرف احتجاج کیا جا رہا تھا، یک دم اس کی نگاہ کچھ لوگوں پر پڑی جو اس موقع سے فائدہ اٹھا کر شیلف سے چیزیں اٹھا اٹھا کر اپنی جیبوں اور پرس میں ٹھونس رہے تھے، کچھ ٹرالی میں رکھا سامان اٹھائے تیزی سے کھلے دروازوں سے باہر نکل رہے تھے، اس نے ایک تاسف بھری نگاہ ان تمام لوگوں پر ڈالی، وہ عوام جسے ان سرمایہ داروں سے ایمانداری کی امید ہے وہ خود کس قدر ایماندار ہیں یہ اسے صاف دکھائی دے رہا تھا، اگر دھوکہ اور بے ایمانی تھی تو نیچے سے لے کر اوپر تک ہر جگہ، ہر کونے میں تھی!

بجھے ہوئے دل کے ساتھ وہ سامان کو وہیں چھوڑ کر امی کے ساتھ گھر واپس آ گیا، رات کا کھانا کھائے بغیر ہی وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا، روزینہ بیگم جانتی تھیں کہ روحان کس قدر حساس طبیعت کا مالک ہے اور اس پر ایسے واقعات کا کتنا گہرا اثر ہوتا ہے!

☆☆☆☆☆

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا، پچھلے کئی روز کی طرح آج بھی روحان بستر پر لیٹا تو تھا مگر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی، چھت کو تکتے ہوئے وہ اپنے ذہن میں چلتے حالات وواقعات پر غور کررہا تھا۔ یہ بے چینی اب بڑھتی جارہی تھی، اسی کے ساتھ اس کی دعاؤں کی شدت میں بھی اضافہ ہوتا جارہا تھا۔

عیاشی، عریانی، فحاشی، بے ایمانی غرض ہر بڑے گناہ میں یہ قوم ملوث تھی، اس کی نظروں کے سامنے کبھی جبریل کا چہرہ آتا جو اپنی منگیتر کے ساتھ مسلسل جھوٹ بول رہا تھا اور اس سے چھپ کر نہ جانے کن کن برائیوں میں انوالو تھا، آریان جسے جوئے کی لت لگ چکی تھی اور یونیورسٹی کے بدنام لڑکوں کے ساتھ اس طرح کے کاموں میں مصروف رہتا تھا، فائقہ جو صرف لائیکس اور ویوز کے لئے ہر قسم کی حرکت کرنے کو تیار رہتی تھی، جس سے وہ راتو ں رات مشہور ہوجائے، وہ میڈیا انڈسٹری سے حد سے زیادہ متاثر تھی اور ایک اداکارہ بننا چاہتی تھی، یہ جانے بغیر کہ اس ظاہری چکا چوند کے پیچھے کس قدر دم گھونٹ دینے والا اندھیرا چھپا ہوا ہے؟''

جب دل مزید بوجھل ہونے لگا ور دماغ میں مزید سوچنے کی سکت نہ رہی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا، وضو کر کے اسٹڈی ٹیبل کی طرف آیا، ٹیبل پر رکھا لیمپ جلاتے ہی کمرے میں دھیمی روشنی پھیل گئی، رات کے دو بج رہے تھے، وہ شیلف میں رکھی اس عظیم کتاب کو اٹھا کر لے آیا، جب اس کا ذہن بری طرح الجھ جاتا تھا تو وہ قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مکالمہ کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔

''اور ڈرو اس آزمائش سے جو مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک نہیں محدود رہے گی

جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے‘‘ (سورۃ انفال آیت ۲۵)۔

تفصیل: اللہ کے محبوب بندوں کا کہنا ہے کہ’’ جب اہل ایمان اللہ کے فرماں بردار ہوں اور ایمان کے تقاضے پورے کر رہے ہوں تو اس وقت جو بھی مصیبت آتی ہے وہ آزمائش کہلاتی ہے لیکن جب مسلمانوں کے عقیدے میں بگاڑ اور اعمال میں بدعات اور اخلاق میں بدترین پستی آجائے تو س وقت جو بھی مصیبت آتی ہے وہ یا تو تنبیہ (Warning) ہوتی ہے یا عذاب الٰہی ہے جو ان پر نازل ہو چکا ہے۔‘‘

وہ کانپ کر رہ گیا، اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس سوئی ہوئی امت کو کیسے جگائے جسے کچھ خبر نہیں کہ ان پر اللہ کا کتنا بڑا عذاب آنے کو تیار کھڑا ہے، اسی کے ساتھ ایک بار پھر وہ خواب اس کے ذہن میں چلنے لگا، اس آگ کی حدت کو وہ ابھی تک اپنے وجود پر محسوس کر سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆

یہ واشنگٹن شہر میں واقع امریکن انٹیلی جنس ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر تھا، شہر کے عین وسط میں بنی یہ عمارت پانچ ملین اسکوارفٹ پر پھیلی ہوئی تھی، اس میں سات فلورز تھے اور ہر فلور تین ملین سکوارفٹ پر مبنی تھا، اس عمارت میں داخل ہونے کے پانچ راستے اور دو بیس منٹس تھیں، ایمرجنسی کی صورت میں Exit کا انتظام علیحدہ تھا۔ یہاں بیس ہزار سے زائد ورکرز کام کرتے تھے جن میں مینجر سے لے کر چپراسی تک ہر شخص شامل تھا۔ اس بلڈنگ میں امریکہ کا سب سے بڑا پارکنگ پلازہ بھی بنایا گیا تھا۔

اس عمارت کے ہر فلور پر کیفے ٹیریا موجود تھا، 9/11 اٹیک میں مرنے والے تمام

لوگوں کے لئے یہاں ایک میموریل بھی بنایا گیا تھا جسے وہ لوگ ''شہداء'' کے طور پر یاد رکھتے تھے۔ جدید ٹیکنالوجی اور آرائش سے بھرپور یہ ڈیفنس انٹیلی جنس ہیڈکوارٹر جسے (DI) کہتے تھے، بہت خوبصورت تھا۔

ان کی گاڑی تیزی سے DI PARKING PLAZA میں داخل ہوئی، وہ برق رفتاری سے اترا، گریس بھی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آ چکی تھی، وہ دونوں آج بہت لیٹ ہو گئے تھے، جیف کا گھر واشنگٹن اور ورجینیا کے درمیان بہتے دریا کے پاس موجود ایک سوسائٹی میں تھا، انہیں تیز رفتاری سے پہنچنے کے باوجود بیس منٹ لگ چکے تھے۔

آج تو ہم دونوں میں سے کوئی ایک فائیر ہے'' گریس تیز تیز چلتے ہوئے بولی:

چلو شکر ہے، کسی بہانے تو فائیر کریں گے!'' اس نے پرسکون لہجے میں کہا: گریس کو اس کا یہ جواب ایک بار پھر سلگا گیا، اس سے پہلے کہ وہ اس پر چڑھائی کرتی، سامنے سے آرتھر آتا دکھائی دیا۔

مس گریس، مسٹر جیف ہیلو!'' وہ قریب آتے ہوئے بولا:

لو جی، صبح صبح کس کا منہ دیکھ لیا!'' وہ زیر لب بڑبڑایا۔

ہائے آرتھر! سب ٹھیک تو ہے نا؟'' اس نے پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان پوچھا۔

تمہارا اشارہ سر کے موڈ کی طرف ہے، رائٹ!''

وہ اب ان کے ساتھ چلنے لگا تھا۔

ہاں، اس گدھے کی وجہ سے مجھے بھی آج دیر ہو گئی، پتہ نہیں کیا پی کر سوتا ہے یہ؟'' گریس نے پچھلی بات کا بدلہ لیتے ہوئے کہا:

جواباً آرتھر زور سے ہنسا اور آنکھ مارتے ہوئے بولا

بوائے اب سب تو نہیں بتا دے گا نا'' اس کی یہ حرکت جیف کو ذرا نہیں بھائی، نہ جانے کیوں وہ اس کے لئے اپنے دل میں ناپسندیدگی کو ختم نہیں کر پایا تھا، شاید اس کی وجہ گریس تھی، آرتھر گریس کے ساتھ کچھ زیادہ ہی فری ہوتا تھا جو جیف کو سخت ناپسند تھا مگر وہ کر بھی کیا سکتا تھا؟ گریس کی پرسنیلٹی واقعی اتنی گریس فل تھی کہ اس آفس کا ہر انسان ہی اس پر فدا تھا۔

سنہرے بال جو کندھوں تک گر رہے تھے، بالکل سیدھے دھاگوں کی طرح، گوری رنگت جس پر ہلکے ہلکے تل انتہائی خوبصورت لگتے تھے، کھڑی ناک، نازک ہونٹ اور کلرڈ آئیز، اس کی آنکھوں کا رنگ گرے تھا جو اسے سب میں نمایاں کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ ٹپ ٹاپ سے رہتی تھی، پینٹ کورٹ کے ساتھ میچنگ کی آفس پیلز پہنے، یہی اس کا اسٹائل تھا، اس کی شخصیت میں سب سے زیادہ پرکشش اس کی ذہانت تھی، وہ ایک بہترین سافٹ ویئر انجینئر اور ایڈوائزر تھی، اس کے مشوروں کو کافی اہمیت دی جاتی تھی۔

وہ دونوں یونیورسٹی کے زمانے سے ایک ساتھ تھے، اتفاق ایسا تھا کہ انہیں ایک ہی جگہ جاب مل گئی، گریس جتنی قریب جیف کے تھی اتنی کسی کے نہیں تھی لیکن پھر بھی ان کے درمیان بہترین دوستی تو ہو سکتی تھی مگر محبت نہیں! نہ جانے کیوں وہ اپنے اندر اتنی ہمت نہیں رکھتا تھا کہ گریس سے اظہار کر سکے۔ کلوز ہونے کے باجود جیسے کوئی فاصلہ تھا یا شاید اس کے خفا ہو جانے کا خوف!

وہ ہمیشہ یہی سوچتا رہتا تھا کہ اگر گریس کسی اور کو پسند کرتی ہو گی تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا، وہ برداشت نہیں کر پائے گا، شاید کہیں نہ کہیں اسے یہ بھی لگتا تھا کہ اس کے جذبات یک طرفہ ہیں، گریس نے کبھی اسے اس نظر سے نہیں دیکھا تھا اور اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایسی کوئی بات کرے جس سے گریس اور اس کے درمیان کی دوستی متاثر ہو۔

اسی دوران آرتھر کا ان کے گروپ میں شامل ہونا اور گریس کے ساتھ بڑھتی بے تکلفی اسے مسلسل الارم دے رہی تھی، اس کا دل بار بار کہتا تھا کہ اسے ایک بار گریس سے بات کرنی چاہئے تا کہ وہ ساری زندگی کے پچھتاوے میں نہ رہ جائے۔

یک دم وہ کسی چیز سے زور سے ٹکرایا''

کہاں کھو گئے ہو؟'' گریس نے اسے سنبھالتے ہوئے کہا:

سامنے پلر تھا جسے وہ دیکھ نہیں سکا تھا، وہ سوچوں میں اس قدر گم ہو گیا تھا کہ لفٹ سے نکل کر بیسمنٹ میں داخل ہونے کا پتہ ہی نہیں چلا۔

وہ۔۔۔سسٹم اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس میں خرابی کے کوئی چانسز ممکن ہی نہیں تھے پھر اچانک کیا ہو گیا؟'' اس نے جلدی سے بات بنائی۔

شکر ہے تم نے سوچا تو سہی ورنہ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے تم ابھی بھی سو رہے ہو'' اس نے طنز کیا جس پر وہ ہنس پڑا۔

تمہارا غصہ ویسے تین گھنٹے سے پہلے اترتا نہیں ہے۔''

تمہیں اتنی پرفیکٹ کیلکولیشنز معلوم ہیں پھر بھی ہر بار غصہ دلاتے ہو'' وہ کہاں کسی سے کم تھی۔

میں معصوم تو سو رہا تھا، میڈم خود ہی میرے سر پر سوار ہوئی ہیں اور غصہ کئے جا رہی ہیں'' وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا جس پر گریس اچھا خاصا منہ بنا چکی تھی۔

وہ تینوں اب کمرے میں داخل ہو چکے تھے، یہ اس عمارت کے بیسمنٹ میں بنا چھوٹا سا آفس تھا جہاں وہ چاروں مل کر ڈی آئی کے لئے سافٹ ویئرز پر کام کرتے تھے، یہاں چار کمپیوٹر چار مختلف میزوں پر رکھے تھے اور ان کے سامنے کرسیاں براجمان تھیں، درمیان میں

ایک تھری ڈی پروجیکٹر رکھا ہوا تھا اور سامنے دیوار پر کامبیٹ کا سسٹم کھلا ہوا تھا، انہیں دیکھتے ہی ایک شخص اپنا کمپیوٹر چھوڑ کر تیزی سے ان کی طرف لپکا، یہ مائیک تھا، ان کا چوتھا ساتھی۔

تم لوگ کہاں رہ گئے تھے؟ میرے لئے سر کو سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا ہے، وہ بار بار جیف اور گریس کا پوچھ رہے ہیں اور بہت زیادہ پریشر ڈال رہے ہیں، میں نے اور آرتھر نے اسے ٹھیک کرنے کی کافی کوشش کی لیکن ہمیں ڈر تھا کہ ہماری ساری انسٹرکشنز کسی ایرر کی وجہ سے ضائع نہ ہو جائیں۔''

جیف اس کی بات ادھوری چھوڑ کر سامنے رکھے سپر کمپیوٹر کی طرف بڑھا، جہاں سے اس روم کے تمام کمپیوٹرز کو آپریٹ کیا جا رہا تھا۔

وہ چاروں مل کر کسی پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے، کئی مہینوں کی انتھک محنت کے بعد پچھلے ہفتے ہی اس کی ٹیم DI کے لئے ایک نیا سسٹم ڈیزائن کرنے میں کامیاب ہوئی تھی جس کا نام Combat تھا، یہ ایک قسم کے اے آئی سافٹ ویئر تھا، کسی بھی مشن کو پرفارم کرنے سے پہلے اسے اس سسٹم میں ڈمی کی صورت میں پیش کیا جاتا تھا، اس میں موجود سافٹ ویئر اس مشن کے ویک پوائنٹس کو اجاگر کرتا تھا اور دشمنوں کی جانب سے آنے والی جوابی کاروائیوں کو دکھاتا تھا جیسے جی ٹی فائیو کا گیم۔ اس کی مدد سے معلوم کیا جا سکتا تھا کہ دشمن کس کس راستے سے بدلہ لے سکتا ہے اور اس مشن کے کامیاب ہونے کے چانسز کتنے زیادہ ہیں؟ ایسا ایڈوانس سسٹم اب تک ایجاد نہیں ہوا تھا جو اصل زندگی میں ناکامی کے چانس کو نوے فیصد تک گھٹا دیتا تھا۔

اس کی کامیابی سے ڈیفنس مینجر بے حد خوش تھے اسی لئے جیف اور اس کی ٹیم کو اگلا کانٹریکٹ دے دیا گیا تھا لیکن اچانک سے کامبیٹ میں آنے والے وائرس کی وجہ سے ان

کی صلاحیتوں پر انگلیاں اٹھتی دکھائی دے رہی تھیں۔

کیا یہ ٹھیک ہو جائے گا؟'' گریس نے قریب آتے ہوئے پوچھا:

ایسا ہونا تو نہیں چاہیئے تھا، ہم نے اس سسٹم میں جس قسم کا سافٹ ویئر استعمال کیا ہے اس میں ایرر کا کوئی چانس نہیں ہے، تم جانتی تو ہو۔'' وہ تشویش بھرے لہجے میں بولا:

ہمیں پتہ لگانا ہو گا کہ اسے کس طرح آپریٹ کیا جا رہا تھا اور کون اسے آپریٹ کر رہا تھا؟'' آرتھر نے بھی ان دونوں کے نزدیک آتے ہوئے کہا:

مجھے ڈیفنس سیکریٹری سے ملنا ہے'' اس نے ٹیلی فون کان سے لگاتے ہوئے کسی کو ہدایت دی۔

دوسری طرف سے جواب پاتے ہی وہ لیپ ٹاپ اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں'' گریس بھی اس کے پیچھے پیچھے دروازے کی طرف لپکی۔

آرتھر گہری نگاہوں سے انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

کل کالج میں بھرپور انداز سے اس مشہور سنگر کا کانسرٹ منعقد کیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ یونی ورسٹی نہیں گیا تھا، اس نے انسٹاگرام پر فائقہ، جبریل اور آریان کی مشترکہ تصاویر دیکھی تھیں، انہوں نے انتہائی عجیب ڈریسنگ کی ہوئی تھی، فائقہ نے سلیولیس اسکرٹ پہنا تھا جو ٹخنوں سے کچھ اوپر تک تھا، اسے یہ دیکھ کر ہی شرم محسوس ہوئی، اسے افسوس ہو رہا تھا کہ مغربی کلچر جو پہلے ان کی تباہی کی وجہ بنا اب مسلمان امت کی بھی تباہی کا سبب بن رہا ہے۔ وہ دو سال سے ان سب کو سمجھا رہا تھا لیکن وہ اس کی بات پر رتی برابر توجہ نہیں دیتے تھے، جیسے جیسے ملک کے حالات بدترین ہو رہے تھے اسے اللہ کے عذاب سے خوف آنے لگا

تھا، اس دن پہلی مرتبہ اس نے جبریل سے اس لہجے میں بات کی تھی اور جبریل اب تک اس سے خفا تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ دوست کی ناراضگی سے بڑھ کر اللہ کی ناراضگی اہمیت رکھتی ہے۔

آدھی رات ہونے والی تھی، کل یونی ورسٹی میں کوئی خاص لیکچر نہیں تھا اسی وجہ سے اس نے گھر میں ہی ٹھہر کر ایگزامز کی تیاری کرنے کا سوچا، آخری سیمسٹر چل رہا تھا اور چند مہینے باقی بچے تھے، جس قسم کا وہاں کا ماحول تھا وہ انتہائی اہم لیکچرز لینے ہی یونی ورسٹی جاتا تھا۔

وہ اسائنمنٹ کی آخری چند لائنیں لکھ رہا تھا کہ فون کی رنگ ٹون نے اسے چونکا دیا، موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا تھا، وہ کرسی آگے کر کے اٹھا اور سائیڈ ٹیبل کے قریب آیا، جھک کر اسکرین پر نام دیکھا، یہ کوئی Unkown نمبر تھا، وہ ابھی کشمکش کا شکار تھا کہ فون بند ہو گیا، چند سیکنڈز بعد ایک میسج موصول ہوا۔

''اپنے گھر کے دروازے کے نیچے پڑی تصویر اٹھا لو۔''

وہ چونکا! اس نے گھڑی کی طرف دیکھا، رات کے گیارہ بج رہے تھے، کمرے کا دروازہ کھول کر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگا، صحن کو عبور کرنے کے بعد وہ دروازے کے سامنے جا کھڑا ہوا، اس نے محتاط نگاہوں سے اپنے چاروں طرف دیکھا پھر جھک کر دروازے کے نیچے ہاتھ ڈالا، وہاں واقعی ایک تصویر پڑی تھی، اسے اٹھانے کے بعد وہ صحن کے ایک کونے میں لگے روشن دان کے نزدیک آیا، جیسے ہی اس کی نگاہ تصویر پر پڑی وہ بری طرح گھبرا گیا!

یہ جبریل تھا جس کا چہرہ سوجا ہوا تھا، ہونٹ کے پاس سے خون نکل رہا تھا اور وہ رسیوں میں بندھا ہوا تھا، یہ دیکھ کر اس کا دل ہول گیا۔

اس نے تصویر الٹ پلٹ کر دیکھی، یک دم اسے اس انجان نمبر کا خیال آیا، وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا، اوپر پہنچ کر اس نے بدحواسی سے موبائل فون ڈھونڈا جو بستر پر پڑا ہوا مل گیا، اگلے ہی لمحے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کیا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا، اسی کے ساتھ اس نے جبریل کا نمبر ڈائیل کیا جو پاور آف تھا، تیز تیز چلتی سانسوں پر قابو پاتے ہوئے اس نے میسج ٹائپ کر کے انجان نمبر پر بھیج دیا۔

کون ہو تم؟

دوسری طرف سے فوراً جواب آیا:

تمہارا خیر خواہ!''

جبریل کہاں ہے؟''اس نے اگلا سوال پوچھا:

ہمارے پاس ہے، اب تک تو زندہ ہے۔'' دوسری طرف سے ملنے والے اس میسج نے اس کا دل دہلا دیا!

تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ بتاؤ ورنہ میں پولیس کو فون کرتا ہوں۔''

چند سیکنڈز بعد اسے ایک وائس نوٹ موصول ہوا، اس نے جلدی سے اسے پلے کیا، یہ جبریل کی آواز تھی جو درد سے چیخ رہا تھا، وہ لوگ اسے مار رہے تھے، روحان کو اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا!

یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو میرے دوست کے ساتھ؟''

پولیس کو فون کیا تو ان کے پہنچنے سے پہلے تمہارا دوست جہنم میں پہنچ جائے گا، بہتر ہے کہ میں جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو، بغیر کسی ہوشیاری کے!''

اس دھمکی آمیز میسج نے اس کے خوف میں مزید اضافہ کر دیا!

وہ کمرے میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا، اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟ جبریل کے ماں باپ کو بتائے یا پھر خود اس معاملے کو دیکھے!

چند لمحوں بعد اسے اس انجان نمبر سے ایک کال موصول ہوئی جسے اس نے پہلی بیل پر ہی اٹھالیا۔

ہیلو!''اس نے لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے کہا:

ہیلو مسٹر روحان! میں معیز بات کررہا ہوں۔'' دوسری طرف سے شوخ آواز میں کہا گیا، اسے یہ آواز کچھ شناسا سالگی لیکن ذہن پر زور دینے کے باوجود یاد نہیں آیا۔

کون معیز؟ میں نے پہچانا نہیں۔''

مجھے پہچان کر کیا کرو گے؟ سیدھا مدعے پر آتا ہوں۔'' دسری طرف سے اس بار ذرا سنجیدگی سے کہا گیا:

جبریل تمہارا گہرا دوست ہے نا، اس کی تصویر تو تمہیں مل ہی گئی ہوگی؟''

مگر تم کون ہو اور تمہارا جبریل سے کیا تعلق ہے اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟''اب کی بار وہ دبے دبے غصے سے بولا:

دوسری طرف سے ایک قہقہہ کی آواز بلند ہوئی۔

میرا اس سے تعلق......؟'' وہ دوبارہ ہنسا، اسے اس بندے کی دماغی حالت کچھ ٹھیک معلوم نہیں ہورہی تھی۔

اس نے ہمارے پیسے کھائے ہیں، پورے ایک لاکھ روپے!'' اس بات پر وہ بری طرح چونکا!

کک۔۔۔کیا مطلب؟

مطلب وطلب چھوڑ و، ایک پتہ دے رہا ہوں، ایک لاکھ روپے لے کر یہاں پہنچو اور تمہارے سامنے ایک کوڑے دان ہوگا، پیسوں کی تھیلی اس میں پھینک دینا، دائیں ہاتھ پر ایک لیٹر باکس موجود ہوگا، اس کے اندر ایک پرچی رکھی ہے، اس پر تمہارے دوست جبریل کا پتہ لکھا ہے، وہاں سے اپنے دوست کو اٹھا کر گھر لے جاؤ کیونکہ۔۔۔۔۔ ہمیں اپنے پیسوں سے غرض ہے، تمہارے دوست کا اچار نہیں ڈالنا ہے!''

ایک لاکھ روپے؟ اتنی بڑی رقم؟ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا؟ میں کیسے یقین کرلوں؟''

اسے محسوس ہوا کہ شاید کوئی اس سے مذاق کررہا ہے!

اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو میں نے تمہیں تمہارے چہیتے دوست کی جو تصویر بھیجی ہے اسے ایک بار پھر دیکھ لو، یقین آجائے تو اس پتے پر پیسے لے کر پہنچ جانا۔'' اسی کے ساتھ کال کٹ گئی۔

یا اللہ جبریل۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا:

اس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا اور بس ایک ہی جملے کو دہرا رہا تھا:

ایک لاکھ روپے لے کر فوراً وہاں پہنچو اس سے پہلے کہ۔۔۔۔ بہت دیر ہو جائے''

☆☆☆☆☆

وہ مینجمنٹ سے ملنے کے بعد دوبارہ بیسمنٹ میں بنے اپنے اس چھوٹے سے آفس میں جمع تھے، Combat کو آپریٹ کرنے میں کہیں کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی، اب صرف ایک ہی جواز رہ گیا تھا کہ کسی نے اس میں وائرس ڈلوایا ہے۔

لیکن ایسا کون کرسکتا ہے اور اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟'' گریس نے جیف کی بات پر غور کرتے ہوئے پوچھا:

یہ کام کسی اندر کے بندے کے ساتھ مل کر ہی کیا جا سکتا ہے، مجھے رشین انٹیلی جنس پر شک ہے کیونکہ ہمارے سیکیوریٹی سسٹم کو بریچ کرنا کسی اور ملک کے بس کی بات نہیں۔'' اس نے جواز پیش کیا:

تمہیں کیا وجہ سمجھ آئی؟'' آرتھر نے مائک سے پوچھا جو کئی گھنٹوں سے کامبیٹ کا سسٹم کھول کر بیٹھا ہوا تھا۔

مجھے جو وجہ معلوم ہوئی ہے وہ یہی ہے جو جیف کہہ رہا ہے، کسی نے اس میں جان بوجھ کر وائرس ڈلوایا ہے'' وہ کی بورڈ کی کچھ کیز دباتے ہوئے کہنے لگا:

اگر ہم اس وائرس کی تشخیص کر لیں تو اس تک پہنچنا آسان ہو جائے گا'' گریس بولی:

میں وہی کوشش کر رہا ہوں کہ کسی طرح اس کا آئی پی ایڈرس معلوم ہو جائے، پھر تو کام آسان ہے لیکن اس کا آئی پی ایڈرس معلوم ہی نہیں ہو رہا ہے'' وہ پورے کی بورڈ پر اپنی انگلیاں گھما رہا تھا، اسکرین پر بیک وقت کئی قسم کا ڈیٹا کھلا ہوا تھا، وہ سب پلک جھپکے بغیر اس کی طرف دیکھ رہے تھے، یک دم جیف چیخا!

اسٹاپ، اسٹاپ!'' وہ سہم کر پیچھے کو ہوا۔

کیا ہوا؟''

یہ ٹریپ ہے'' اس نے مائک کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے کہا اور خود کمپیوٹر کی طرف بڑھا، وہ سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے!

تم اسے نہیں ڈھونڈ سکتے ہو، یہ ڈارک ویب کے ذریعے ڈالا گیا ہے، اس کے آئی پی ایڈریس کی اگر تشخیص کرو گے تو یہ تمہارے کمپیوٹر کے ڈیٹا کو ہیک بھی کر سکتے ہیں۔''

مجھے لگتا ہے ان کا مقصد صرف ہمارے سافٹ ویئر کو خراب کرنا ہی نہیں بلکہ ہمارے

کمپیوٹرز میں گھسنا بھی ہے،ہمیں انتہائی شاطرانہ طریقے سے قدم اٹھانے ہوں گے'' آرتھر نے بھی جواباً کہا:

اب ہمارا اگلا قدم کیا ہوگا؟'' مائیک نے دبی ہوئی آواز میں پوچھا:

سب سے پہلے تو ہمیں اس تمام صورت حال کے بارے میں چیف آف سٹاف کو آگاہ کرنا ہوگا تاکہ ان کی طرف سے پریشر آنا بند ہو اور ہم کچھ سوچنے کے قابل ہو سکیں'' جیف نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا اور کرسی پر ڈھیر ہو گیا،شام چار بجے ان سب کو جیمز واشنگٹن کے ہمراہ پیش ہونا تھا۔

☆☆☆☆☆

بیٹا مگر تمہیں اتنی بڑی رقم ادھار کیوں چاہیئے؟'' وہ اس وقت ابا کے سامنے کھڑا التجا کر رہا تھا، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

آپ پلیز مجھ سے کوئی سوال نہ کریں،آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نا؟ کیا آج تک میں نے آپ کو شرمندہ کروایا؟ آپ بس یوں سمجھیں کہ کسی کی جان کا سوال ہے۔'' وہ جانتا تھا کہ ان سب باتوں کا کوئی سر پیر نہیں ہے، یک دم اٹھ کر پچاس ہزار روپے مانگنے پر اسے کوئی تو جواب دینا پڑے گا لیکن اس وقت اس کا دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا۔

وہ روحان کی ضد کے آگے بے بس ہو کر رہ گئے تھے،ان کے ذہن میں کئی سوال گھوم رہے تھے لیکن اس کے چہرے پر پھیلی امید اور التجا کے سامنے وہ ہار مان چکے تھے۔

ٹھیک ہے بیٹا! آج تک تم نے میرا سر جھکایا تو نہیں ہے،امید ہے آگے بھی نہیں جھکاؤ گے۔'' بے بسی سے کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھے، کچھ دیر بعد وہ ایک لفافہ اٹھائے روحان کے پاس لے آئے، یہ وہ پیسے تھے جو آج انہوں نے روزینہ بیگم کو گھر کے خرچے

کے لئے دینے تھے، ورنہ اتنی بڑی رقم گھر میں موجود ہونا ممکن نہیں تھا۔

اس نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا اور پیسے لئے تیزی سے باہر نکلا، لان کے ایک طرف چھوٹا سا پورچ بنا ہوا تھا جس میں گاڑی پارک تھی، چابی لگاتے ہی اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور مطلوبہ پتے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ چہرے پر ڈھیروں فکر لئے کھلے دروازے کو تک رہے تھے جہاں سے ابھی ابھی روحان باہر نکلا تھا، ان کا دل زور سے دھڑکا، نہ جانے وہ کس مصیبت میں گرفتار ہونے والا تھا !

یا اللہ میرے بیٹے کی حفاظت کر!'' انہوں نے نم آنکھوں سے زیرلب کہا:

☆☆☆☆☆

وہ جتنی تیز ڈرائیونگ کر سکتا تھا، کر رہا تھا، اس نے آج تک اس اسپیڈ سے گاڑی نہیں چلائی تھی لیکن فاصلہ تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، اس شخص نے جس کچرا کنڈی کا نام لیا تھا وہ اس کے گھر سے کافی دور تھی۔ اسی دوران اس نے کئی بار جبریل کا نمبر ڈائل کیا لیکن وہ مسلسل بند جا رہا تھا، اس سے اس کی تشویش میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا تھا، اسے اتنا تو یقین تھا کہ یہ کوئی مذاق نہیں ہے بلکہ جبریل واقعی بڑی مصیبت میں گرفتار ہے، وہ تصویر اور وائس میسج قطعاً جھوٹ نہیں ہو سکتے!

اس نے کئی بار وہ نمبر بھی ڈائل کیا جس سے اسے فون آیا تھا مگر وہاں سے اب کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔

تیس منٹ کی تیز ڈرائیو کے بعد وہ مطلوبہ جگہ پر پہنچ گیا، گاڑی سے اترتے ہوئے اس کا دل زور سے دھڑکا، راستے بھر وہ ان تمام دعاؤں کا ورد کر چکا تھا جو اسے یاد تھیں۔

اس نے اپنے اطراف میں نگاہ دوڑائی، سامنے ہی اسے ایک بڑی سی کچرا کنڈی نظر آ گئی، لفافے کو ایک تھیلی میں ڈالتے ہوئے اس نے کچرے کے قریب رکھ دیا، اب وہ لیٹر باکس ڈھونڈنے لگا، چند لمحوں بعد اسے اپنے دائیں جانب موجود ایک گھر کے نزدیک لیٹر باکس دکھائی دے گیا، وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا، اندر ہاتھ ڈالتے ہی اسے محسوس ہوا کہ یہ خالی ہے، یک دم اسے ایک کاغذ لیٹر باکس کی چھت پر چپکا ہوا محسوس ہوا، ہاتھ بڑھا کر اس نے کاغذ کو نوچ لیا، اس میں ایک پتہ لکھا تھا جو قریب ہی موجود ایک نہر کا تھا، ایک بار پھر اس کا دل زور سے دھڑکا، کیا جبریل صحیح سلامت ہوگا؟'' یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بھاگا۔

وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز ڈرائیو کرتے ہوئے دس منٹ بعد اس نہر کے قریب پہنچ گیا، یہاں چاروں طرف مکمل اندھیرا تھا، اس نے موبائل فون کی ٹارچ روشن کی، چند لمحے ادھر ادھر چکر کاٹنے کے بعد اسے جبریل نہر کنارے پڑا ہوا دکھائی دیا، اس کے ہاتھ اور پیر بندھے ہوئے تھے اور منہ میں بری طرح سے کپڑا ٹھونسا ہوا تھا۔

وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے منہ سے کپڑا نکال کر اسے رسیوں سے آزاد کیا، بمشکل گاڑی تک گھسیٹ کر لانے کے بعد اس نے پانی کی بوتل سے اس کے منہ میں چند قطرے ڈالے، چند لمحوں بعد اس کی سانسیں دوبارہ بحال ہونا شروع ہوئیں اور وہ بیٹھنے کے قابل ہو گیا۔

اس کی سیٹ بیلٹ باندھنے کے بعد وہ تیزی سے دوسری طرف کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا، اس کی حالت واقعی خراب تھی، شاید اس کی ٹانگ پر بھی چوٹ لگی تھی۔ روحان نے ایک دکھ بھری نگاہ اس پر ڈالی اور کسی لفظ کے تبادلے کے بغیر گاڑی کا رخ

جبریل کے گھر کی طرف موڑ دیا۔

☆☆☆☆☆

یہ چیف آف سٹاف جیمس واشنگٹن کا آفس تھا، قیمتی اور پر آسائش سامان سے مزیّن، جدید کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی سے آراستہ! وہ پریشانی کے عالم میں مستقل کمرے کا چکر کاٹ رہا تھا

یہ تو انتہائی عجیب بات ہے، میں حیران ہوں کہ ایسا کون کر سکتا ہے؟''

وہ سب وہاں رکھی کرسیوں پر براجمان غور و فکر میں مصروف تھے، سامنے تھری ڈی پروجیکٹر کی اسکرین پر Combat کا تمام سسٹم کھلا ہوا تھا، وہ اس کے ہر ہر گوشے پر غور کر چکے تھے اور نتیجہ یہ نکلا تھا کہ کسی اندر کے آدمی کی مدد کے بغیر اس سافٹ ویئر میں وائرس ڈالنا ناممکن ہے۔

تمام سی سی ٹی وی فوٹیجز کا معائنہ کرنے کے بعد بھی انہیں اس بات کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ جیمز اس وقت کافی تناؤ کا شکار لگ رہا تھا۔

سر آپ فکر نہ کریں، میں اسے جلد ٹھیک کر لوں گا'' بالآخر جیف نے کہا:

ٹھیک کرنا اہم نہیں ہے جیف! اہم اس دشمن سے آگاہ ہونا ہے جو ہمارے سسٹم میں گھسا ہے، ہم نے لاکھوں ڈالرز خرچ کر کے اسے بنایا تھا تا کہ دشمن کی ہر چال سے باخبر رہ سکیں اور وہ دشمن ہمارے ہی سسٹم میں گھس گیا ہے، کس قدر شرم کی بات ہے یہ!'' غصے سے جیمز کے دماغ کی رگیں پھڑ پھڑا رہی تھیں، وہ سب کن انکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

جیف، مائیک، آرتھر اور گریس۔۔۔۔۔

وہ ان سب کے قریب آیا اور بلند آواز میں بولا:

دو دن ! دو دن کے اندر اندر مجھے ایسا سافٹ ویئر بنا کر دو جو یہ معلوم کر سکے کہ یہ ہمارے کس دشمن کا کام ہے؟''

سخت الفاظ میں حکم سناتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا، وہ سب ایک دوسرے کا چہرہ تکتے رہ گئے!

☆☆☆☆☆

دماغ خراب ہو گیا ہے اس گنجے کا؟ سٹھیا گیا ہے یہ؟'' مائیک نے کوئی چیز زور سے دیوار پر مارتے ہوئے کہا:

دو دن، صرف دو دن کے اندر سافٹ ویئر چاہئے!'' آرتھر غصے سے نقل اتارتے ہوئے بولا:

سافٹ ویئر نہ ہو گیا کوئی ٹافی ہو گئی جو ابھی فیکٹری سے بن کر نکل آئے گی، مذاق سمجھا ہوا ہے ان لوگوں نے ہمارے کام کو؟ انہیں معلوم بھی ہے کہ صرف ایک چھوٹے سے سافٹ ویئر بنانے میں کس قدر محنت اور وقت درکار ہوتا ہے؟ وہ بھی امریکہ کی ڈیفنس انٹیلیجنس کے لئے!''

جیف تقریباً چیختے ہوئے بولا: پہلے ہی اسے اپنی آدھی نیند کی قربانی کا دکھ تھا، اب تو وہ بقیہ آدھی بھی ختم ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

یہ ڈیفنس انٹیلی جنس کے لوگ سو رہے ہیں؟ یہ ان کی نا اہلی ہے جو ہم بھگت رہے ہیں'' مائیک نے روہانسی آواز میں کہا: کچھ دیر قبل ہی وہ جیمز واشنگٹن کے آفس سے باہر آئے تھے اور اب وہ اپنے آفس میں موجود تھے۔

گائیز ریلیکس! میں جانتی ہوں کہ اتنے کم وقت میں کوئی چھوٹا سا سافٹ ویئر بنانا بھی

ممکن نہیں ہے مگر ایک چیز ہے جو ممکن ہے اور ہم کر سکتے ہیں!'' اب کی بار گریس نے انہیں اطمینان دلاتے ہوئے کہا: اس ساری سچویشن میں وہی تھی جو خاموش کھڑی سوچ رہی تھی، باقی سب اس وقت توپ کے گولے بنے ہوئے تھے۔

کیا؟؟؟ ان سب نے بیک وقت پوچھا:

ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وائرس کس نے اور کیسے ڈالا؟ ہم نے Combat کو بنایا ہے، ہمارے لئے یہ ہمارے بچوں جیسا ہے جس کی ہر کمزوری سے ہم واقف ہیں، کیوں نہ اسے دوبارہ اسٹڈی کیا جائے، مجھے یقین ہے کہ ہمیں کوئی نہ کوئی سراغ مل جائے گا جس کے ذریعے سے یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں وائرس کیسے آیا اور اس کے ذریعے سے سسٹم میں گھسنے کی کوشش کون کر رہا ہے؟''

گریس کی بات سے وہ لوگ کافی حد تک متفق دکھائی دے رہے تھے۔

مگر تم جانتی ہو کہ کل جب ہم نے اس کا آئی پی ایڈرس معلوم کرنے کی کوشش کی تھی تو جیف نے ہمیں منع کر دیا تھا'' مائیک بولا:

کوئی نہ کوئی طریقہ ہم ڈھونڈ ہی لیں گے، چلو اٹھو!'' گریس نے پر امید لہجے میں کہا:

اس کے فیصلے پر وہ سب سر جھکائے اٹھ کھڑے ہوئے، اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

☆☆☆☆☆

گاڑی کھلی اور کشادہ سڑکوں پر رواں دواں تھی، ان دونوں کے درمیان ابھی تک کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی، کچھ دور پہنچنے کے بعد روحان نے اپنے غصے کو دباتے ہوئے آہستگی سے پوچھا:

تم مجھے خود سب بتاؤ گے یا میں اپنے طریقے سے اگلواؤں اور تمہاری دوسری ٹانگ بھی

چلنے کے قابل نہ رہے؟''

جبریل جو کافی دیر سے شرمندہ بیٹھا تھا، اس کا سر مزید جھک گیا۔

کیا ہے یہ سب؟ مانا کہ تم اپنی جوانی انجوائے کرنا چاہتے ہو لیکن اس حد تک گر جاؤ گے اس کا مجھے واقعی اندازہ نہیں تھا، تمہیں معلوم بھی ہے کہ یہ دو گھنٹے کس قدر بھاری گزر رے ہیں مجھ پر؟ ہر لمحہ یہی محسوس ہو رہا تھا کہ آج تمہیں کھو دوں گا۔'' وہ آنکھوں میں آئی نمی کو پیتے ہوئے لہجے میں ہنوز سختی برقرار رکھے بول رہا تھا، ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں، جبریل اسے اپنی جان سے بڑھ کر عزیز تھا، یہ الگ بات تھی کہ ان کے درمیان آہستہ آہستہ ایک فاصلہ آ رہا تھا لیکن اس کی وجہ جبریل کا راستے سے بھٹک جانا تھا، اسے یہ بھی یاد آ گیا تھا کہ معیز کون ہے؟

مجھے معاف کر دو روحان! میں ۔۔۔ میں واقعی نہیں جانتا تھا کہ حالات اس حد تک خراب ہو جائیں گے کہ۔۔۔۔۔۔

کیا نہیں جانتے تھے تم؟'' اس نے تیز آواز میں جبریل کی بات کاٹی!

کیا نہیں جانتے تھے؟ یہ کہ تم ڈرگز لیتے رہو گے اور وہ کبھی تم سے پیسوں کا مطالبہ نہیں کریں گے؟''

وہ خاموش رہا۔

جبریل شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے یہ! سگریٹ تک تو میں نے برداشت کر لیا، ویپ بھی برداشت کر لی مگر تم ۔۔۔ تم ڈرگز پر بھی آ گئے؟ تم نے ایک ایسے گروپ سے دوستی کر لی جو یونی ورسٹی مین انڈر گراؤنڈ ڈرگز سپلائی کرتا تھا؟ وہ بے یقینی کی سی کیفیت میں کہہ رہا تھا۔

مجھے معاف کر دو روحان! میں نے حذیفہ کے کہنے پر صرف ایک بار ٹرائی کی تھی، اس نے مجھے اس کی لت لگوا دی۔''

وہ اپنے ہی ایک کلاس میٹ کا نام لیتے ہوئے بولا جو ایک انتہائی بگڑا ہوا اسٹوڈنٹ تھا۔

تم نے حذیفہ کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا؟'' اس کا منہ حیرت اور غصے سے کھلا کا کھلا رہ گیا!

م۔۔۔۔ مجھے معاف کر دو روحان! میں بہک گیا تھا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ چیزیں اس قدر خراب ہو جائیں گی!'' وہ سر جھکائے بول رہا تھا:

میں ان لوگوں سے ڈرگز لیتا گیا، شروع میں تو ابا سے بہانے کر کے پیسے لیتا رہا، پھر ابا نے اچانک پیسے دینا بند کر دیے کیونکہ انہیں لگ رہا تھا کہ میں کچھ زیادہ ہی خرچ کرنے لگا ہوں، پھر میں نے ادھار پر ڈرگز لینا شروع کر دی، جب مجھے کہیں سے پیسے ملتے میں انہیں دے دیتا لیکن ادھار اتنا بڑھ گیا کہ ایک دن میرے لئے اسے اتارنا ناممکن ہو گیا، جو ڈرگز وہ گروپ سپلائی کرتا ہے وہ کافی مہنگی ہیں، آہستہ آہستہ انہوں نے مجھے ڈرانا اور دھمکانا شروع کر دیا اور بالآخر نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔''

وہ صدمے کی سی کیفیت میں یہ سب سن رہا تھا۔

اور یہ سب کب سے چل رہا ہے؟''

چھ ماہ سے، چھ ماہ قبل جو ہماری فیئر ول پارٹی ہوئی تھی، لاسٹ سیمسٹر کے بیچ کے ساتھ، بس وہیں سے یہ سب شروع ہوا۔'' جبریل نے سر جھکا لیا۔

میں تمہیں دو سال سے سمجھا رہا ہوں جبریل کہ بعض آ جاؤ، تم نے بہت عیاشی کر لی ہے،

اب یہ آخری کے دو ماہ انسان بن کر گزار لو، اگر ماہی کو اس سب کی بھنک بھی پڑی تو تمہاری زندگی برباد ہو جائے گی، پھر روتے رہنا اس کے پیچھے" وہ انتہائی ناراضگی کے ساتھ بول رہا تھا۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد سے یہ تمام برے کام چھوڑ دوں گا اور یہ دو ماہ صرف پڑھائی کر کے گزاروں گا" اس کے لہجے میں مضبوطی تھی اور ایک عزم تھا۔

وہ سوچنے لگا کہ یہ انجوائمنٹ کے نام پر کالجز اور یونی ورسٹیز جس قسم کی پارٹیز منعقد کرتے ہیں نہ جانے اس میں کتنے نوجوان غلط راستوں پر لگ جاتے ہیں! کتنوں کی زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں، علم یہ تو نہیں جو جہل کی طرف دھکیلے، علم تو روشنی ہے جو انسان کو جہل کی پہچان کرنے کے لئے عطا کیا جاتا ہے۔

جبریل نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئندہ نہ سگریٹ پیئے گا، نہ ویپ اور نہ ہی کوئی اور ڈرگز! اس نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ وہ ان سب کو چھوڑنے کے لئے اپنی تھیراپی کروائے گا اور دوبارہ ان چیزوں کی طرف نہیں جائے گا لیکن ہر وہ سارا راستہ یہی سوچتا رہا تھا کہ کیا ہوتا اگر آج وہ جبریل کو بچانے نہ جاتا، کیا وہ زندہ بچ پاتا؟ کیا آج اس کا دوست اس کے برابر میں بیٹھا ہوتا؟

یہ سوچ ہی اس کا دل دہلا دینے کے لئے کافی تھی، وہ انتہائی بے بسی محسوس کر رہا تھا کہ اپنے دوست کو کیسے ان برائیوں سے باہر نکالے؟ ایک بار پھر وہ خواب اس کے اوپر غالب آنے لگا، بھڑکتی آگ اور جبریل کی چیخیں اسے سنائی دینے لگیں۔

ایک اور بھاری دن اپنے اختتام کو پہنچا تھا، جبریل کو گھر چھوڑنے کے بعد واپس آتے ہوئے وہ سارا راستہ خاموش آنسو بہاتا آیا تھا، اس کا دل ان نوجوانوں کے لئے رو رہا تھا جو

اپنے ہی اندر کے مسائل میں الجھ کر اس حد تک گر چکے ہیں کہ امت کے لئے یکجا ہونے کی طاقت ان میں بچی ہی نہیں ہے! آخر اس سب کا قصوروار کون ہے؟ یہ ادارے، معاشرہ یا غلط تربیت؟

☆☆☆☆☆

وہ آج صبح سے ہی مائیک کے ساتھ لیب میں موجود تھا، وہ دونوں کامبیٹ پر کام کر رہے تھے تا کہ کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ سکیں، گریس اور آرتھر کسی کام کے سلسلے میں کافی دیر سے باہر گئے ہوئے تھے اور اب تک لوٹ کر نہیں آئے تھے، وہ بار بار گھڑی کی طرف دیکھتا، اس کے چہرے پر نا گواری صاف محسوس کی جا سکتی تھی، آرتھر اسے گریس کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں تھا اور وہ دونوں پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے ساتھ تھے، بآخر تنگ وہ اٹھا اور بے چینی سے کمرے کا چکر کاٹنے لگا، اس کا دل اس وقت عجیب صورت حال کا شکار تھا اور نگاہیں مسلسل دروازے کی طرف مرکوز تھیں، مائیک نے بھی اس کی بے چینی محسوس کر لی تھی، وہ جانتا تھا کہ جیف گریس کو پسند کرتا ہے اور وہ اسے کئی بار سمجھا چکا تھا کہ اس سے پہلے کہ گریس کو کوئی اور پروپوز کرے، تمہیں اسے اپنے احساسات کے بارے میں بتا دینا چاہئے مگر وہ ہمت ہی نہیں کر پا رہا تھا۔

تم مجھے کیا دیکھ رہے ہو؟ کامبیٹ کو دیکھو' جیف نے مائک کے مسلسل دیکھنے پر چڑ کر کہا:

اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو اسے صاف صاف کہہ دو نا، مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا''

اسے جیف پر ترس آ رہا تھا۔

اگر مجھ میں اتنی ہمت ہوتی تو پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔'' بے چارگی سے کہتے ہوئے

وہ اس کے نزدیک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

تم نے کبھی اس کا غصہ دیکھا ہے؟ اور جب وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے گھورتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کھا جائے گی۔''

کم آن یار! وہ ایک لڑکی ہے، مرد بنو! مرد تو شیر کا بچہ ہوتا ہے اور تم تو اس وقت چوہے کے بچے سے بھی زیادہ ڈرپورک لگ رہے ہو۔''اس کے یوں مذاق اڑانے پر اس کا دل مزید خراب ہوگیا، اب اسے آرتھر اور گریس کے ساتھ ساتھ اس پر بھی غصہ آنے لگا تھا۔

بہتر ہے کہ تم کامبیٹ پر دھیان دو ورنہ چیف آف اسٹاف سے زیادہ میں تمہارے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہوں۔'' شہادت کی انگلی سے اسے وارن کرنے کے بعد وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمپیوٹر کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆

گریس اور آرتھر لفٹ سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہوئے، یہ DI کی اس وسیع بلڈنگ کا کنٹرول روم تھا جہاں بیٹھ کر پوری بلڈنگ کے ایک ایک کونے پر نظر رکھی جارہی تھی، یہاں موجود تمام ورکرز چوبیس گھنٹے اپنے کام میں جتے رہتے تھے، جتنا سخت کیمروں کا انتظام اس بلڈنگ میں تھا اتنا امریکہ کی کسی اور آرگنائزیشن میں نہیں تھا، انہیں یقین نہیں ہورہا تھا کہ کوئی اس قدر سخت سیکیورٹی کے باوجود بھی یہ کام کرسکتا ہے!

وہ انڈرگراؤنڈ ڈیفنس کنٹرول روم کا سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنا چاہتے تھے۔اس بلڈنگ میں بیسمنٹ کے نیچے بھی ایک انڈرگراؤنڈ کنٹرول روم بنا ہوا تھا جس کے بارے میں صرف چند خاص لوگوں کو معلوم تھا، اس کمرے تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اے فور سیکیورٹی کلیئرنس دستیاب تھے جو ابھی ان چاروں میں سے کسی کو نہیں مل سکی تھی، اس کمرے کی سی سی

ٹی وی فوٹیجز کسی بھی عام بندے کو نہیں دکھائی جا سکتی تھیں جب تک اس کے پاس پرمٹ نہ ہو، گریس اور آرتھر نے اپنے گلے میں لٹکے کارڈز کرسی پر بیٹھے اس شخص کی طرف بڑھائے۔

اگلے چند لمحوں بعد وہ دونوں اس شخص کے کمپیوٹر پر جھکے ہوئے تھے جس کا نام Dezey Carnor تھا، وہ ان دونوں کو پچھلے دو دنوں کی فوٹیجز دکھا رہا تھا جس میں اب تک انہیں کوئی خاطر خواہ سراغ نہیں مل سکا تھا، وائرس کی وجہ سے سسٹم کے رک جانے پر ورکرز کے آپریٹنگ روم سے اٹھ کر باہر آنے کے مناظر موجود تھے لیکن اس سے پہلے کئی گھنٹوں تک ورکرز کے درمیان کسی قسم کی کوئی پیش رفت نہیں دیکھی گئی تھی، سب نارمل انداز میں اپنا کام کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

یک دم گریس کی نظر کسی چیز پر پڑی۔

ریکارڈنگ روکو!'' اس نے تیزی سے کہا:

ریوائنڈ کرو'' وہ نگاہیں مکمل طور پر کمپیوٹر پر مرکوز کئے ہوئے بولی: آرتھر کچھ سمجھنے سے قاصر تھا۔

بس بس یہیں اسٹاپ کرو، پانچ سیکنڈ پیچھے جاؤ اور زوم کرو۔''

ڈیزی اس کی انسٹرکشنز کے مطابق عمل کرنے لگا۔

یہ دیکھو آرتھر!'' اس نے اسکرین پر پاز کی ہوئی تصویر کی طرف اشارہ کیا جو ایک سپر کمپیوٹر کی تصویر تھی جس کے سامنے ملٹری کا لباس پہنے ایک شخص بیٹھا اسے آپریٹ کر رہا تھا، اس میں ایک میپ کھلا ہوا تھا اور اس میپ میں کچھ نام لال رنگ کے گول نشان کے ساتھ ہائیلائٹ تھے، ان نشانات کو مزید زوم کرنے سے انہیں دکھائی دیا کہ وہ کچھ شہروں کے نام ہیں۔

کابل، غزنی، عمّان، صنعاء، دمشق'' وہ ریڈ سرکل میں موجود شہروں کے نام پڑھ رہی تھی۔

میں کچھ سمجھا نہیں!'' وہ ابھی بھی کنفیوزڈ دکھائی دے رہا تھا۔

شکریہ ڈیزی! ہمیں وہ مطلوبہ معلومات نہیں مل سکیں، دوبارہ تمہاری ضرورت پڑی تو بتادوں گی۔'' وہ تیزی سے کہتی ہوئی آفس سے باہر نکلی، وہ بھی سوالیہ نگاہیں لئے اس کے پیچھے پیچھے باہر چلا آیا۔

یہ سب کچھ کیا تھا؟ اور تم کیا سوچ رہی ہو؟'' وہ دونوں کوریڈور میں تیز تیز چل رہے تھے۔

کیا تم نے وہ دیکھا جو میں نے دیکھا؟'' گریس عجیب سے لہجے میں بولی:

کیا مطلب؟ وہ شہر جن کے نام تم پڑھ رہی تھیں، ان میں ایسا کیا تھا؟'' وہ اب بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

یک دم گریس رکی اور اس کی طرف پلٹی۔

آرتھر! وہ کمپیوٹر جس کو زوم کر کے ابھی میں نے تمہیں دکھایا، وہ کنٹرول روم کے کمپیوٹرز ہیں اور اس اسکرین پر جو شہر ہمیں نظر آرہے تھے انہیں یہ لوگ ٹارگٹ کررہے ہیں، تم نے وہ لفظ پڑھا جو میپ کے ایک کارنر پر بار بار دکھائی دے رہا تھا؟'' گریس آہستگی سے بول رہی تھی۔

ہاں! وہاں بار بار ایک لفظ ابھر رہا تھا، ٹارگٹ!'' وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا:

تم اگر غور کرو تو انہی شہروں میں اس وقت جنگ چل رہی ہے، اس سب کا کیا مطلب ہوسکتا ہے''؟ وہ ہاتھ سے پیشانی کو مسلسل سہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔

مطلب کہ ہماری ملٹری اس میں انوالو ہے؟'' آرتھر نے آہستگی سے پوچھا:

پتہ نہیں مگر مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے، کامبیٹ میں وائرس آجانا اور پھر سی سی ٹی وی فوٹیج میں وہ سب دکھائی دینا کچھ عجیب نہیں ہے؟''

تم کیا کہنا چاہتی ہو کہ ہماری ملٹری اور انٹیلی جنس غلط کاموں میں ملوث ہے، ایسے کام جس میں بے گناہ لوگوں کی جانیں ضائع ہورہی ہیں؟'' وہ بے یقینی سے بولا: گریس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاید! یا کچھ اور بات بھی ہوسکتی ہے، جو بھی ہو ہمیں یہ سب کچھ مائیک اور جیف کو بتانا ہوگا۔'' وہ بولی:

لفٹ آچکی تھی، وہ دونوں لفٹ میں داخل ہوگئے، ان کارخ بیسمنٹ کی طرف تھا۔

☆☆☆☆☆

لیکچر ختم کر کے وہ کلاس روم سے باہر نکلا ہی تھا کہ جبریل کو اپنا منتظر پایا، آج وہ دو دن بعد یونی ورسٹی آیا تھا، اس کے زخموں میں اب کافی بہتری آچکی تھی، سوجن بھی کم ہوچکی تھی اور وہ پہلے سے کافی اچھی حالت میں نظر آرہا تھا، پینٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ مسلسل زمین کو گھورے جارہا تھا، روحان اس کے قریب گیا اور ہلکا سا کھنکھارا۔

کیسی طبیعت ہے تمہاری؟ ایک ہفتہ تو آرام کرتے۔''

پہلے سے بہت بہتر، آج ایک ضروری اسائنمنٹ جمع کروانا تھا اس لئے آنا پڑا۔'' جبریل کے منہ سے اسائنمنٹ کا سن کر وہ کافی حیران ہوا!

خیریت؟ کیا انہوں نے سر پر بھی مارا تھا؟''

اس سوال پر اس کا اچھا خاصا منہ بن گیا۔

کب تک تم میرا مذاق اڑاتے رہو گے؟''

جب تک تم واقعی سدھر نہیں جاتے، ورنہ میں یہ بات فائقہ کو جا کر بتا دوں گا کہ تمہیں چند لڑکوں نے مل کر پیٹا تھا اور پھر تم جانتے ہی ہو، فائقہ سے پوری یونیورسٹی کو معلوم ہونے میں صرف ایک دن لگے گا۔'' روحان نے انگلی اٹھاتے ہوئے دھمکی آمیز انداز میں کہا جس پر وہ ہنس پڑا۔

تو تم اپنے بچپن کے دوست کے ساتھ ایسا کرو گے؟''

جی اور بہت خوشی کے ساتھ!'' وہ دونوں اب ایک دوسرے کو چھیڑتے ہوئے گراؤنڈ کی طرف جا رہے تھے۔

کیسی رہی آج کی کلاس؟'' جبریل نے یک دم موضوع کا رخ موڑا

تمہارے ارسطو کی تھی، کیسی ہوگی؟'' اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز تھا۔

میرا مطلب تمہاری پسندیدہ کلاس ہے، یقیناً اچھی رہی ہوگی۔'' اس نے شرمندگی سے سر جھکائے کہا:

ہاں! مگر تمہیں یہ خیال کیسے آ گیا؟ آج میری کلاس کا مذاق نہیں اڑاؤ گے؟''

اس کی بات پر جبریل ہلکا سا ہنس دیا۔

نہیں! آج کے بعد سے تمہارے کسی پروفیسر کا مذاق نہیں اڑاؤں گا۔''

اور اس بات پر کب تک قائم رہو گے؟'' اس نے بھی اسی لہجے میں پوچھا:

ہمیشہ ان شاءاللہ!'' وہ مضبوط لہجے میں بولا: روحان اس کی بات پر کچھ حیران ہوا!

اور یہ بدلاؤ کیسے؟''

بس اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اب سے ویسا ہی بنوں گا جیسا تم مجھے بنانا چاہتے

تھے اور ماہی، وہ بھی تو یہی چاہتی ہے۔'' ماہی کے نام پر وہ دھیما سا مسکرا دیا۔

وہ حیران تھا مگر بظاہر اس نے اپنی حیرت چھپائے رکھی، اسی دوران وہ یونی ورسٹی کے گراؤنڈ کے ایک کنارے پر بنی اس چھوٹی سی مسجد کی طرف آ گئے۔ جبریل تو شاید ہی اس طرف پہلے کبھی آیا ہو مگر وہ روزانہ یہاں نماز پڑھتا تھا۔

اچھا میں نماز پڑھ کے آتا ہوں، تم یہیں رکو گے یا ساتھ چلو گے؟'' روحان نے جوتے کے تسمے کھولتے ہوئے پوچھا:

اس کے سوال پر وہ تھوڑا سا جھجکا!

میں جانا تو چاہتا ہوں لیکن میں نے پچھلے چھ ماہ سے کوئی نماز نہیں پڑھی اسی لئے میں سبق بھول چکا ہوں۔''

جبریل کے اس اعتراف پر اس کا دل زخمی ہو گیا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے کوئی بھی نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' وضو خانے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے پوچھا:

پتہ نہیں، بس میرا دل ہی نہیں کرتا تھا، ایسا لگتا تھا جیسے میرے دل اور دماغ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جاتی ہے جو مجھے نماز نہیں پڑھنے دیتی۔'' وضو خانے میں بنی سلیب پر بیٹھتے ہوئے وہ بول رہا تھا۔

کئی بار میں نے کوشش کی لیکن کوئی نہ کوئی رکاوٹ آ جاتی تھی، کل میں نے پہلی بار عشاء کی نماز پڑھی۔''

وضو کے لئے آستینیں چڑھاتے ہوئے روحان ایک لمحے کو رکا اور اس کی طرف گردن موڑ کر پوچھا:

کیا کل تمہارا نماز میں دل لگا تھا؟''

اس کے سوال پر جبریل نے خلا میں دیکھتے ہوئے کہا:

ہاں! مجھے سبق بھول گیا ہے لیکن صرف کھڑے رہنے اور رکوع وسجدہ کرنے میں ہی اتنی لذت محسوس ہورہی تھی کہ جیسے یہ میری پہلی اور آخری نماز ہو، صبح میں نے فجر بھی پڑھی، قضا ہوگئی لیکن پڑھی ضرور تھی۔''

جبریل! تمہیں پتہ ہے ایک نماز دوسری نماز کی توفیق دیتی ہے اور اگر ہمیں نمازوں کی توفیق نہیں ہورہی ہوتی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری روٹین میں کوئی ایسا کبیرہ گناہ شامل ہو چکا ہے جس کا بوجھ بہت زیادہ ہے، وہ ہمارے دل کے اطراف دیوار بن کے کھڑا ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے نیک کاموں سے جی اکتانے لگتا ہے اور برائی کی طرف رجحان بڑھ جاتا ہے۔جس طرح ایک نیکی دوسری نیکی کو دعوت دیتی ہے اسی طرح ایک برائی بھی دوسری برائی کو اپنی طرف کھینچتی ہے، پہلے انسان صرف سگریٹ پیتا ہے اور پھر وہ ڈرگز بھی لینے لگ جاتا ہے۔''

وہ حیرت سے روحان کی بات سن رہا تھا، پچھلے چھ ماہ سے اس کا یہی تو حال تھا۔

تمہیں پتہ ہے روحان! ان چھ ماہ میں میرا دل ہر برائی کی طرف مائل ہوا، ڈرگز لیتا تو گانے سننے کو بھی جی چاہتا، کانسرٹس میں جانے کو بھی دل کرتا، لڑکیوں سے دوستیاں بھی بڑھ گئی تھیں اور ہر نیکی جیسے مجھ سے دور بھاگ جاتی تھی ، یہاں تک کہ اگر میں کوئی اچھائی کرنا بھی چاہتا تو اس میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی۔''

اس کی بات پر روحان نے کہا:

ہمارے گناہ ایک بیریئر کی طرح ہوتے ہیں، جتنا زیادہ ہم انہیں کرنے لگتے ہیں اتنے

ہی زیادہ بیریئر ہمارے دل کے چاروں اطراف لگنے لگتے ہیں، پھر کوئی بھی خیر اندر داخل نہیں ہو پاتی اور کسی نصیحت کا بھی اثر نہیں ہوتا۔'' اسی وقت اس پر بھی یہ انکشاف ہوا کہ آخر کوئی بھی نصیحت جبریل پر کیوں اثر نہیں کرتی تھی؟ کیونکہ اس کے گناہ ان نصیحتوں کو پیچھے دھکیل رہے تھے اور دل تک پہنچنے ہی نہیں دے رہے تھے۔

آج ان دونوں نے ایک ساتھ وضو کیا، ہر پانی کی چھینٹ کے ساتھ ان کے گناہ بھی گر کر جھڑ رہے تھے، اس لمحے اسے یہ بھی احساس ہوا کہ جب ہم وضو جیسی پاکیزہ چیز سے دور رہتے ہیں تو ہمارے گناہ بھی ہم سے دیمک کی طرح چمٹے رہتے ہیں اور ہمیں میلا کر دیتے ہیں۔

چلو ساتھ چلتے ہیں!'' اس نے ہاتھ بڑھا کر جبریل کا ہاتھ تھاما۔

آجاؤ!'' اس نے بھی دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور مسجد کی دہلیز پر پہلا قدم رکھ دیا۔

وہ آج بہت خوش تھا کہ اسے اپنا پرانا دوست واپس مل گیا تھا لیکن زندگی امتحانات کا نام ہوتی ہے، ان کی قسمت میں بھی ابھی کئی امتحان باقی تھے۔

☆☆☆☆☆

شام کے سائے ہر سو پھیل چکے تھے اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں، اگلے ماہ واشنگٹن میں برف باری کا امکان تھا، گریس اور آرتھر کافی دیر سے آئے تھے، تب تک وہ ڈی آئی کے کسی کام کے سلسلے میں آفس سے نکل چکا تھا، آج کا دن جیف کے لئے کافی برا رہا تھا، اس وقت وہ اپنے کچن کے کاؤنٹر سلیب کے سامنے کرسی رکھے بیٹھا تھا، پلیٹ میں نوڈلز رکھے ہوئے تھے جسے وہ کانٹے سے اٹھا کر کھا رہا تھا، اس کی نگاہیں مسلسل لیپ ٹاپ کی اسکرین پر مرکوز تھیں، دو دن ہو چکے تھے لیکن وائرس کی تشخیص کرنے سے وہ قاصر تھے، اسے

اپنے مستقبل کی فکر بھی ستا رہی تھی کیونکہ ان کی صلاحیتیں اس وقت مکمل طور پر مشکوک ہو چکی تھیں۔

یک دم اسے پرائیویٹ سرور پر ایک میسج موصول ہوا، اس سرور کا نام TOR تھا جسے چند سال پہلے US Naval Research Laboratory میں کام کرنے والے تین ایمپلائیز نے مل کر بنایا تھا، اس سافٹ ویئر کو بنانے کا مقصد یو ایس انٹیلی جنس کے ڈیٹا کو محفوظ کرنا تھا، رفتہ رفتہ یہ ٹور مقبول ہوتا گیا اور ہر بڑی کمپنی نے اپنے ڈیٹا کو محفوظ کرنے کی غرض سے اسی براؤزر کا استعمال شروع کر دیا، ٹور اور ڈارک ویب کا آپس میں کافی گہرا تعلق تھا، فرق صرف اتنا تھا کہ ڈارک ویب زیادہ تر جرائم کے لئے استعمال ہو رہا تھا اور ٹور کمپنیوں کا ڈیٹا اور پرائیویسی کو محفوظ رکھنے کے لئے استعمال ہو رہا تھا۔

ڈیفنس انٹیلی جنس میں کام کرنے والے تمام ایمپلائیز اسی براؤزر کا استعمال کرتے تھے، وہ چاروں بھی اہم بات چیت کے لئے اسی کا استعمال کرتے تھے، یہاں کسی کے نمبر یا آئی پی ایڈریس کو کھوجنا انتہائی مشکل تھا۔

اس نے چیٹ روم کھولا، وہاں ایک میسج تھا۔

مجھے معلوم ہے کہ Combat میں کس نے وائرس ڈالا ہے؟''

یہ پڑھتے ہی وہ بری طرح چونکا، ڈیفنس انٹیلی جنس ایجنسیز میں رازداری ایک بہت اہم چیز تھی، لوگ اپنی جان تو دے دیتے تھے لیکن سینے میں دفن راز کبھی نہیں اگلتے تھے، وائرس کے بارے میں ان کے بعد صرف جیمز واشنگٹن اور اس کی ٹیم کو ہی معلوم تھا، پھر یہ کون ہوسکتا ہے؟ وہ حیرت سے سوچنے لگا!

تم کون ہو؟ اور کس بارے میں بات کر رہے ہو؟'' اس نے انجان بنتے ہوئے میسج کیا۔

میں ایک خیر خواہ ہوں اور میرے کئی خفیہ ذرائع ہیں جہاں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے بنائے گئے سسٹم میں وائرس آ چکا ہے۔''

اگلے میسج کو پڑھ کر وہ کچھ پریشان ہو گیا، کچھ لمحے سوچنے کے بعد اس نے ٹائپ کیا:

میں نہیں جانتا کہ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو؟''

تم بہت اچھی طرح سے جانتے ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں جیف اینڈرسن!''

اپنا مکمل نام پڑھ کر وہ ایک بار پھر چونک گیا! اب کی بار اس نے محتاط انداز میں میسج لکھا:

تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟''

یہ ہوئی نا کام کی بات! میں تم سے ملنا چاہتا ہوں لیکن اکیلے، میری بھیجی ہوئی لوکیشن پر کل شام پانچ بجے پہنچ جانا۔'' ایک اور نوٹیفکیشن موصول ہوا۔

لیکن میں تمہاری بات کیوں مانوں؟'' اس نے اگلا میسج لکھا۔

دیکھو! وائرس تمہارے بنائے گئے سسٹم میں آیا ہے، اگر تم نے اس شخص کو نہ ڈھونڈا جس نے وائرس ڈالا ہے تو تم اور تمہاری ٹیم نا کردہ جرم میں پھنس جائے گی، آگے تم خود سمجھدار ہو۔''

اس دھمکی آمیز میسج نے اسے پہلی بار خوف زدہ کر دیا۔ کیا کوئی اسے پھنسا رہا تھا یا پھر یہ اس کا کوئی دشمن تھا؟ کیا اسے وہاں اکیلے جانا چاہئے یا پھر باقیوں سے مشورہ کرنا چاہئے؟'' وہ ابھی انہی سوالوں کے متعلق سوچ رہا تھا کہ ایک آخری میسج موصول ہوا جس میں ملنے کے لئے جگہ کا نام لکھا تھا، یہ ورجینیا اور واشنگٹن کے درمیان والا پل تھا۔

اس پتے پر پہنچ جانا، یاد رکھنا کسی بھی ہوشیاری کی صورت میں انجام کے ذمے دار تم خود ہو گے۔

☆☆☆☆☆

صبح کے دس بج رہے تھے، جبریل کی ایک اہم کلاس تھی جسے اٹینڈ کرنے وہ آج یونی ورسٹی آیا تھا، پچھلے چھ ماہ میں اس نے اپنا بہت وقت ضائع کرلیا تھا اور جی پی اے بھی کافی نیچے گرا ہوا تھا، اسے اب یہ آخری سیمسٹر ہر حال میں بہترین گریڈز سے پاس کرنا تھا، روحان کا آج آف تھا اسی لئے کلاس لینے کے بعد وہ اکیلے ہی کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گیا۔

اس دن کے واقعے کے بعد سے اس نے اب تک دوبارہ ڈرگز نہیں خریدی تھیں، پڑھائی میں مصروف ہوجانے کی وجہ سے فائقہ اور آریان سے بھی ملاقات کم ہونے لگی تھی، وہ یونی ورسٹی کے ایک مشہور سائیکولوجسٹ سے اس عادت کو چھوڑنے کے لئے تھراپی بھی کروا رہا تھا، ان کا نام سر عدنان صدیقی تھا جو کافی ملنسار اور نرم مزاج رکھنے والے پروفیسر تھے۔ روحان کی مدد سے وہ اب دن میں کم از کم تین نمازیں پڑھنے لگا تھا تاکہ اپنے دل کے اطراف لگے بیریئرز کو توڑ سکے لیکن یہ سب کچھ کافی مشکل تھا، کبھی کبھی اس کا دل باغی ہونے لگتا اور وہ یک دم ہر چیز سے اکتاہٹ سی محسوس کرتا، شیطان اس پر حاوی ہونے لگ جاتا تو وہ اپنے ذہن کو کسی اور چیز میں الجھانے کی کوشش کرنے لگتا۔

کچھ دیر بعد شاپ سے کافی کا کپ اور سینڈوِش لے کر وہ کیفے ٹیریا میں ہی بیٹھ گیا، سامنے یونی ورسٹی کا وسیع گراؤنڈ دکھائی دے رہا تھا جس میں ہر طرف چہل پہل دکھائی تھی۔ کل رات تیز بارش ہوئی تھی لیکن اس وقت آسمان صاف تھا، بادل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے، وہ اس منظر کو دیکھتے ہوئے کہیں کھویا ہوا تھا کہ یک دم

اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا، وہ چونک کر پلٹا!

حذیفہ تم؟''

اس یونی ورسٹی کا سب سے ہاٹ لڑکا اس وقت اکیلے بیٹھا لنچ کر رہا ہے؟ چچ چچ بڑے افسوس کی بات ہے!'' وہ کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں بولا:

ارے نہیں بس ذرا جلدی میں ہوں!'' اس نے خطرے کی گھنٹی محسوس کرتے ہوئے جان چھڑانے والے انداز میں کہا: یہ حذیفہ ہی تھا جو اسے ڈرگز کی طرف لایا تھا اور اسے دوبارہ اپنے کمزور نفس پر بالکل اعتبار نہیں تھا۔

کم آن یار! تجھے کس بات کی جلدی ہے، بیٹھ!'' اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر حذیفہ نے کہا تو وہ مروتاً بیٹھ گیا۔

تجھے ایک چیز دکھانی ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنے اطراف ایک نگاہ گھمائی اور جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کوئی شے باہر نکالی، یہ ایک چھوٹی سی تھیلی تھی جس میں سفید رنگ کا کوئی سفوف تھا۔

یہ کیا ہے؟'' جبریل نے ابرو اچکا کر پوچھا:

یہ امپورٹڈ کوکین ہے جو ساؤتھ امریکہ سے امپورٹ ہو کر آئی ہے، یہ اتنی چھوٹی سی تھیلی پورے پچاس ہزار روپے کی ہے۔'' اس نے پر جوش لہجے میں آہستگی سے کہا:

پچاس ہزار؟ جبریل کی آنکھیں حیرت سے باہر کو آ گئیں!

ہاں! لیکن کیا چس ہے اس کی اُفف......مزہ ہی آ جائے گا!'' حذیفہ کی بات پر اسے بھی تجسس ہوا، آخر اس میں ایسا کیا ہے جو پچاس ہزار کی ہے؟

نفس ایک بار پھر کمزور پڑنے لگا، شیطان ابھی اس پر حاوی ہونے ہی والا تھا کہ اسے

اپنے کانوں میں روحان کے جملے گونجتے سنائی دیے، کچھ پروفیسر عدنان کی تھراپی کا اثر بھی باقی تھا، وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور اپنا بیگ سمیٹنے لگا۔

معذرت کے ساتھ! میں یہ افورڈ نہیں کر سکتا، تم کسی اور کو دکھا دو۔''

اس کے جواب پر وہ کچھ مایوس ہوا لیکن اس کے پاس بھی کمان میں ابھی کئی تیر باقی تھے۔

کوئی بات نہیں! یہ کامپلیمینٹری ہے، تم اس میں سے تھوڑا سا لے سکتے ہو، پسند آئے تو ڈیل کر لیں گے، اسپیشل ڈسکاؤنٹ دلواؤں گا تمہیں معیز سے!''

اس یونی ورسٹی میں انڈر گراؤنڈ ڈرگز سپلائی کرنے والے گروپ کا لیڈر معیز تھا، حذیفہ جیسے کئی طلبہ، جن کے لئے یونی ورسٹی صرف ایک تفریح گاہ تھی، اس گینگ کا حصہ بن چکے تھے، ان کا کام شکار پکڑنا اور انہیں امپورٹڈ ڈرگز بیچنا تھا جو پاکستان میں آسانی سے نہیں مل سکتی تھیں، کبھی کبھی تو وہ حیران ہوتا تھا کہ آخر ان کے پاس یہ لاکھوں کی ڈرگز آتی کہاں سے ہیں؟

نہیں! مجھے فی الحال ٹیسٹ بھی نہیں کرنی، جب چاہئے ہوگی تو میں تمہیں کہہ دوں گا۔''

یہ کہہ کر وہ اپنی جان بچا کر کسی طرح وہاں سے نکل آیا، ابھی اس کے اوپر روحان کا ایک لاکھ کا قرضہ تھا، وہ مزید مقروض ہونا افورڈ نہیں کر سکتا تھا، وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اس نے ایک بار پھر اسے ٹرائی کیا تو پھر وہ اپنے نفس کو روک نہیں پائے گا۔

☆☆☆☆☆

وہ چاروں اس وقت آفس میں موجود تھے، جیف نے انہیں کل رات والا قصہ سنا دیا تھا جس کے بعد وہ بھی عجیب کشمکش کا شکار ہو چکے تھے، گریس تو سرے سے ہی انکار کر رہی تھی

لیکن مائیک اور آرتھر سوچ میں پڑ گئے تھے۔

اس میں سوچنے جیسا کچھ بھی نہیں ہے گائیز! ہم کسی بھی قیمت پر جیف کو اکیلے نہیں جانے دے سکتے۔'' وہ قدرے چڑ کر بولی:

لیکن وہ شخص جانتا ہے کہ کامبیٹ میں وائرس کس نے ڈالا ہے؟ اگر ہم نے پتہ نہ لگایا تو جیمز واشنگٹن ہمیں زندہ دفنا دے گا، یہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے!''

جیف نے اپنا پوائنٹ رکھا۔

بات تو ٹھیک ہے، مل لینے میں کیا حرج ہے؟'' آرتھر بولا:

کیا مطلب ہے تمہارا؟ تمہیں یہ کوئی ڈیٹ لگ رہی ہے؟ تم سب کا دماغ خراب ہو چکا ہے؟'' وہ کافی زیادہ خفا دکھائی دے رہی تھی

وہ شخص کون ہے؟ کیا ارادے رکھتا ہے اور کتنا خطرناک ہو سکتا ہے ہمیں معلوم نہیں ہے! '' گریس بلند آواز میں بولے جا رہی تھی، اسے نہ جانے کیوں وہ تینوں اس وقت دنیا کے بے وقوف ترین انسان لگ رہے تھے۔

گریس ریلیکس!'' جیف نے اسے دونوں کندھوں سے پکڑتے ہوئے کہا:

دیکھو! وہ شخص جو بھی ہے، میری جان نہیں لینا چاہتا ہے، اگر ایسا ہوتا تو وہ مجھے پبلک پلیس پر نہیں بلاتا، اس شخص کو ہم سے کوئی اور مطلب ہے اور ہمیں بھی اس سے مطلب ہے، ڈیل بری نہیں ہے لیکن پھر بھی!'' وہ گریس کا منہ کھلتا دیکھ کر فوراً بولا:

پھر بھی سیف سائیڈ کے لئے میں اپنے کان میں یہ آلہ فٹ کر لیتا ہوں جس سے تم لوگوں کو میری اس شخص کے ساتھ ہونے والی گفتگو سنائی دے گی۔'' اس نے ایک چھوٹی سی Hearing ڈیوائس کو اپنے ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہا: یہ یو ایس کی ایک ٹیکنالوجی تھی جس

کے ذریعے وہ دو لوگوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سن سکتے تھے۔

اس کی بات پر وہ کچھ حد تک مطمئن ہو چکی تھی لیکن اس کے دل میں ایک انجانا سا خوف اب بھی موجود تھا، وہ چاروں اب اپنے اپنے کمپیوٹر کے آگے بیٹھ چکے تھے کیونکہ انہیں شام پانچ بجے سے پہلے آفس کا کام مکمل کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ جب سے گھر آیا تھا اس کا دل بے چین تھا، بار بار شیطان اس پر حملہ آور ہو رہا تھا، پچھلے چھ ماہ ڈرگز لینے کے باعث اس کی قوت مدافعت کافی کم ہو چکی تھی جس کی وجہ سے وہ نہ صرف جسمانی طور پر کمزور ہو رہا تھا بلکہ ذہنی طور پر بھی کافی کمزور ہو چکا تھا، کچھ دیر یوں ہی بیٹھے رہنے کے بعد اس نے روحان کا نمبر ڈائل کیا، چوتھی بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔

السلام علیکم جبریل! کیسے ہو؟'' روحان کی خوش باش آواز اس کے کانوں میں گونجی!

میں ٹھیک ہوں، تم کیسے ہو؟'' اس کے لہجے میں اداسی تھی جسے روحان نے فوراً محسوس کر لیا، اگلے ہی لمحے اس نے پوچھا:

کیا ہوا، سب خیریت؟ تم ٹھیک تو ہو؟''

ہوں۔۔۔۔بس ویسے ہی'' وہ تھکن سے بستر پر سیدھا سیدھا لیٹتے ہوئے بولا:

مجھے بتاؤ، کوئی چیز تمہیں پریشان کر رہی ہے، یونی ورسٹی میں کچھ ہوا ہے؟''

روحان کے اصرار کرنے پر اس نے چھت کو گھورتے ہوئے حذیفہ سے ہونے والی ملاقات کا تمام قصہ سنا دیا۔

مجھے تم پر فخر ہے، میرے دوست! تم نے بہت بہادری کا کام کیا ہے۔'' جواباً اس نے بے حد خوشی سے کہا:

لیکن پھر بھی میں بے چینی محسوس کر رہا ہوں، میرا نفس کمزور پڑ رہا ہے اور مجھے ایک خوف سا محسوس ہو رہا ہے کہ اگر میں دوبارہ پھسل گیا تو کیا ہوگا؟''

جبریل نے روہانسی آواز میں کہا:

تم اللہ تعالیٰ سے اپنے نفس اور شیطان کے شر سے بچنے کے لئے پناہ مانگتے رہا کرو اور جب تمہارا نفس تم پر غالب آنے لگے تو یہ دعا پڑھنا:

اللّٰھم آت نفسی تقواھا و زکھا انت خیر من زکاھا، انت ولیھا و مولاھا:

''اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس کو پاک رکھ، تو ہی اس کو بہترین پاک رکھنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مولا ہے۔''

تمہیں پتہ ہے جبریل! جب میں پندرہ سال کا تھا تو یہ دعا مجھے دادا جان نے سکھائی تھی، انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ جب بچے بڑے ہونے لگتے ہیں تو شیطان ان پر زیادہ حاوی ہونے لگتا ہے اسی لئے میں اس دعا کو ہر نماز کے بعد ایک بار ضرور پڑھوں، میں اس وقت سے اس دعا کو پڑھ رہا ہوں اور تم اس کا اثر دیکھ سکتے ہو۔''

روحان کی بات پر اسے پورا یقین تھا کیونکہ وہ اس قسم کے ماحول میں رہ کر بھی ہر بڑی برائی سے محفوظ تھا، وہ اکثر سوچتا تھا کہ آخر اس کے پیچھے کیا وجہ ہے؟ اور آج اسے یہ وجہ بھی معلوم ہو گئی تھی، اس کے دادا جان پانچ سال پہلے فوت ہو چکے تھے، انہوں نے روحان کے دادا کے ساتھ کافی وقت گزارا تھا، ایک ساتھ کہانیاں سننے سے لے کر زندگی کی نصیحتوں تک انہوں نے ان سے بہت کچھ سیکھا تھا، روحان کی تو جیسے جان ان میں بستی تھی، بلاشبہ وہ ایک بہترین انسان تھے، اسے بھی ایسا محسوس ہوا جیسے یہ دعا اسے روحان نے نہیں بلکہ دادا جان نے سکھائی ہو۔

ٹھیک ہے میں اب سے اسے روز پڑھوں گا۔'' اس نے مضبوط لہجے میں کہا:

☆☆☆☆☆

واشنگٹن پر شام اپنے مخصوص انداز میں پھیلنا شروع ہو چکی تھی، آج بہت زیادہ ٹھنڈ تھی، خاص طور پر ورجینیا کے اس علاقے میں جہاں جھیل اور سبزہ بہت زیادہ تھا، اس نے گرے پینٹ کے اوپر وائٹ کلر کی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی اور ٹی شرٹ کے اوپر گرے کلر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی، جیکٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے جس کے باعث اسے اب شدید سردی محسوس ہو رہی تھی، اس کے گلے میں ایک لاکٹ تھا جسے وہ ہمیشہ پہنے رکھتا تھا، وہ کراس پینڈنٹ تھا جو عیسائیوں کا علامتی نشان سمجھا جاتا ہے، جسے یسوع مسیح سے محبت کرنے والے اپنے گلے میں پہنتے ہیں، اس نشان کو عیسائی یسوع کے یقین، صبر اور جیت سے اخذ کر کے اس کے ذریعے خود کو ان کی قربانیاں یاد دلاتے ہیں اور انہیں اپنے محسن کے طور پر یاد رکھتے ہیں۔

وہ پینٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے دھیمے دھیمے پل چڑھ رہا تھا، ورجینیا اور واشنگٹن دو الگ الگ شہر تھے، ان کے درمیان بنے اس دریا کو Potomac River کہتے تھے، اس دریا پر واقع اس پل کا نام جارج واشنگٹن 495 برج تھا جسے امریکہ کے پہلے پریذیڈنٹ جارج واشنگٹن کے نام پر رکھا گیا تھا، یہیں پر جارج واشنگٹن میموریل پارک بھی قائم تھا جو قدرتی لحاظ سے بہت خوبصورت تھا۔

وہ سوکھے پتوں پر پیر رکھ کر انہیں چٹختے ہوئے دھیمے دھیمے آگے بڑھ رہا تھا، یہ جگہ اس کی سب سے پسندیدہ تفریح گاہ تھی، یہاں قدرت کی بے شمار نشانیاں تھیں جن سے انسان کا دل و دماغ پرسکون ہو جاتا تھا، یونی ورسٹی کے زمانے میں وہ گریس اور باقی دوستوں کے ساتھ پکنک منانے ہمیشہ یہیں آتا تھا۔ اس پارک کے بعد اگر اسے امریکہ میں کوئی اور پارک محبوب

تھا تو وہ نیو یارک کا سینٹرل پارک تھا لیکن نیو یارک اسٹیٹ وہ بہت کم صرف ضروری کام سے ہی جایا کرتا تھا، اسے نیو یارک کا بدترین ٹریفک سخت زہر لگتا تھا۔

وہ اپنی مطلوبہ جگہ پہنچ چکا تھا، یک دم اس کا دل زور سے دھڑکا!

کیا وہ ٹھیک کر رہا ہے؟ کہیں وہ کسی مصیبت کا شکار ہونے تو نہیں جا رہا؟ اس نے اپنے کان پر انگلی پھیری اور اپنے گھنے بالوں کو احتیاط سے کان کے اوپر کر لیا۔

میں پہنچ چکا ہوں، تیار رہو' اس نے آہستگی سے لب ہلائے:

دوسری طرف جیف مائیک اور گریس نے ایک دوسرے کو الرٹ رہنے کا اشارہ کیا، اس کے کان میں آلہ فٹ کرنے کا آئیڈیا گریس کا تھا جس کے ذریعے وہ ایک دوسرے سے رابطے میں رہ سکتے تھے۔

وہ پل کے عین وسط میں پہنچ چکا تھا، اس کے پیروں کے نیچے سے دریا بہتا ہوا جا رہا تھا، اطراف میں بے تحاشا پیڑ اور پودے تھے، خوبصورت بیلیں اس پل کے دونوں کناروں پر پھیلی ہوئی تھیں اور قدرتی حسن کو مزید اجاگر کر رہی تھیں، یہاں آ کر اسے مزید ٹھنڈ لگنے لگی تھی، جیکٹ کی زپ کو بند کرتے ہوئے اس نے اپنے اطراف نگاہ دوڑائی، دور دور تک اسے کوئی دکھائی نہیں دیا۔

یک دم اسے سامنے سے کوئی لڑکی آتی دکھائی دی، اس نے پنک کلر کی ٹی شرٹ پر کریم کلر کا لمبا سا کوٹ پہن رکھا تھا، ساتھ ہی کریم کلر کا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا، اس کے بال کندھوں سے کچھ اوپر تھے، کوٹ کے بٹن بند ہونے کے باعث وہ مکمل ڈھکی ہوئی تھی، اس نے سر پر ایک ہیٹ پہن رکھا تھا، اس ہیٹ کے ایک کونے پر سفید رنگ کے پھول بنے ہوئے تھے،، اسے ایک لمحے کے لئے گمان ہوا کہ یہ کوئی عام سی لڑکی ہے مگر اس کا رخ اسی کی طرف تھا۔

اسے اس لڑکی سے کوئی خوف محسوس نہیں ہوا بلکہ وہ اچھی خاصی خوبصورت تھی، رنگت گریس کے مقابلے میں کافی کم تھی مگر لائٹ میک اپ کیئے وہ پیاری لگ رہی تھی۔

وہ اس کے قریب آ کر رکی اور نیچے بہتے دریا کو دیکھنے لگی۔

تم بھی ایسے کھڑے ہو جائے جیسے ہم دو اجنبی لوگ ہوں۔'' یک دم وہ بولی: جیف ہڑ بڑایا۔

ت۔۔۔تم وہی ہو جس نے مجھے میسج بھیجا تھا'' وہ عجیب سی کشمکش کا شکار دکھائی دے رہا تھا، اسے لگا جیسے کسی نے اس کے ساتھ مذاق کیا ہو۔

ہاں میں وہی ہوں۔۔۔میرا نام مارتھا ڈینئل ہے اور میں ایک جرنلسٹ ہوں۔'' اس کی انگریزی کافی صاف تھی لیکن اس کا لہجہ امیریکن نہیں بلکہ جرمن تھا۔ان دونوں کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ کوئی تیسرا شخص آ کر کھڑا ہو سکتا تھا۔

وہ اس کی بات پر حیران ہوا، ایک جرنلسٹ کا اس سب سے بھلا کیا تعلق ہو سکتا ہے؟

تم نے مجھے وہ میسجز کیوں کیئے؟ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہمارے کسی سسٹم میں وائرس ہے اور تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ وائرس کس نے ڈالا ہے؟''

ایک ہی سانس میں اتنے سوال!'' وہ دھیمے سے مسکرائی، اس کی مسکراہٹ پیاری تھی۔

میں واشنگٹن کے مشہور چینل آئی بی سی کی رپورٹر ہوں، ہمارا کام کھوج لگانا ہوتا ہے اور مجھے تو ویسے بھی امریکہ کی انٹیلی جنس ایجنسی میں کچھ خاص قسم کی دلچسپی ہے۔'' وہ معنی خیز انداز میں بولی:

وہ ابھی بھی کچھ سمجھنے سے قاصر تھا۔

پھر بھی تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا؟''

میرے پاس ایک خبر شائع کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔۔۔۔اور وہ خبر یہ ہے کہ"

اس کی خاموشی پر جیف کا دل بے چین ہونے لگا۔

یو ایس ملٹری اور انٹیلی جنس کچھ ایسے کاموں میں ملوث ہے جو پوری دنیا کے لئے بہت نقصان دہ ہیں، وہ معصوم جانوں کے قاتل ہیں اور ہر بڑے حادثے کے پیچھے ان کا ہی ہاتھ ہے اور چونکہ تم ان کے خاص سافٹ ویئر میکر ہو تو تم بھی ان کی ٹیم کا حصہ ہی ہو۔"

اب کی بار اس کا لہجہ کافی سخت تھا مگر اس کی بات نے جیف کو مزید حیران کر دیا تھا!

تم کس بیس پر یہ بات کہہ رہی ہو؟ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ ہماری ملٹری ہماری حفاظت کے لئے ہے، وہ یہ سب کچھ کیوں کرے گی؟"

ان کی گود میں بیٹھ کر بھی تم نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں، حیرت ہے!" وہ کندھے اچکا کر بولی:

تم مجھے کھل کر بتاؤ، تمہارے پاس کیا ثبوت ہیں اس بات کے؟"

دوسری طرف گریس اور آرتھر نے ایک دوسرے کو دیکھا، انہوں نے اب تک مائیک اور جیف کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

میرے پاس ایک خبر چھپنے کے لئے لائی گئی ہے جو اسی شخص کی طرف سے آئی ہے جس نے تمہارے کامبیٹ سافٹ ویئر میں وائرس ڈالا ہے، پچھلے ایک سال سے میں نے DI کے کچھ لوگوں کے اوپر گہری نظر رکھی ہوئی ہے، ان کے کچھ عجیب وغریب کاموں میں ملوث ہونے کے ثبوت میرے پاس بھی ہیں لیکن مجھے کہانی کے تمام سرے ملتے ہوئے دکھائی نہیں دے رہے تھے، کچھ تو ان سب کے درمیان مسنگ تھا اور وہ مسنگ پزل تم مجھے ڈھونڈ کے دو گے، میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ تمہاری ملٹری پاک صاف نہیں ہے۔" وہ ٹھوس لہجے

میں بول رہی تھی:

کیا تم مجھے وہ ثبوت دکھا سکتی ہو؟''

ہاں مگر۔۔۔۔مگر میں چاہتی ہوں کہ پہلے تم مجھ سے وعدہ کرو کہ اس کام میں میری مدد کرو گے؟

اس کی بات پر وہ سوچ میں پڑ گیا، انہیں جلد سے جلد جیمز واشنگٹن کو کوئی نہ کوئی حل دینا تھا، اس وقت اس کے لئے وائرس اور اس کو سسٹم میں ڈالنے والے مجرم کا پتہ لگانا سب سے اہم کام تھا۔

اس کے پاس وعدہ کرنے کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں تھا!

ٹھیک ہے، میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری مدد کروں گا لیکن پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ ہمارے سسٹم میں وائرس کس نے ڈالا ہے؟''اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا:

اس کا تعلق میری پچھلی بات سے ہے، اگر تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ میری مدد کرو گے تو میں تمہیں مزید کچھ بتاؤں گی ورنہ نہیں!''

اس نے ایک گہری سانس بھرتے ہوئے کہا:

ٹھیک ہے، تم مجھے وہ ثبوت دکھاؤ۔''

اس کے جواب پر مارتھا نے ہاتھ کی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا اور بولی:

اگلی ملاقات کے لئے میں تمہیں میسج کر کے جگہ بتاؤں گی، تب تک تم انتظار کرو اور ایک بات یاد رکھنا جیف!''اس نے کچھ لمحوں کے توقف کے بعد کہا:

''THEY HAVE EYES EVERYWHERE

یہ کہہ کر وہ مڑی اور پل سے نیچے اترنے لگی۔ وہ گہری نگاہوں سے اسے واپس جاتے

ہوئے دیکھتا رہا۔

☆☆☆☆☆

آج روحان کو یونی ورسٹی اسائمنٹ جمع کروانے کے لئے جانا تھا، سہ پہر کا وقت تھا اور وہ اپنا آخری لیکچر لے کر کلاس روم سے باہر نکلا، جبریل اسے صبح سے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا، کینٹین کا خیال آتے ہی وہ اس طرف بڑھ گیا، اتفاق سے اسے وہاں جبریل دکھائی دے گیا، وہ آریان اور فائقہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ بھی ان کے قریب چلا آیا، پچھلے ایک ہفتے میں جبریل نے خود کو بدلنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی، کبھی کبھی وہ پھسلنے لگتا تو پروفیسر عدنان اسے حوصلہ دینے کی کوشش کرتے، نشہ جس چیز کا بھی ہو اس لت سے جان چھڑانا اتنا آسان نہیں ہوتا، پھر بھی وہ حیران کن حد تک کوشش کر رہا تھا۔

اس کا یہ بدلاؤ روحان کو اندر ہی اندر بے پناہ خوشی دے رہا تھا جسے وہ اس کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے ایسا محسوس ہو جیسے وہ کوئی انوکھا کام کر رہا ہے۔

روحان آؤ بیٹھو!'' آریان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے سے خوشی صاف چھلک رہی تھی۔

کیا ہوا، سب خیریت؟ کس بات پر اتنا خوش ہوا جا رہا ہے؟'' روحان نے بیٹھتے ہوئے سوال کیا:

کل فائقہ کی ایک ٹک ٹاک وائرل ہوئی ہے جس پر اب تک ۲ ملین ویوز آچکے ہیں اور ہماری دوست پوری یونی ورسٹی میں مشہور ہوگئی ہے۔''

آریان فخر سے بتا رہا تھا، اس کی بات سنتے ہی روحان کا چہرہ اتر گیا، فائقہ اب پر جوش

انداز میں اسے اپنی وائرل ہوئی ٹک ٹاک دکھا رہی تھی، اسے ہمیشہ سے مشہور ہونے کا کریز تھا، وہ جہاں جاتی اپنی تصاویر اور ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کر دیتی تھی، ہر وقت لائکس اور ویوز کے چکروں میں پڑی رہتی تھی، وہ اسے کئی بار سمجھانے کی کوشش چکا تھا مگر فائقہ یا تو خفا ہو کر بیٹھ جاتی یا اس کی بات کو سرے سے ہی نظر انداز کر دیا کرتی تھی، اس نے محسوس کیا کہ اس سب کے درمیان آج جبریل خاموش ہے۔

کچھ لمحے وہاں رکنے کے بعد وہ کینٹین سے باہر نکل آیا، جبریل اس کے ساتھ ہی باہر آ گیا۔ وہ دونوں اب فرسٹ فلور پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے، اسے لائبریری سے کچھ ضروری کتابیں اٹھانی تھیں۔

تم فائقہ کے بارے میں سوچ رہے ہو؟'' اس کی گہری خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے جبریل نے پوچھا:

ہوں۔۔۔۔۔۔'' اس نے چلتے چلتے ہی دھیرے سے سر ہلایا۔

میں جانتا ہوں کہ تمہیں ان چیزوں سے کس قدر نفرت ہے، مگر کیا کر سکتے ہیں، اس یونی ورسٹی کے جس لڑکے یا لڑکی کو دیکھو وہ کسی نہ کسی احساس کمتری کا شکار ہے، ہر ایک کو اپنا آپ دوسروں کی نگاہوں میں منوانا ہے، یہ سوچے بغیر کے صحیح اور غلط کیا ہے؟'' وہ سر جھکائے بول رہا تھا، اسے جبریل کے اس اعتراف سے خوشی ہوئی تھی۔

تم سوچو گے کہ کچھ دن پہلے تک تو اس کا بھی یہی حال تھا۔'' یہ کہہ کر وہ دھیمے سے انداز میں ہنسا۔

نہیں، میرے دوست! تم جانتے نہیں ہو کہ میں نے تمہارے لئے کس قدر دعائیں کی تھیں، مجھے بہت خوشی ہے کہ تم نے اس واقعے سے سبق سیکھا اور مزید کچھ برا ہونے سے پہلے

ہی سنبھل گئے۔'' وہ دونوں اب لائبریری کے اندر داخل ہو چکے تھے۔

ہاں ! مجھے اپنی گزری زندگی پر افسوس اور پچھتاوا ہے لیکن اب میں خود کو بدلنا چاہتا ہوں، تم ٹھیک کہتے تھے کہ مجھے پہلے ماہی کے قابل بننا چاہیئے پھر اس سے شادی کرنی چاہیئے۔'' وہ ماہی کے نام پر ہمیشہ کی طرح مسکرایا۔ اس کی یہ مسکراہٹ کافی انوکھی تھی جو صرف اسی کے نام پر جاگتی تھی، روحان اس کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا۔

ویسے تم اب تک گئے نہیں؟'' یک دم اس کی نگاہ سامنے لگی گھڑی پر پڑی جو دو پہر کے تین بجا رہی تھی۔

دراصل مجھے تمہیں کچھ دینا تھا۔'' یہ کہہ کر اس نے بیگ میں ہاتھ ڈالا اور ایک لفافہ باہر نکالا۔

میں جانتا ہوں، یہ مجھے فوراً لوٹا دینے چاہیئے تھے مگر میرے لئے فوری رقم کا بندوبست کرنا ممکن نہیں تھا، ابا اب مجھ پر اعتماد کرنے لگے ہیں اس وجہ سے انہوں نے مجھ سے سوال کئے بغیر یہ رقم دے دی، اس اعتماد کو جیتنے میں مجھے کچھ وقت لگ گیا، میں معذرت چاہتا ہوں۔'' وہ رک رک کر جملے ادا کر رہا تھا۔

تم نے تو مجھے بہت ہی غیر سمجھ لیا ہے، تمہیں پتہ ہے جبریل! میرا کوئی بھائی یا بہن نہیں ہے، تمہیں میں نے ہمیشہ اپنا بھائی سمجھا ہے، میں نے تم سے نہ ہی رقم کا مطالبہ کیا تھا اور نہ میرے دل میں ایسا کوئی خیال گزرا تھا، تم اتنے فارمل کیوں ہو رہے ہو؟ ہم بچپن سے ساتھ ہیں یار''

روحان کی بات پر اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، وہ بمشکل اپنے آنسوؤں کو پیتے ہوئے بولا:

تم جیسا دوست قسمت والوں کو ملتا ہے، جو اپنے دوست کی دین اور دنیا دونوں بہترین بنانا چاہتا ہے، تم نے مانگے نہیں تھے مگر مجھے یاد تھے، اس وقت جو تم نے خاموشی سے میری مدد کی وہ مجھے ساری زندگی یاد رہے گی، اگر تمہیں میری فکر نہ ہوتی تو تم کبھی رسک لینے کا نہ سوچتے، شاید کوئی بھی اتنا بڑا رسک کسی کے لئے نہ لیتا اور میں اس دن پھر شاید ہی زندہ سلامت اپنے پیروں پر چل کر واپس آتا، میری جان بچانے کا اور مجھ پر بھروسہ کرنے کا بے حد شکریہ روحان! میری دعا ہے کہ تم ہمیشہ میرے دوست بن کر میرے ساتھ رہو۔''

اس نے یک دم اسے گلے لگا لیا، وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات سے جبریل کی کمر سہلا رہا تھا۔

آج اسے دعا کی طاقت پر یقین ہو گیا تھا جو بہت خاموشی سے لوگوں کے دلوں کو بدلتی ہے مگر یہ سب کچھ صرف دعا نہیں بلکہ سچی دوستی کی بدولت بھی ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

مجھے تو اس کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے مگر میرے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا۔'' جیف راکنگ چیئر پر جھولتے ہوئے بول رہا تھا، اسے واپس آئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی، وہ جب سے آیا تھا گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

مجھے بھی نہیں ہے، بھلا ہماری ملٹری کیوں ایسا کرے گی؟'' مائیک بھی بول اٹھا۔

آرتھر اور گریس کافی دیر سے خاموش تھے اور ایک دوسرے کا چہرہ تک رہے تھے، بالآخر گریس بولی:

جیف، مائیک! مجھے تم دونوں کو کچھ بتانا ہے۔''

اس کی بات پر دونوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

بولو!''

وہ۔۔۔۔آج میں اور آرتھر......''

اگلے ہی لمحے اس نے پوری کہانی ان دونوں کے گوش گزار کر دی جسے سن کر وہ دونوں حیرت سے انہیں تکنے لگے۔

کیا تم مکمل یقین کے ساتھ کہہ رہی ہو؟'' جیف نے پوچھا:

ہاں! میں نے وہ تصویر اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی، وہ سپر کمپیوٹر ہی تھا، وہاں ان شہروں پر ریڈ سرکلز بنے ہوئے تھے اور ٹارگٹ سیٹ کیا ہوا تھا، وہ فوجی کافی گھنٹوں سے اسی پروجیکٹ پر کام کر رہ تھا، سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ اسی دوران Combat میں وائرس آیا جس کی وجہ سے وہ دونوں آفیسرز اپنی جگہ سے اٹھے تھے، ان سب چیزوں کے درمیان کوئی بندہ نہ اندر آیا اور نہ ہی باہر گیا تھا، کیا معلوم وائرس کسی نے خود جا کر نہیں ڈالا ہو بلکہ کسی اور سسٹم سے اس میں ڈالا گیا ہے، جیسے ہیکنگ'' وہ سوچتے ہوئے بولی:

گریس کی باتوں میں دم تھا جس نے وہاں موجود ہر شخص کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

کیا ہم کسی طرح اس دن کی ریکارڈنگ حاصل نہیں کر سکتے؟ تاکہ ہم ہر چیز کو اپنے حساب سے دیکھ سکیں؟'' کچھ لمحوں کی گہری خاموشی کے بعد جیف بولا:

ڈیزی کارنر اسے اتنی آسانی سے ہمارے حوالے نہیں کرے گا۔'' گریس نے فوراً کہا:

ہمیں اس کی کسی ایسی کمزوری پکڑنا پڑے گی جس کے بعد وہ ہمیں ریکارڈنگ نکال کر دے دے'' اب کی بار مائیک بولا:

اور وہ کیا ہو سکتی ہے؟'' گریس نے کہا:

یہ تم مجھ پر چھوڑ دو، میں اس سے ریکارڈنگ نکلوالوں گا۔'' آرتھر نے بھی گفتگو میں حصہ

لیتے ہوئے کہا:

مگر ہمارے پاس کافی کم وقت بچا ہے، کل دوپہر کو دو بجے جیمز واشنگٹن سے ہماری میٹنگ ہے، اسے کیا جواب دیں گے؟'' مائیک نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا:

ہمیں اس سے مزید کچھ وقت لینا ہوگا اور کوئی بہانہ کرنا پڑے گا، وہ سب میں سنبھال لوں گا، کل میں اور گریس میٹنگ میں جائیں گے اور تم آرتھر کے ساتھ رہ کر ڈیزی سے نمٹنے کا انتظام کرو گے۔'' جیف یہ کہہ کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب کی بار وہ گریس کو آرتھر سے دور رکھنا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ ساری رات مارتھا، گریس اور آرتھر کی باتوں کو سوچتا رہا تھا، وہ ڈی آئی کے لئے صرف کام ہی نہیں کرتا تھا بلکہ ایک محب وطن کی طرح اپنی فوج اور اپنے ملک سے بے پناہ محبت بھی کرتا تھا۔ بے شک اسے اپنی نیندوں کی قربانی کا افسوس تھا، گریس کے ساتھ وقت نہ گزار پانے کا بھی رنج تھا لیکن پھر بھی وہ اپنے کام سے محبت کرتا تھا کیونکہ یہ خدمت وہ اپنے پیارے وطن کے لئے سرانجام دے رہا تھا، وہ ریاست جس کا سر کبھی نیچے نہیں ہوا تھا اور جس پر پوری دنیا کی نگاہ تھی لیکن یک دم جیسے ہر چیز مشکوک ہوگئی ہو۔ وہ دل اور دماغ کے مابین ایک عجیب سی جنگ میں پھنسا ہوا تھا اور اس وقت وہ اپنے جذبات کو سمجھنے سے قاصر تھا، رات کو تین بجے نینداس پر مہربان ہوئی اور صبح سات بجے الارم بج گیا۔

آج کا دن کافی اہم تھا، وہ جلدی جلدی تیار ہو کر آفس کے لئے نکلا، سارا دن آفس کے کاموں میں وقت کا پتہ ہی نہ چلا اور دوپہر کے دو بج گئے، وہ اور گریس اس وقت جیمز واشنگٹن

کے آفس میں موجود تھے، کچھ دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور جیمز اندر داخل ہوا، مکمل سوٹ بوٹ میں ملبوس، ٹائی کی ناٹ باندھے، بالوں کو جیل سے پیچھے کیئے وہ ہمیشہ کی طرح تیار تھا، اس کی شخصیت کو دیکھ کر ہی رعب سا محسوس ہوتا تھا۔ایک گہری نظر ان دونوں پر ڈالنے کے بعد وہ اپنی راکنگ چیئر کی طرف آ گیا، کرسی پر بیٹھنے کے بجائے وہ ان کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا،، سامنے کھڑکی کے پردے ہٹے ہوئے تھے اور روشنی کانچ کے شیشوں سے ٹکراتی ہوئی اندر آ رہی تھی ،اس وسیع کھڑکی سے آسمان صاف دکھائی دے رہا تھا جو ایک نیلی وسیع چھت کی مانند تھا، جس میں بادل کسی روئی کے سفید ٹکڑوں کی مانند دکھائی دے رہے تھے، یہ کسی مصور کی حسین پینٹنگ لگ رہی تھی۔

امید کرتا ہوں مسٹر جیف اور مس گریس! آپ دونوں نے کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ لیا ہوگا۔'' اس نے اپنا رخ آسمان کی جانب کیئے ہوئے کہا:

ان دونوں کو اس کا چہرہ تو دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر وہ جانتے تھے کہ اس وقت اس سے خطرناک چہرہ کسی شیطان کا بھی نہیں ہو سکتا!

ہمیں ایک سراغ ملا ہے اس شخص تک پہنچنے کے لئے جس نے Combat میں وائرس ڈالا ہے سر! لیکن یہ تحقیق ایک دن میں مکمل ہونا ناممکن ہے، ہمیں مزید کچھ وقت درکار ہے۔'' جیف بظاہر اپنے لہجے کو مضبوط رکھتے ہوئے بولا:

وقت؟ تمہیں لگتا ہے میرے پاس وقت ہوگا؟'' وہ یک دم پلٹا اور میز پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولا:

گریس سہم کر پیچھے کو ہوئی، جیف نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر ہلکا سا دبایا اور اسے ریلیکس ہونے کا اشارہ کیا۔

''دیکھیں سر! کسی ایسے دشمن کا سراغ لگانا جو نہ منظر عام پر ہو اور نہ ہی کسی کیمرے کی ریکارڈنگ میں، کافی ناممکن سا ہے، اس کے باوجود ہم سافٹ ویئر انجینئرز کسی ملٹری ایجنٹ کی طرح سراغ لگانے میں جتے ہوئے ہیں، اب آپ تھوڑا وقت تو دیں نا تاکہ صحیح معلومات کے ساتھ آپ کے پاس حاضر ہوا جا سکے۔''

وہ دبے دبے طنزیہ لہجے میں بولا:

جیف کی بات پر وہ قدرے نرم پڑ گیا۔

ٹھیک ہے مگر تمہارے پاس دو راستے ہیں، یا تو اس دشمن کا پتہ لگاؤ جس نے ایسا کیا یا پھر کوئی ایسا سافٹ ویئر بناؤ کہ ہم اس کے ذریعے سے اپنے ہر دشمن کا پتہ لگا سکیں۔'' وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا:

جیمز کی اس بات پر اس کے اندر تک آگ لگ گئی تھی مگر اس نے اپنے غصے کو پیتے ہوئے انتہائی تحمل سے کہا:

سر میرے پاس جتنے آپشنز ہیں، میں سب کو استعمال کر رہا ہوں، آپ بے فکر رہیں۔''

ٹھیک ہے، تم دونوں جا سکتے ہو، امید ہے اگلی ملاقات میں تم لوگوں کے پاس بتانے کو کوئی اچھی خبر ہوگی۔''

وہ گہری نظر گریس پر ڈالتے ہوئے بولا: اگلے ہی لمحے وہ دونوں سر ہلا کر وہاں سے باہر نکل آئے۔

دماغ خراب ہو گیا ہے اس بڈھے کا' ہر بار سافٹ ویئر کا مطالبہ ایسے کرتے ہیں جیسے سافٹ ویئر میری جیب میں ہو اور بس نکال کر دینا ہو!'' جیف نے دبے لفظوں میں دانت پیستے ہوئے کہا:

ریلیکس جیف! پہلے یہاں سے باہر چلو، تم جانتے ہو یہاں ہر جگہ کیمرے لگے ہوئے ہیں۔'' گریس نے اس کے کان کے قریب آ کر آہستگی سے کہا:

وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے لفٹ کی طرف آئے اور لفٹ سے بیسمنٹ میں آ گئے۔

مائیک اور آرتھر Dezey Carnor کے پاس گئے ہوئے تھے، آفس میں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا۔

انہوں نے ہمیں پرسنل سیکرٹری یا پھر کوئی روبوٹ سمجھ لیا ہے گریس! جو سافٹ ویئر بھی بنائے اور ان کے دشمنوں کا سراغ بھی لگائے، واہ بھئی واہ!''

وہ شدید تپا ہوا تھا۔

ہاں بات تو ٹھیک ہے تمہاری، ہم اپنی فیلڈ سے ہٹ کر کام کر رہے ہیں، سسٹم میں آیا وائرس ٹھیک کرنا ہماری ذمہ داری ہے مگر اس میں وائرس ڈالا کس نے اور کیسے؟ یہ پتہ لگانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔'' گریس بھی قدرے خفگی سے بولی: وہ بھی اس سب سے تنگ آ چکی تھی۔

میں تو تمہیں کہتا ہوں کہ کہیں بھاگ جاتے ہیں، تم مانتی ہی نہیں ہو۔''

بھاگ کر تمہارے دادا کے گھر جائیں گے؟ یا پھر جیل؟'' وہ تنک کر بولی:

ویسے کبھی کبھی نا مجھے لگتا ہے کہ میں ایک قیدی ہوں جو بڑی سی جیل میں بند ہے، گدھوں کی طرح کام کرتا ہے اور سونے کو پورے آٹھ گھنٹے تک نہیں ملتے۔'' وہ شدید دکھ سے کہہ رہا تھا، گریس اس کا دکھ محسوس کر سکتی تھی مگر وہ کر بھی کیا سکتی تھی؟

تم اس لڑکی رپورٹر پر دباؤ ڈالو اور اسے مجبور کرو کہ وہ ہمیں ثبوت دکھائے، اگر ہمیں آزاد ہونا ہے تو اس مشن کو مکمل کر کے دینا پڑے گا، ایک بار معلوم ہو جائے کہ وائرس کس نے ڈالا

تھا تو ہماری زندگی سکون میں آ جائے گی۔'' وہ اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی:

گریس کے مشورے پر وہ بھی سوچ میں پڑ گیا۔

ٹھیک ہے، میں آج رات کو اسے میسج کروں گا، اس معاملے کو بھی دیکھتے ہیں۔''

چند لمحوں بعد اس نے معصومیت سے پوچھا:

اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اگلی بار اپنا حلیہ بدل کر آؤں، کیا میں اچھا نہیں لگتا؟''

پاگل! اس کا مطلب تھا کہ تم پہچان میں نہ آ جاؤ!'' گریس نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا:

میں جانتا ہوں، بس تنگ کر رہا تھا۔'' وہ مسکرایا۔

تمہیں اتنی سیریس سچویشن میں بھی مذاق سوج رہا ہے؟'' وہ قدرے خفگی سے بولی:

میں تمہاری طرح نہیں ہوں نا! میں اتنی ہی فکر کرتا ہوں جتنی مجھے کرنی چاہئے، میں جانتا ہوں کہ میرا کام سافٹ ویئر بنانا ہے، کسی سی آئی اے آفیسر کی طرح چور کی کھوج لگانا نہیں۔''

وہ پرسکون لہجے میں بولا:

اگر ایسی بات ہے تو کیوں ڈھونڈ رہے ہو اس دشمن کو؟ جاؤ اٹھو اور جا کر جیمز کو بتا دو کہ یہ میرا نہیں بلکہ اس کی ملٹری کا کام ہے۔'' گریس نے چیلنج دینے والے انداز میں کہا:

میں یہ بات اسے آج کہہ چکا ہوں، سمجھدار کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے، میں شاید اس چکر میں پڑتا بھی نہیں مگر گریس۔۔۔۔۔ کیا تم نے یہ سوچا ہے کہ ہم واقعی ''دشمن'' کا پتہ لگا رہے ہیں یا ''سچ'' کا؟''

وہ معنی خیز انداز میں بولا:

میں سمجھی نہیں، تم کیا کہنا چاہ رہے ہو؟ ظاہر ہے ہم دشمن کو ڈھونڈ رہے ہیں۔'' اس نے

نا سمجھی سے کہا:

نہیں گریس! میں کسی ''دشمن'' کو نہیں ڈھونڈ رہا، میں کسی ''سچ'' کو ڈھونڈنے کی کوشش کررہا ہوں، ضروری نہیں ہے کہ ہم جس سائیڈ پر کھڑے ہوں وہ سائیڈ ٹھیک ہو۔ ہمیں اس پوری سچویشن میں نیوٹرل ہو کر کھوج لگانی ہے، ابھی ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ ہماری اپنی ملٹری ہم سے کیا کچھ چھپا رہی ہے؟''

وہ گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے بولا:

ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری بات بالکل ٹھیک ہے، جو کچھ میں نے اور آرتھر نے اس ریکارڈنگ میں دیکھا اور جو کچھ مارتھا ہمیں بتا رہی ہے، یہ سب بہت کنفیوزنگ ہے، جیسے بہت سارے پزلز بے ترتیب ہوں اور آپس میں گڈ مڈ ہو رہے ہوں۔'' وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کمرے میں ٹہلنے لگی، وہ اسے ٹہلتے دیکھ رہا تھا، اسی دوران آفس کا دروازہ کھلا، آرتھر اور مائیک تیزی سے اندر داخل ہوئے، ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

کیا ہوا تم دونوں کو، ریکارڈنگز ملیں؟'' گریس نے بے چینی سے ان کے قریب آتے ہوئے پوچھا:

نہیں! بلکہ ایک بہت بری خبر ملی ہے!'' مائیک بمشکل بولا:

کیسی خبر؟' ان دونوں نے بے تابی سے پوچھا:

گریس ، وہ آدمی Dezey Carnor جس سے ہم اس دن ملے تھے ۔۔۔۔۔۔۔'' آرتھر رک رک کر پھولتی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے بول رہا تھا:

ہاں تو؟'' وہ نا سمجھی سے بولی:

اس آدمی کا کل رات قتل ہو گیا ہے!'' مائیک نے ادھورا جملہ پورا کیا اور کسی بم کی طرح

ان کے سروں پر پھوڑ دیا!

واااااٹ۔۔۔۔۔۔۔۔‘‘ وہ دونوں بیک وقت چیخے!

یہ کیا بول رہے ہو؟ کیسے؟ کچھ معلوم ہوا؟‘‘ گریس نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے، اس کا چہرہ سفید پڑ چکا تھا، وہاں موجود ہر شخص شاکڈ تھا!

مجھے کچھ معلوم نہیں، اس کے برابر میں بیٹھے ورکرز بتا رہے تھے کہ کل صبح وہ ڈیوٹی پر بھی آیا تھا اور اسے کل رات اس کے گھر پر قتل کر دیا گیا ہے، ایک پسٹل سے فائر ہوا، گولی کی آواز سے پڑوس کے کچھ لوگ ڈیزی کے گھر معلوم کرنے آئے مگر وہ موقع پر ہی مر چکا تھا۔‘‘

گریس نے خوف سے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لئے!

قتل، مگر کون اس کا قتل کرے گا؟‘‘ جیف ماؤف دماغ کے ساتھ بولا:

یہ تو ہمیں اس کے گھر جا کر ہی پتہ چلے گا، ہمیں اس کے گھر جانا چاہیے، پتہ لگانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ سب کس نے کیا اور کیوں کیا؟‘‘ آرتھر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا:

ڈیزی DI کا ایمپلائی تھا، پولیس نے کوئی تحقیق تو کی ہوگی، میں آفس سے ہو کر آتا ہوں، ہوسکتا ہے کہ کچھ پتہ چل جائے!‘‘ یہ کہہ کر جیف اٹھ کھڑا ہوا، مائیک بھی اس کے ساتھ باہر نکل آیا، آرتھر گریس کو تسلی دے رہا تھا۔ ان سب کے پاس کئی ایسے سوال تھے جن کا کوئی جواب موجود نہیں تھا۔ حالات سلجھنے کے بجائے مزید الجھتے چلے جا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

آج بہت زیادہ ٹھنڈ تھی، طلبہ کے لئے صبح صبح یونی ورسٹی جانا سب سے مشکل ترین کام ہو چکا تھا، روحان آج چھٹی کرنے کا مکمل ارادہ رکھتا تھا مگر ایک اہم لیکچر کی وجہ سے اسے یونی ورسٹی جانا پڑ رہا تھا، جبریل کے دیے ہوئے پیسے اس نے ابا کو واپس کر دیے تھے اور واپس

کرتے ہوئے تمام بات ان کے گوش گزار کر دی تھی، انہوں نے بھی اس دن کے بعد سے دوبارہ پیسوں کا تذکرہ نہیں کیا تھا کیونکہ انہیں روحان پر پورا یقین تھا کہ وہ کچھ بھی غلط نہیں کر سکتا، تمام بات سننے کے بعد انہیں روحان پر مزید فخر محسوس ہو رہا تھا جس نے کبھی ان کا سر شرم سے جھکنے نہیں دیا تھا، وہ اب مطمئن تھے۔ بے شک نیک اولاد اللہ کا ایک بہت بڑا تحفہ ہے اور نہ صرف دنیا میں انسان کا بہترین سہارا ہوتی ہے بلکہ آخرت میں بھی اس کی بدولت انسان گہری چھاؤں میں رہے گا۔

☆☆☆☆☆

قسم سے یار آج تو کمبل سے نکلا ہی نہیں جا رہا تھا۔'' جبریل اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بول رہا تھا، صبح سے لیکچرز لینے کے بعد وہ اب فارغ ہوئے تھے، ظہر کا وقت ہو چکا تھا، ان کا رخ مسجد کی طرف تھا، نماز کے بعد ان کا ارادہ لنچ بریک کا تھا اور پھر آخری پیریڈ لے کر گھر جانا تھا، امتحانات کے آغاز میں بس ایک مہینہ باقی تھا۔ جبریل کو اس سیمسٹر کے ختم ہونے کا بے حد شدت سے انتظار تھا، وہ دل لگا کر محنت کر رہا تھا تا کہ بہترین جی پی اے سے پاس آؤٹ ہو سکے اور فوری طور پر جاب مل سکے، وہ اب مزید انتظار نہیں کرنا چاہتا تھا، ان کی منگنی کو پہلے ہی طویل عرصہ بیت گیا تھا اور ماہی کے مذہبی ہونے کی وجہ سے ان کی بات چیت بالکل نہ ہونے کے برابر تھی، بیماری، صحت اور پڑھائی سے آگے تو بات کبھی بڑھی ہی نہیں تھی۔

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے کہ یک دم کسی نے جبریل کا کندھا پیچھے سے پکڑ کر اپنی طرف گھمایا، وہ چونک کر پلٹا!

ماہی تم!'' وہ بے یقینی سے اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ رہا تھا، روحان بھی ساتھ ہی پلٹا

تھا، وہ بھی ماہی کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا، پہلی بار اس سے ملاقات ان کی منگنی پر ہوئی تھی۔

اس نے کالے رنگ کا حجاب چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا، ساتھ ہی کالے رنگ کی بڑی سی چادر پورے جسم پر ڈال رکھی تھی جس کے باعث وہ اوپر سے نیچے تک ڈھک گئی تھی، صرف اس کا چہرہ نظر آ رہا تھا، اس کی رنگت گوری تھی اور گال گلابی، ناک میں نازک سی لونگ پہنی ہوئی تھی جو گول مڑی ہوئی تھی، ہونٹ خشک موسم کے باعث بالکل سوکھ رہے تھے جس پر کچھ لگانے کی زحمت اس نے گوارا نہیں کی تھی، اس کی آنکھیں بڑی تھیں اور آنکھوں کے نگینے نیلے رنگ کے تھے، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس نے لینس لگائے ہوں، یہی ایک چیز اس میں سب سے علیحدہ اور نمایاں تھی، وہ اس وقت بے حد سنجیدہ کھڑی تھی، ایسے جیسے مسکراہٹ کا یہاں صدیوں سے گزر ہی نہ ہوا ہو۔

ماہی تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' جبریل نے ایک بار پھر حیرت سے پوچھا:

میرا نام اپنی زبان سے مت لو!'' اس نے پہلی بار لب کھولے اور زہر آلود لہجے میں بولی:

وہ اس کے لہجے پر شاکڈ رہ گیا!

میں دیکھنے آئی تھی اس شخص کو جو کئی سالوں سے کتنی صفائی سے مجھ سے جھوٹ بولتا آ رہا ہے، میں دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ آج میرے منہ پر بھی جھوٹ بولے گا یا نہیں؟'' وہ سخت لہجے میں بول رہی تھی اور اس کا لہجہ جبریل کو اندر تک ہلا رہا تھا۔

تم یہ کس طرح بات کر رہی ہو، ہوا کیا ہے؟ چلو گھر چل کر بات کرتے ہیں۔'' اس نے ماہی کو کہنی سے پکڑتے ہوئے کہا:

چھوڑو میرا ہاتھ! گھر جا کر کوئی بات نہیں ہوگی، جو بات ہوگی یہاں سب کے سامنے

ہو گی ، ابھی تو مجھے بہت سارے ثبوت دکھانے ہیں جو تمہارا سچ ثابت کر سکیں۔'' اس نے بدتمیزی سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا:

وہ ابھی تک کچھ سمجھنے سے قاصر تھا۔

یک دم روحان نے گفتگو میں حصہ ڈالا:

دیکھیں آپ کو جو بھی مسائل ہیں پہلے اس سے بیٹھ کر ڈسکس کریں، کیا معلوم آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی۔۔۔۔۔

مسٹر! مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی، میں یک دم منہ اٹھا کر نہیں آ گئی ہوں، مکمل ثبوت ساتھ لائی ہوں اور ڈسکس؟ ڈسکس کرنے جیسا اس میں ہے کیا؟''

وہ تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولی اور اپنا فون باہر نکالا۔

یہ آپ کا دوست ہے؟'' اس نے ایک تصویر سامنے کی جس میں وہ سگریٹ پی رہا تھا، اس کا گریبان کھلا ہوا تھا اور گلے میں چین لٹک رہی تھی، یہ آج سے چھ ماہ پرانی فیئرول کی تصویر تھی، جبریل اس تصویر کو دیکھ کر شاکڈ رہ گیا، یہ تصویر ماہی کے پاس کیسے آئی؟

اس نے ایک اور تصویر ان دونوں کو دکھائی جس میں جبریل ڈرگز خرید رہا تھا، یہ وہی بدنام زمانہ گروپ تھا جس کے ساتھ اس کی تصویر کسی نے کھینچی تھی۔

ایک اور تصویر میں جبریل فائقہ کے ساتھ کافی کلوزڈ بیٹھا دکھائی دے رہا تھا، وہ فائقہ کو اپنی بہن سمجھتا تھا کیونکہ فائقہ اور آریان ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے، فائقہ سے دوستی کے باعث بے تکلفی بڑھ گئی تھی مگر اس نے کبھی فائقہ کو اس نظر سے نہیں دیکھا تھا جس طرح سے یہ تصویر کیپچر کی گئی تھی۔

اس نے مزید تصویریں دکھائیں جو نائٹ پارٹی میں ناچتے ہوئے، فیئرول میں سنگنگ

کرتے ہوئے، کاسٹیوم ڈے میں جسٹن بائبر کی ڈریسنگ کرتے ہوئے اور Vape کا دھواں نکالتے ہوئے کلک کی گئی تھیں، یہ تمام تصویریں باقاعدہ ٹائمنگ سیٹ کر کے کلک کی گئی تھیں جیسے کوئی مکمل طور پر جاسوسی کر رہا ہو مگر اس وقت اہم یہ نہیں تھا کہ یہ تصویریں کس نے کلک کیں، اہم یہ تھا کہ یہ ماہی تک یہ کیسے پہنچیں؟ یک دم اس کے دماغ میں جھما کہ ہوا!

''یاد رکھنا! اگر تو نے ہمارے ساتھ دغا بازی کی تو انجام بالکل اچھا نہیں ہوگا، ہمارے پاس تیرے کارناموں کے بڑے ثبوت ہیں۔''

یہ بابو بھائی کی دھمکی تھی جو اس نے بڑے پیار سے جبریل کے کالر کو جھاڑتے ہوئے دی تھی، اسے وہ دن یاد آیا جب اس نے کینٹین میں بیٹھ کر حذیفہ کو کوکین خریدنے سے انکار کیا تھا، وہ اسی لمحے سمجھ گیا کہ یہ کس کی حرکت ہوسکتی ہے؟ انہوں نے اسے تنگ کرنے اور بدلہ لینے کے لئے ایسی حرکت کی تھی لیکن اس ایک حرکت سے اس کی ساری زندگی کی خوشیاں داؤ پر لگ چکی تھیں!

میں تمہیں کیا سمجھتی رہی تھی جبریل اور تم کیا ہو؟ یہ تمہاری اصلیت ہے؟'' یک دم وہ تیز آواز میں بولی: وہ دونوں ہونقوں کی طرح ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ماہی بات سنیں میری! میں آپ کو ساری بات بتاتا ہوں، اگر آپ حوصلہ رکھ کے تحمل سے مجھے سنیں تو!'' روحان نے ہمت جمع کر کے کہا:

کون سا تحمل اور کون سی کہانی آپ اپنے دوست کی سنائیں گے مجھے؟ یہ حرکتیں ہیں ان کی، ہر فضول کام میں یہ انوالو ہیں، اس قسم کے کیریکٹر کے انسان سے شادی کروں گی میں؟'' اب کی بار وہ روہانسی ہوگئی تھی، اس کی آخری بات جبریل کے دل پر بہت زور سے جا کر لگی!

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس شخص کی حقیقت دکھا دی ورنہ یہ تو مجھ سے کیسے کیسے جھوٹ بولتا تھا، پانچ وقت کا نمازی؟ مسجد بھی گیا ہے یہ کبھی؟ پڑھائی میں ٹاپر اور ہر قسم کی فضول چیزوں سے دور؟ اور یہ آپ کے کارناموں کی ایلبم جو میرے پاس موجود ہے، کہہ دوناں کہ یہ بھی جھوٹ ہے؟ کسی نے سازش کی ہے؟'' وہ غصے میں آپے سے باہر ہو رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس سچویشن کو کیسے سنبھالے، وہ ان سب تصاویر کا انکار بھی نہیں کر سکتا تھا اور یہ اقرار بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ واقعی ویسا ہی ہے جیسا وہ سمجھ رہی ہے، ماہی نے ہمیشہ غلط وقت پر اسے غلط سمجھا، جب وہ اوباش تھا تو وہ اسے نیک سمجھتی رہی اور اب جب وہ سب کچھ چھوڑ چکا ہے تو وہ اس کا سارا ماضی اٹھا کر لے آئی ہے۔ دونوں ٹائمنگز ہی غلط رہی تھیں۔

اس دوران کافی لوگ اکھٹے ہو چکے تھے، یہاں تو ایسے تماشے روز کی کہانی تھی، وہ اسے انجوائے کر رہے تھے، کہیں سے فائقہ اور آریان بھی آ چکے تھے۔

گائز! کیا ہو گیا ہے اور یہ کون ہے؟'' ان دونوں نے قریب آتے ہوئے کہا: ماہی نے ایک نظر فائقہ پر ڈالی اور اس کی طرف سے منہ موڑ لیا۔

ہے کوئی جواب تمہارے پاس ان سب باتوں کا؟'' اس نے نفرت بھرے لہجے میں پوچھا:

وہ خاموش رہا، اسے اپنی صفائی میں کہنے کے لئے الفاظ مل نہیں رہے تھے، شروع کرے تو کہاں سے کرے؟ ماہی سے اتنا سب کچھ اس نے چھپایا تھا کہ اب وہ اپنے بدل جانے کا یقین دلاتا بھی تو کیسے؟

ایک دکھ بھری نظر خاموش کھڑے جبریل پر ڈال کر وہ مزید تماشا بننے سے پہلے وہاں

سے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆

وہ چاروں اس وقت ڈیزی کارنر کے گھر موجود تھے جس کا پتہ انہوں نے ڈی آئی سے لیا تھا، ان کے آنے سے پانچ منٹ پہلے ہی پولیس کی ایک گاڑی یہاں سے گئی تھی، اس وقت ڈیزی کے گھر اس کی ایک ماں اور بہن موجود تھی، ڈیزی غیر شادی شدہ تھا، اپنی ماں اور بہن کے ساتھ رہتا تھا، بہن اکثر کام کے سلسلے میں واشنگٹن سے باہر ہوتی تھی ، اس کا نام Marina تھا، وہ واشنگٹن کی ایک بڑی کمپنی میں کوالٹی کنٹرولر تھی، اس کا کام مختلف برانچز کو وزٹ کرنا اور کھانے کی کوالٹی چیک کرنا تھا، اس کے علاوہ وہ Hygine اور صفائی وغیرہ کا نظام دیکھ کر کمپنی کو رپورٹ کرتی تھی، یہاں ہر بڑی کمپنی نے اپنے پراڈکٹس اور ورکرز کی صحت کا خاص خیال رکھا ہوا تھا تا کہ وہ لوگوں کو کوالٹی فوڈ فراہم کرسکیں ورنہ کسی کی ذرا سی بھی رپورٹ سے انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑسکتا تھا۔

چوبیس گھنٹے ہو گئے ہیں، یہ پولیس بار بار آرہی ہے، پورے گھر کا چکر کاٹتی ہے اور چلی جاتی ہے، ان کے پاس نہ کوئی ثبوت ہے اور نہ کوئی مجرم!''

وہ دونوں ہاتھوں پر سر گرائے رو رہی تھیں۔

تم پریشان مت ہو، پولیس ایک دو دن تک یہی تماشہ کرے گی، آخر انہیں فارمیلیٹی بھی تو پوری کرنی ہے مگر ہم لوگ تمہارے ساتھ ہیں، ہم سچائی کا پتہ لگائیں گے اور تمہارے بھائی کی جان کو ایسے رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔'' گریس نے اس کا کندھا سہلاتے ہوئے کہا:

وہ تینوں بھی سامنے رکھے صوفے پر براجماں تھے، انہوں نے بھی گریس کی بات پر سر ہلایا۔

دراصل ہم یہاں تم سے کچھ ضروری بات کرنے آئے ہیں، آخری دنوں میں ہماری تمہارے بھائی سے ملاقات ہوئی تھی، ہم اس کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے تھے۔''

گریس نے آہستگی سے مدعے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا: مرینہ کے غم کو وہ سمجھ سکتی تھی، وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے ایسا محسوس ہو جیسے وہ بھی فارمیلیٹی پوری کرنے آئے ہیں۔

جی آپ پوچھیں۔'' گریس کے اخلاق کے باعث وہ قدرے نرم پڑ گئی۔

مرینہ! تمہارا بھائی کس سے سب سے زیادہ کلوزڈ تھا، اس کے بارے میں ہمیں بتاؤ، اس کے خیالات، اس کے خواب؟ وہ DI میں نوکری کیوں کر رہا تھا اور وہ DI کے ساتھ کتنا مخلص تھا؟ کیا کوئی اس کا DI میں کام کرنے کی وجہ سے دشمن تھا یا نہیں؟''

اب کی بار جیف نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے، اس سے مزید صبر نہیں ہو سکا۔

بھائی سب سے زیادہ مجھ سے کلوز تھے، ان کا ایک ریلیشن ٹوٹ چکا تھا جس کے بعد وہ اب شادی نہیں کرنا چاہتے تھے، انہیں ہمیشہ سے جاسوس بننے کا شوق تھا اسی لئے انہوں نے سائبر کرائم کو پڑھا بھی تھا مگر اسی دوران ابا کا انتقال ہو گیا، اب ساری ذمہ داری بھائی کے کندھوں پر تھیں، اپنے کسی دوست کے ذریعے انہیں DI میں سیکیوریٹی ڈیپارٹمنٹ میں جاب مل گئی مگر جاسوسی کا خواب ان کے سر سے کبھی نہیں اترا تھا، کچھ دنوں پہلے مجھے بھائی کی کال موصول ہوئی، انہیں جب بھی اپنے دل کی باتیں کرنی ہوتی تھیں تو وہ مجھے کال کیا کرتے تھے۔''

وہ سب سانس روکے مرینہ کو سن رہے تھے۔

اس دن بھائی کا لہجہ عجیب سا تھا، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ڈیفنس انٹیلی جنس کے

بارے میں کچھ ایسا جانتے تھے جو کسی کو معلوم نہیں ہے، انہیں کچھ ایسی باتیں پتہ چلی ہیں جس پر انہیں خود بھی یقین نہیں ہے۔"

گریس نے آرتھر کی طرف دیکھا!

وہ کسی ویڈیو کی بات کر رہے تھے، انہوں نے کہا کہ میں اب کی بار واشنگٹن جلدی آؤں تو وہ مجھے کچھ دکھانا چاہتے ہیں، کوئی ویڈیو ان کے ہاتھ لگی ہے۔"

مرینہ کی بات پر وہ چاروں ہی اپنی جگہ بے چین ہو گئے، یک دم جیف بولا:

تمہیں اس کی باتوں سے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ویڈیو اس کے پاس موجود ہے؟"

اس بات پر وہ سوچ میں پڑ گئی۔

بھائی نے دو تین بار کہا کہ وہ مجھے کچھ ایسا دکھانا چاہتے ہیں جو ان کے ہاتھ لگا ہے۔" اس نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا:

اگر وہ تمہیں ریکارڈنگ دکھانا چاہتا تھا تو اس کا مطلب اس نے اس ویڈیو کو کمپیوٹر سے نکال کر کہیں تو سیو کیا ہوگا کیونکہ سیکیوریٹی ڈیمارٹمنٹ لے جا کر تو وہ تمہیں نہیں دکھا سکتا تھا، وہاں تو چند خاص لوگوں کو ہی داخلے کی اجازت ہوتی ہے جن کے پاس اپروول ہو۔" اب کی بار گریس دماغ لڑاتے ہوئے بولی:

ہمیں اس کے کمرے کی اور اس کے پرائیویٹ سیف کی تلاشی لینی ہوگی جہاں وہ اپنی چیزیں رکھتا تھا، کیا معلوم ہمیں وہاں مزید کچھ ایسا مل جائے جو ہماری مدد کر سکے۔" آرتھر نے کہا:

تمہارا بھائی اپنی خفیہ چیزیں کہاں رکھتا تھا مرینہ؟" گریس نے پوچھا:

بھائی کا ایک کمرہ ہے نیچے بیسمنٹ میں، وہ جاب سے آکر وہیں بند ہو جاتے تھے، جو

ہوگا وہیں پر ہوگا، باقی ان کا موبائل فون تھا مگر جب میں واپس آئی تو پڑوسیوں نے بتایا کہ انہیں ڈیڈ باڈی کے پاس سے والٹ تو ملا تھا مگر موبائل فون نہیں ملا۔'' مرینہ کی بات پر وہ مزید حیران ہو گئے۔

اگر یہ کوئی چور تھا تو والٹ اور باقی گھر کی چیزیں بھی چرا کر لے جاتا مگر گھر کی ہر چیز اپنی جگہ موجود تھی، اس کا مطلب یہ ٹارگٹ کلر تھا۔'' مائیک نے کہا:

یقیناً ڈیزی کو کچھ ایسا معلوم ہو گیا تھا جس کا افشاں ہونا کسی کے لئے نقصان کا باعث ہو سکتا تھا، کوئی چھوٹی سی بات پر تو کسی کا قتل نہیں کرتا۔'' گریس گہری سانس لے کر بولی: یہ سب ان کی سوچ سے زیادہ الجھا ہوا اور خطرناک معلوم ہوتا تھا۔

کچھ لمحوں بعد وہ بیسمنٹ میں بنے اس چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے، یہاں ایک اسٹڈی ٹیبل اور چیئر رکھی دکھائی دے رہی تھی، اسٹڈی ٹیبل پر ایک بک اسٹینڈ رکھا تھا جس میں چند کتابیں سجی ہوئی تھیں، ایک لیمپ اور پین ہولڈر تھا، ساتھ ہی ایک ڈائری پڑی تھی۔

اسٹڈی ٹیبل سے منسلک دیوار پر شیلف بنے ہوئے تھے جس میں ڈھیروں کتابیں موجود تھی، سامنے صوفہ کم بیڈ رکھا ہوا تھا جس پر ایک کمبل اور تکیہ تہہ کر کے رکھا ہوا تھا، اس کمرے میں اس سامان کے علاوہ کوئی اور چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی، صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ اس کے مطالعہ کا کمرہ ہے۔

بھائی کا بیڈ روم اوپر ہے، یہ بیسمنٹ میں ایک اسٹور روم نما کمرہ ڈیڈ نے بنوایا تھا، یہاں پہلے بیکار سامان کے سوا کچھ نہیں تھا، بھائی نے اسے اپنے لئے اسٹڈی روم بنالیا، میں نے پولیس کو بھائی کا بیڈ روم ہی دکھایا ہے، اس کمرے میں اب تک کوئی نہیں آیا، نہ جانے کیوں

مجھے ان سب پر اعتبار نہیں ہے!'' مرینہ نظریں چراتے ہوئے بولی:

اور ہم پر تو یقین ہے نا آپ کو؟'' جیف نے نہ جانے کیوں پوچھا؟

جی! کیونکہ آپ لوگ پولیس والے نہیں ہیں۔'' مرینہ نے معصومیت سے کہا: اس کی بات پر جیف نے ٹھنڈی سانس بھری۔

ہاں واقعی ہم ''بس'' پولیس والے ہی نہیں ہیں۔''

ہمیں بہت محتاط ہو کر ڈیزی کی نظر سے ہر چیز کو دیکھنا ہوگا۔'' گریس کمرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے بولی: آرتھر لائبریری پر ایک نگاہ ڈالنے لگا۔

یہاں تو تمام کتابیں جاسوسی، فکشن، سی آئی ڈی، ملٹری اور پاور کے متعلق ہیں، یعنی اس کی دلچسپی انہیں چیزوں کے گرد گھومتی تھی۔''

آرتھر کی بات پر ان سب نے تائیدی انداز میں گردن ہلائی اور کمرے کی تلاشی لینے لگے، وہ چاروں آنکھیں کھلی رکھے ہر چیز کی تلاشی لے رہے تھے، گریس کو اسٹڈی ٹیبل پر رکھی ڈیزی کی ڈائری دکھائی دی۔

یہ ڈائری بھائی کافی سالوں سے لکھ رہے ہیں۔'' مرینہ نے بتایا:

وہ ابھی اسے دیکھ ہی رہی تھی کہ یک دم جیف کی پرجوش آواز گونجی!

گائز یہ دیکھو!'' وہ ڈیزی کا دراز کھولے کھڑا تھا۔

یہ ایک چھوٹا سا ووڈن باکس تھا، اس کو ہلانے سے کوئی چیز اندر کڑ کڑ کر رہی تھی مگر یہ لاک تھا اور اس کی چابی انہیں کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

مجھے کسی طرح یہ باکس کھولنا ہے۔'' اس نے آرتھر سے کہا:

اگلے ہی لمحے اس نے ایک کروبار جیب سے نکالا اور اسے لاک کے دروازے اور فریم

کے درمیان رکھ کر نیچے کی طرف دبایا، پریشر پڑنے سے ٹک کر کے لاک کھل گیا، آرتھر کے لئے یہ کام بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

گریٹ!'' جیف نے اس کا کندھا تھپکایا، پہلی بار وہ اس سے خوش ہوا تھا۔

ووڈن کے اس باکس کے اندر سے ایک چھوٹی سی چپ نکلی تھی جو کسی سم کی طرح تھی، وہ اس چپ کو انگلی پر رکھے بغور دیکھنے لگے۔

اسے لیپ ٹاپ میں ڈال کر دیکھنا چاہیے، کیا معلوم اسی میں وہ ریکارڈنگ موجود ہو؟'' مائیک نے کہا:

ٹھیک ہے، میں گھر جا کر اسے چیک کروں گا، مرینہ تمہارا بہت شکریہ! تمہارے تعاون سے ہی ہم یہ کوشش کر پائے۔'' جیف نے آگے بڑھ کر مرینہ سے ہاتھ ملایا۔

گریس نے اسے گلے لگایا اور تسلی دی۔

ہم تمہارے بھائی کے ساتھ ہوئے ظلم کا ضرور پتہ لگائیں گے، تم پریشان مت ہو، کافی رات ہو گئی ہے اب تم سو جاؤ!''

وہ نہ جانے کیوں ڈیزی کی ڈائری اپنے ساتھ اٹھا کر لے آئی تھی، وہ اسے پڑھنا چاہتی تھی۔

شکریہ آپ لوگوں کا! آپ واقعی نیک سیرت لوگ ہیں، میری دعا ہے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔''

وہ انہیں دروازے تک رخصت کرنے آئی، اس کے چہرے پر سارا وقت ایک امید تھی، اس امید سے انہیں خوف بھی آ رہا تھا کہ اگر وہ ڈیزی کے قاتلوں کا پتہ نہ لگا سکے تو ایک بہن کی امید ٹوٹ جائے گی، کبھی کبھی کسی کا آپ پر اعتماد بھی آپ کے

لئے ایک خوف بن جاتا ہے، دل کے ٹوٹ جانے کا خوف!

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت جبریل کے گھر پر موجود تھا، شام ہو چکی تھی مگر وہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا، آخری لیکچر لئے بغیر وہ جبریل کو ساتھ لے کر یونی سے نکل آیا تھا، وہاں زیادہ دیر رہنا اسے مناسب نہیں لگا، ہر ایک جبریل کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہ نظریں اسے مزید تکلیف دے رہی تھیں۔

سارا راستہ جبریل خاموش رہا، حتیٰ کے گھر آ کر بھی وہ خاموشی سے اپنی کھڑکی میں بیٹھا ہوا مسلسل آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جبریل کچھ تو بولو، میں پریشان ہو رہا ہوں، تم فکر نہ کرو، یہ سب کچھ ایک غلط فہمی ہے جو جلد ختم ہو جائے گی۔"

کیسی غلط فہمی؟" اس نے روحان کی بات کاٹتے ہوئے کہا:

ماہی کو کوئی بھی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے، یہ سب کچھ تو واقعی میں نے کیا تھا، یہی میری حقیقت تھی جو ماہی کو ایک نہ ایک دن پتہ چلنی تھی، بس مجھے لگا تھا کہ جب اسے معلوم ہو گی تب تک میں اس کے ساتھ ہوں گا اور وہ میرا اعتبار کر لے گی۔" وہ دکھ سے بولا:

تم بدل گئے تھے تو تمہارا ماضی اسی وقت ختم ہو گیا تھا جبریل! ایسا مت سوچو۔" وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

نہیں! ماضی کبھی ختم نہیں ہوتا، چاہے انسان کتنا ہی کیوں نہ بدل جائے، جب اس قدر بڑے گناہ کئے ہوتے ہیں تو وہ سامنے ضرور آتے ہیں، تم ٹھیک کہتے تھے کہ میں ماہی کے ساتھ زیادتی کر رہا ہوں، اسے دھوکہ دے رہا ہوں، میں اسے بہت بڑا دھوکہ

دے رہا تھا۔‘‘

اس کی بات پر روحان کا دل اندر تک زخمی ہو گیا۔

دیکھو! اللہ نے تمہیں ہدایت کا موقع دیا، معاف کیا، جب معاف کر دیا تو بس پرانی ہر بات ختم! کوئی بھی اٹھ کر تمہارے ماضی کے بارے میں کچھ بھی کہے گا تو تمہیں اسے جواب دینا آنا چاہیئے، تمہیں خود کو الزام نہیں دینا چاہیئے، ماضی تو سب کا ہوتا ہے، تمہارا بھی تھا۔‘‘

اس کی بات پر جبریل دھیمے انداز میں ہنسا۔

پتہ ہے روحان! اگر اللہ معاف کر دیتا ہے تو وہ دوبارہ گناہوں کو اٹھا کر کبھی سامنے نہیں لاتا، وہ انسانوں کی طرح منہ پر نہیں مارتا ہے، میرے سامنے اس لئے لایا گیا کیونکہ مجھے معاف نہیں کیا گیا تھا، مجھے اب تک معافی نہیں ملی ہے روحان! اور ملے بھی کیسے؟ میں نے گناہ بھی تو اتنے بڑے بڑے کیئے تھے۔‘‘

اس کا لہجہ رندھا ہوا تھا۔

مگر جبریل وہ قرآن میں فرماتا ہے کہ وہ نہایت غفور و رحیم ہے اور انسان جیسے ہی اس سے معافی مانگتا ہے اور ایک قدم اس کی طرف بڑھاتا ہے تو وہ دوڑ کر اس کے پاس آتا ہے، ایسا رب کیسے تمہیں چند گناہوں کے لئے معاف نہیں کرے گا، بھلا بتاؤ؟‘‘

روحان کے اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، اگر اللہ نے اسے

معاف کر دیا تھا تو ماہی کو یہ سب کچھ کیوں پتہ چلا؟ لیکن وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ اللہ کے ہر کام کے پیچھے کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے، وہ وجہ ضروری نہیں اسی وقت سامنے آجائے، کبھی کبھی کچھ چیزوں کے نتائج کئی سالوں بعد جا کر ظاہر ہوتے ہیں۔

تم اب گھر جاؤ، بہت دیر ہو گئی ہے۔‘‘ وہ خالی لہجے میں بولا: اس کی یہ خاموشی اور یہ صبر

روحان کو مزید بے چین کرر ہا تھا۔

میں کہیں نہیں جا رہا ، آج یہی رکوں گا، تم مجھے ماہی کا نمبر دو، مجھے اس سے بات کرنا ہے۔'' وہ دوٹوک لہجے میں بولا اور اس کے موبائل کی طرف لپکا۔

رک جاؤ روحان!'' اس نے آگے بڑھ کر اپنا موبائل روحان کے ہاتھ سے جھپٹا جو اس نے ابھی ابھی بستر سے اٹھایا تھا۔

تم ماہی سے کوئی بات نہیں کرو گے، کوئی صفائی نہیں دو گے۔'' اسی کے ساتھ اس نے موبائل سوئچ آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

تم پاگل ہو جبریل! غلط کرر ہے ہو، تم جانتے ہو کہ اس کے دل میں جو غلط فہمیاں ڈالی گئی ہیں انہیں ختم نہ کیا تو تم دونوں کا رشتہ ختم ہو جائے گا، اس سچویشن میں خاموش رہنا سب سے بڑی بے وقوفی ہے، تم اسے صفائی دو، یقین دلاؤ اور اس سے بات کرو، کمیونیکیشن فاصلوں کو کم کرتی ہے۔''

وہ اسے سمجھانے کی بھرپور کوشش کرر ہا تھا، اس کی بات پر جبریل چند لمحے ہونٹ کاٹتا رہا اور پھر بکھرے ہوئے لہجے میں بولا:

تم ماہی سے کیا کہو گے روحان؟ یہ کہو گے کہ جبریل ابھی ایک ماہ پہلے ہی راہ راست پر آیا ہے؟ کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ تمہارا یقین کر لے گی؟ یا تم ان سب تصویریں
کو جھٹلاؤ گے جو ماہی نے دکھائی تھیں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ سب کچھ سچ ہے؟ میں نے جو کچھ اسے بتایا تھا اس میں سے کسی بھی بات میں سچائی نہیں تھی۔'' وہ سانس لینے کو رکا۔

میں اس وقت ایسی سچویشن میں پھنس چکا ہوں کہ اپنی صفائی دے کر مزید میلا ہوں گا، سو اس وقت خاموشی بہترین حل ہے، مجھے یقین ہے کہ ماہی ایک نہ ایک دن

جان لے گی کہ میں اب ویسا نہیں رہا مگر اس سب میں وقت لگے گا، جیسے برائی نہیں چھپتی، ویسے اچھائی بھی نہیں چھپتی۔''

اب کی بار اس کے لہجے میں یقین کی آمیزش تھی۔ روحان کو اس کے یقین پر کچھ اطمینان ہوا۔

تم ٹھیک ہو نا؟'' اس نے قریب آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آہستگی سے پوچھا:

ہاں میں ٹھیک ہوں! جب میں نے جھوٹ بولتے ہوئے کچھ نہیں سوچا تو اپنے سچ پر بھی مجھے اعتماد ہونا چاہئے، مجھے پورا یقین ہے کہ ماہی کا دل بدل جائے گا۔''

روحان نے اپنے اس انوکھے دوست کی طرف دیکھا جو آج سے ایک ماہ پہلے کیا تھا اور آج وہ کس قدر مضبوطی سے سیدھے راستے پر کھڑا ہے، اسے اپنے دوست پر فخر محسوس ہو رہا تھا جس نے ہمت نہیں ہاری اور اللہ پر بھروسہ قائم رکھا ہوا ہے۔

وہاں سے واپسی پر اس کا دل قدرے ہلکا ہو چکا تھا، وہ سارا راستہ جبریل اور ماہی کے ایک ہونے کی دعائیں کرتا آیا تھا، وہ جانتا تھا کہ جبریل اپنے والدین کے بعد ماہی سے بے پناہ محبت کرتا ہے اور وہی اس کی زندگی کی کل متاع ہے۔

☆☆☆☆☆

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا، وہ کچن سے منسلک ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر مسلسل کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

وہ جب سے ڈیزی کے گھر سے آیا تھا نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی، ویسے بھی نیند کی قربانیاں دے دے کر اس کی آٹھ گھنٹے کی نیند فقط چار گھنٹے کی ہو کر رہ

گئی تھی، وہ کسی طرح اس ریکارڈنگ تک پہنچنا چاہتا تھا، اسی ریکارڈنگ سے وہ Combat میں وائرس ڈالنے والے شخص تک اور پھر ڈیزی کے قاتل تک پہنچنا چاہتا تھا، ہر چیز اس ریکارڈنگ سے ہی جڑی تھی مگر یہ چپ کسی قسم کا پاسورڈ مانگ رہی تھی، وہ مختلف پاسورڈز ٹرائے کر چکا تھا مگر یہ کھل نہیں رہی تھی، ہر بار پاسورڈ ٹائپ کرنے کے بعد اگلی کوشش کے لئے وقت دوگنا ہوتا جا رہا تھا، پہلی بار ناکام ہونے کے بعد وقت پانچ منٹ بڑھا تھا اور اب وہ ایک گھنٹے تک پہنچ گیا تھا، وہ جانتا تھا کہ یہ ایک خاص قسم کی چپ ہے جو صرف ملٹری ایجنٹس کے پاس موجود ہوتی ہے، جب اس کا وقت دس گھنٹوں تک پہنچ جائے گا تو یہ چپ اپنے آپ کرپٹ ہو جائے گی اور اس میں موجود سارا ڈیٹا اڑ جائے گا۔

وہ اب محتاط ہو گیا اور مزید کوشش کرنا چھوڑ دیا، صبح وہ اس چپ کو مرینہ کی طرف لے کر جانے کا سوچ رہا تھا، وہی بتا سکتی تھی کہ اس کا بھائی کیا پاسورڈ رکھ سکتا ہے؟

نیند سے اس کی آنکھیں اب بوجھل ہونے لگی تھیں، اس نے اٹھنے کا ارادہ ہی کیا ہی تھا کہ لیپ ٹاپ پر نوٹیفکیشن موصول ہوا، یہ اسی نام سے آیا تھا جس نام سے مارتھا نے اسے پہلی بار میسج کیا تھا، اس نے تیزی سے میسج کھولا، وہاں کوئی لوکیشن بھیجی ہوئی تھی اور نیچے لکھا تھا:

”کل شام پانچ بجے، آفس ٹائمنگز کے بعد۔“

اوہ! میں تو بھول ہی گیا تھا، شکر ہے اس نے خود ہی میسج کر دیا ورنہ گریس مجھے کسی صورت نا بخشتی۔“ اس نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: اسی کے ساتھ وہ لیپ ٹاپ بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کے دماغ میں بھی باقیوں کی طرح کئی سوالات موجود تھے جن کے جواب فی الحال ایک راز ہی تھے اور اس راز تک پہنچنے کے لئے انہیں کن کن راستوں سے گزرنا پڑے

گا اس سے وہ یکسر بے خبر تھے۔

☆☆☆☆☆